فہرست بعض مضامین تحفۃ الاخوان

۴	علم سیکھنا سکھانا بہ نیت خیر	″	مسئلہ بضرورت پوچھنا	۵	فساد اور تعصب کی شکایت
۶	کتنا و بالاتفاق —	″	مذہب سے نکلنا	۸	مفسدہ اور محبت
″	جہل ہے مسائل اختلافی کہ ہر مسئلہ میں	۹	مخالف مذہب کو مخطی جاننا بدمذہب	″	گذارش خدمت علماء
۱۰	حکایات بعض علماء ربانی	۱۱	حال شرف اور بال کے	″	لاعلمی کا اقرار کرنا
۱۲	مناظرہ کے آفات	۱۳	عرض خدمت علماء —	″	مسئلہ جائز یا لازم ہونا تقلید کا
۱۴	حسب تقلید پر حدیث ظاہر ہو	۱۵	تقلید چاروں مذہب کے اور نسبت تقلید کے	۱۶	غلط فہمی لوگوں کے
″	لفظ غیر مقلد —	۱۷	جواب اقوال متعصبان بے علم	۱۸	محمدی کہلانا
″	صحیح ہونا قیاس کا —	۱۹	تقلید حضرت ابوحنیفہ رح	″	سبب اختلاف مسائل کا
۲۰	ضرورت تفرقہ کے	۲۳	حدیث قوی کا ضعیف ہوجانا	۲۴	مسئلہ تقلید معین و غیر معین
″	حال زمانہ صحابہ کبار رض	″	اصول کے کتابوں کی عبارتیں	۲۵	فرض اور وجوب میں فرق
۲۶	اجماع صحابہ رض	۲۸	حضرت ابوہریرہ رض کا مجتہد ہونا	″	غیر مجتہد کا مفتی قاضی ہونا
″	ایک مسئلہ میں دو مذہب پر عمل	۲۹	متاخرین کا اتفاق —	۳۰	عبارات کتب اصول در باب تقلید
۳۱	عوام کو حنفی یا شافعی کہلانا	″	قول مولانا اسماعیل و شیخ عبدالحق رح	۳۲	عوام کو فتوی کسی مذہب کا
″	حال تیسری اور چوتھی صدی کا	″	شروع ہونا تخریج کا	۳۳	منسوب ہونا بعض اہل حدیث کا مذہب
″	شروع ہونا نیچری القرآن کا —	″	غیر مجتہد کا فقیہ کہلانا	″	زبان اور اعتقاد میں مطابقت
″	ضعیف اور قوی کا عمل	″	مذہب معین ہونا بقول امام یا حدیث کے	۳۴	ہر مجتہد مصیب ہے
″	تقلید غیر معین پر اجماع	″	وجوہ وجوب تقلید مذہب معین کے	″	اجماع اور عمل وارد کا بیان
۳۵	قضا کرنا کسی کا جس مذہب پر چاہے	″	اجماع کا بیان —	۳۶	دلائل شرعی —
″	اعتقاد میں قیاس مفید نہیں	۳۷	صحابہ رض کا حال —	″	ایک کو حق تین کو ناحق ٹھیرانا
۳۸	مذہب بہت ہیں —	″	چاروں مصلوں کا بیان	۳۹	مذہب حنفی کا اچھا ہونا
۴۰	تلفیق کا بیان	۴۲	رخصتوں پر عمل کرنا —	۴۳	مصلحت کی رعایت
۴۴	افراط تعصب کے	۴۵	حضرت صلعم کی اہل عصر کو خوشخبری	۴۶	عوام الناس کو سمجھا دینا
۴۷	مفضول کی تقلید —	۴۸	دوسری مجتہد کو خطا پر جاننا	″	ضرورت تقلید کی ہے
″	فتوی مختلف میں کیا کرنا چاہیے	″	دل میں فتوی پوچھنا	″	فتوی پوچھنے کی طرز
۴۹	یوم ندعوا کل اناس بامامہم	۵۰	فضیلت اہل فارس کے	۵۱	دین کا سمٹ جانا طرف حجاز کی
۵۲	فضیلت حرمین شریفین کی	۵۳	اہل الذکر کے معنے	۵۴	کثرت مجتہدان در مذہب حنفی

59	اصول حضرت ابو حنیفہ رح و صاحبین	65	زمانہ خیر اور شر کا	″	حضرت امام مبارک سے عمر
60	مذہب خاص برای شخص خاص در زمان خاص	66	عمل علمائی بر مذہب مختلفہ	74	زبان اور دل کا مطابق ہونا
″	چاروں امام برحق ہیں یا ایک	″	ابن مجتہد قرآن کی طبیعت کی حجت ہے	75	طریقہ متقدمین اور متاخرین کا
″	اختلاف اقوال بالتصانیف	66	تصنیف مولانا اسماعیل شہید رح	76	عبارتیں کتب اصول کے
62	منسوب کرنا بعض مقلدین کا مذہب سے	″	مقید کرنا نفس کا	78	وجوہ حرام ہونے تقلید کی
64	مذہب میں صلابت	70	اپنا مذہب حق اور دوسرا خطا	″	انتقال مذہب سے
64	اختلافی مسئلہ میں فتوی دینا	75	تاکید عمل چار مذہب	″	انکار شافعی کا حنفی پر
67	کسی مجتہد کی تقلید پر انکار کرنا	77	مکلف ہونا	81	کسی امر کو واجب کہنا
″	امام کو مثل نبی کی جاننا	79	مناقب بخاری رحمۃ اللہ علیہ	80	ثبوت مذہب [illegible]
81	مشغول ہونا فقہ ابو حنیفہ سے	82	سبب عمل فقہ امام کا اور بدلنا مذہب کا	83	عبارت [illegible] تفسیر عزیزی
84	لفظ لا مذہبی	85	تقلید غیر معین کو خیانت کہنا	86	حضرت امام ابو حنیفہ رح کی مدح
86	مناقب صحابہ رض	90	حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت [illegible]		
″	حدود شرعی سے تجاوز کرنا	″	حسرت و ندامت	″	رجوع [illegible]
91	حضرت ع کو حکم ٹھہرانا	″	رفاقت انبیا ع در آخرت	92	دوستی کرنا مخالفان خدا سے
93	[illegible] کلمۃ اللہ کی زبان میں	″	سب امام حق میں برابر ہیں	″	فضیلت سلمان فارسی و اہل عجم
″	سیرت صحابہ رض پر عمل	94	حنفی شافعی ہونا	″	مذہب کی ترجیح
″	قول حضرت مرزا جانجاناں رح	″	سبب لازم کرنے تقلید معین کا	95	جواب کلی ہر قول جو تقلید معین کا
″	مسئلہ ایک مسئلہ پر عمل کر کے پھر اوسکے خلاف دوسری مجتہد کی قول پر عمل کرنا کے صورت پر				
97	مسئلہ مجتہد کو خطا پر ثواب ملنا	″	مسئلہ مجتہد کی خطا جاننا	″	مسئلہ [illegible]
100	قول ائمہ کے سند [illegible] حدیث	102	تشدد بعض حضرات [illegible]	104	[illegible]
105	عوام کو نہ سمجھنا فقہ نہ حدیث کے	106	قول مولوی اسماعیل صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب	107	مکلف ہونا مقلد فقیہ کی قول کا
109	لازم ہونا تقلید کا مخصوص مسائل اجتہادی	″	محقق معنے قرآن و حدیث کے	110	مسئلہ عامی کو عمل کرنا حدیث پر
111	سب جا تحقیق عمل حدیث میں	″	ساری فقہ ابو حنیفہ رح کی قول نہیں	112	سات طبق فقہا کی اجتہاد [illegible]
113	مسئلہ غیبت جا حدیث پر عمل نکرنیکا	″	حدیث کی مقابلہ کسیکا قول لانا	114	مسئلہ [illegible]
115	بے تحقیق عمل کرنا	″	رفع یدین آمین جہر نکرنے کو تارک سنت کہنا	″	[illegible] مومنین کو کوشش کرنا
116	مقلد کے مقابلہ میں کسیکا قول لانا	117	سنت کا باقی	118	تفاوت ترک عمل حدیث کے

۱۴۴	دو قول پر عمل کرنا —	۱۴۵	سبب مخالفت حدیث کا	۱۴۶	مقلد یا مجتہد ہونا
//	تقلید اہل لغت و صرف وغیرہ	۱۴۸	طبیعت کی کراہیت سے اعتراض کرنا	۱۴۳	اعتراض کرنا مجتہد پر
۱۴۱	مانعین تحقیق اور تعصب اور ترک کرنا	۱۴۲	اجازت کسی کے واسطے عمل حدیث کی	۱۴۴	جھگڑا معقول
//	مولوی محمد اسحاق رح کا غصہ	۱۴۵	اجتہاد کو اپنا پہونچنا	۱۴۶	مذمت بعض احادیث کا حضرات مجتہدین کو
۱۴۹	حدیث پاکر خوش ہونا	۱۴۷	نماز منسوخ کا بیان	۱۴۴	سبب کثرت قیاس کا مذہب حنفی میں
//	پیشواؤں کا قول عمل حدیث پر	۱۴۱	سبب زیادتی علم بعض متاخرین کا	۱۴۴	معیار کی تقلید
۱۴۵	فساد و فضیلت کے رعایت	۱۴۷	عورتوں کا مسجدوں میں آنا	//	استخارہ اور مشورہ
۱۴۲	مسئلہ جائز مذہب کسو اور پر عمل کرنا	//	حضرات مجتہدین جدا جدا ہوئے ہیں	۱۴۹	اجماع بسیط و مرکب
//	حجت ہونا اجتہاد کا	۱۵۰	ترک مطالعہ کتب حدیث	۱۵۱	تقلید صحابہ رض
۱۵۲	مسئلہ	۱۵۳	مناقب حضرت ابو حنیفہ رض	۱۵۴	مسئلہ مناقب حضرات محدثین مجتہدین اور اولیاء کے
۱۵۶	زبان بند کرنا —	//	مسئلہ اختلاف مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی قطب الدین خانصاحب مرحوم		
۱۵۷	اختلاف صحابہ و محبت باہم و مصالحت	۱۵۸	بغض للہ	//	موقع نرمی و سختی
//	خیر خواہی	//	بدگمانی اپنی نفس سے	//	جو گناہ کہ بغض سے پیدا ہوتے ہیں
۱۵۹	احادیث متعلقہ البر کی محبت اور مروت وغیرہ	۱۶۲	بغض کا محل	۱۶۳	مسائل اختلافی میں کیا کرنا چاہیے
۱۶۴	صحابہ رض و مجتہدین کا اختلاف اور محبت باہم	۱۶۵	اختلاف سے بچنا	۱۶۶	اختلاف صحابہ رض
۱۶۸	اختلاف مجتہدان در فرض و حرام و دیگر مسائل	۱۷۰	فرضیت نماز در نہایت مرض	//	بے نمازی کی سزا اور اوسکا مرتد ہونا
۱۷۲	بیان علماء ربانی —	۱۷۴	مسلمانوں کو چاہیے	۱۷۵	تارک سنت اور لامذہبی کا بیان
//	مذہب سے باہر ہو جانا —	//	بیان بعضی گناہان	۱۷۶	شکایت متعصبان
//	نصیحت —	۱۷۷	گذارش خدمت طرفین	۱۷۸	تقوی و اعمال صالح و نصائح مختلف
۱۷۹	جواب عذر نامعقول کا	۱۸۰	مذمت دنیا و معصیت	//	ساری کنبہ کا جنتی ہونا
۱۸۱	تعظیم ملائکہ و فضیلت حضرت سید المرسلین صلعم	//	عمل و فتوی و گواہی بے تحقیق	//	فارغ دل ہونا اور شیطان سے بچنا
۱۸۲	سمجھکر عمل کرنا اور قیامت کے ندامت اور نصائح مختلفہ			۱۸۳	ہوائی نفس کا بیان
۱۸۴	علم و معاملات و چند نصائح	۱۸۵	احادیث مشتمل حسن اسلام و محبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		
	و صدقہ و تہجد و امانت و عہد و نشان منافق و عذاب قبر و دیگر نصائح			//	سنت و بدعت —
۱۸۶	نقل روایت و طلب صحیح و ہدایت و ضلالت	//	اکل حلال و ترک حرام و منع حضرت	//	عمل قرآن و تبلیغ رسالت وغیرہ
//	تین کام —	۱۸۷	حضرت پر جھوٹ باندھنے کے اقسام	//	آخری چار سنتیں وغیرہ —

۱۸۱	مروت و علم و حلم و پردہ پوشی	//	شرم چھپانا	۱۸۱	علم و مسائل تفسیر قرآن و علم احرف
//	وضو و مسواک و تصویر وغیرہ	۱۸۹	شراب و مسائل متعلقہ نماز	//	سایہ روز قیامت و درود شریف
۱۹	امام و مقتدی و قیام شب	//	نوافل و جمعہ وغیرہ	۱۹۱	تکلیف و مرض و مصیبت پر صبر و رضا و ثواب
۱۹۲	بیماری تکلیف و مسائل متعلقہ موت	۱۹۳	تعریف و مسافر و ہدیہ و سوال و توکل	۱۹۴	سخاوت و منت و اقسام صدقہ
۱۹۵	بعض مسائل صفات حق تعالیٰ	//	اقسام صدقہ	۱۹۶	روزہ و قرآن [illegible]
۱۹۷	دعا و ذکر اللہ	۱۹۸	توبہ و استغفار و دعا	۱۹۹	بیان حج وغیرہ و نامحرم و آداب بیع
۲۰	آداب بیع و ہبہ و مزدوری و ظلم وغیرہ	۲۰۱	حق زوجین و فخر و خلق و سوگ وغیرہ	//	سونے کا خیال چھوڑنا
//	اور کی نسل بنانا	۲۰	حقوق و قسم و نذر وغیرہ	۲۰۳	بعض نصائح و آداب سفر و اولیاء و جاندار
۲۰۴	ذبیحہ کو راحت دینا	//	کھانا پینے کے آداب و مہمانی وغیرہ	۲۰۵	آداب طعام و لباس و لوازم وغیرہ
//	غیب کی خبر پوچھنا	۲۰۶	خواب دیکھنا	//	سلام مصافحہ بیٹھنے سونے کے آداب
//	نام رکھنا اور شعر پڑھنا	۲۰۷	زبان کی آفات	۲۰۸	غیبت و فخر و قطع رحم و حقوق عام
۲۰۹	خوش معاملہ ہونا	۲۱۰	صبر و غصہ و کذب وغیرہ	//	مہلکات و منجیات مختلفہ
//	راضی کرنا حق تعالیٰ کا	۲۱۱	غنیمت جاننا پانچ چیز کا	//	مذمت دنیا و نصائح مختلفہ
۲۱۲	فضیلت فقر و مسکینی وغیرہ	۲۱۳	صبر رضا تقوی قناعت وغیرہ	۲۱۴	گناہ کو حقیر جاننا
//	قبر و قیامت و پل صراط بہشت وغیرہ	۲۱۵	دوزخ کا ذکر	۲۱۶	کسب کرنا اور فضیلت محسنین کی
//	مسائل متعلقہ نماز و نفقہ	۲۱۷	عمدہ اصول مذہب حنفی کا جس کا بیان	//	نہ واجب ہونا تقلید معین کا
//	غیر حق کا	۲۱۸	مسائل زیور و لباس و بیع	۲۱۹	زیور پہننا اور زینت دنیا کی چاہئے
	سونے کے لیے بولی کا خریدنا	//	ہنڈوی اجارہ فاسد	//	ادائی حق مہر و دیگر
۲۲۰	بعضے منکرات اور رسوم کا بیان	//	مسائل عورتوں نامحرم کے	//	دعوت فخر کے
۲۲۱	لونڈی غلام عرفی اور سوگ و رسم	//	گوشت خریدنا ہندو سے	۲۲۲	حرام اور ناپاک ہونا اس گوشت کا
۲۲۳	قبول کرنا قول اہل کا	۲۲	فتوی مکہ معظمہ کا	۲۲۴	اس گوشت کی کہانے والوں کے عذر کا جواب
۲۲۵	مسائل ضروری بیع کے	//	غیبت اور عیب جوئی	۲۲۶	بیان تجارت و بعضی منکرات اور حقوق مسلم کے
۲۲۷	اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کا بیان	//	مخلوق کے علم اور قدرت کا بیان	۲۳۰	رانڈوں کا نکاح
۲۳۰	رسموں کا بیان	۲۳۲	ملامت کا خوف	۲۳۴	رسم چھوڑ کر سنت کو اختیار کرنا
۲۳۶	تحقیق مسئلہ قراءت حرف ضاد معجمہ	۲۳۶	اجماع کا بیان	۲۳۷	حاصل مضمون کتب فقہ وغیرہ

سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

تحفۃ الاخوان

دہلی مطبع فاروقی باہتمام محمد معظم صاحب طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ وَعَلٰی عَفْوِہٖ بَعْدَ قُدْرَتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد فقیر محمد صالح بعد گذارش
خدمت بہای مسلمانون کی کرتا ہی کہ یہہ رسالہ قلیل العبارت کثیر الفواید لائق مطالعہ کی
ہی لیکن بعضی صاحب ایسی رسالون کو نہین دیکھتی بسبب اسکی کہ بعضی رسالون مین بعضی
مضمون تعصب آمیز ہوتی ہین سو اس رسالہ کو انشاء اللہ تعالی تعصب سی خالی پاوینگی
اور چاہیی تو یون کہ جس رسالہ مین مضمون تعصب آمیز پاوین اوسکا بہی مطالعہ کرین اور
خذ ما صفا پر نظر فرماوین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ کسی رسالہ مین کوئی مضمون
اپنی سمجہہ کی برخلاف پاتی ہین تو اوس سی نفرت کرتی ہین سو یہہ بات خود تعصب ہی
بلکہ چاہیی کہ بنظر تحقیق اور انصاف کی نظر فرماوین اور جو مضمون اپنا سمجہا ہوا برخلاف
دلیلون شرعی کی اور غلط معلوم ہوا وسکو ترک کرین اور بعضی صاحب بسبب اسکی کہ خود
اہل علم مین اپنی آپ کو حاجتمند دیکہنی ایسی رسالون کا نہین جانتی سو یہہ بات پسندیدہ نہین ہی
کیونکہ مصنف رسالہ کا حتی المقدور تلاش مسایل کی کتب دینی سی کرکی جمع کرتا ہی اور وہ
مسایل ہر عالم کو مستحضر نہین ہوتی اس رسالہ کی دیکہنی سی معلوم ہوتی ہین اب گذارش

یہہ ہی کہ جوان صالح شیخ عبد الحق نے چند مسایل بہ نیت خیر جناب مولوی سید محمد نذیر حسین
صاحب کی خدمت مین پیش کئی جناب مولانا صاحب مدظلہ نے اونکا جواب مختصر تحریر فرمایا
اس فقیر نے کتب فقہ اور اصول اور تفسیر اور حدیث وغیرہ کی عبارات محقق اور صحیح کی
ساتہہ تحریر مولانا صاحب کو مدلل اور مؤید کر دیا اور بعض عبارات کہ بہت طویل تہے
اوسکو مختصر کر کی لکہا ہی اور اصل عبارت مین اپنا تصرف نہین کیا اور مضمونکو فوت ہونے
نہین دیا اور نام رکہا اس رسالہ کا تحفۃ الاخوان امید کہ ناظرین بنظر انصاف و
تحقیق اول سی آخر تک اس رسالہ کو نظر فرماوین اور اس خیر خواہ دعاگو کو اور سایل
اور مجیب کو اور تمام مومنین اور مومنات کو دعای خیر سی یاد فرماوین آغاز سوال
بعد حمد و صلوٰۃ فقیر عبد الحق بزبان مقال و دیگر مسلمانان اطراف و جوانب بلسان حال
در خدمت سید العلماء سند الفقہاء حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی
گذارش مینماید کہ درین زمان بسبب شرارت نفس و شیطان اختلافی عجیب و فساد و عناد
و بعض میان مسلمانان ہر دور و نزدیک افتادہ لہذا بصدق نیت و طلب فاہ سلین و صلاح
بین الناس چند مسایل بزبان ہندی بجناب عالی گذرانیدہ ام امید کہ جواب آن ارقام
فرمایند و مہر خود بران ثبت نمایند انشاء اللہ تعالی موجب بسیار فواید دین خواہد شد و غرض
این فقیر از استفسار این مسایل آنست کہ بکسی مجادلہ و مکابرہ نماید بلکہ محض برای
فائدہ مسلمانان استفسار کردہ شد و اجرکم علی اللہ انشاء اللہ تعالی انتہی ف جو مسئلہ
کثیر المنفعت اور کثیر الوقوع اور ضروری ہو اوسکا پوچہنا اپنی واسطی یا اوروں کی تعلیم کی
لئی بہ نیت خالص موجب ثواب عظیم ہی جیسا کہ حضرت جبریل ع نی واسطی تعلیم مسلمانون کی
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا یا محمد اخبرنی عن الاسلام الحدیث اور جیسا کہ
حضرت معاذ رض نی عرض کیا یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ و یباعدنی من النار
الحدیث اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی واللہ فی عون العبد ما کان العبد

فی عون اخیه المسلم ومن سلك طریقا یلتمس فیه علما سهل الله له به
طریقا الی الجنة الحدیث كذا فی المشكوة فی باب العلم وایضا فیه ان الله
وملئكته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها وحتی الحوت
لیصلون علی معلم الناس الخیر وایضا فیه نضر الله عبدا سمع مقالتی فحفظها
ووعاها واداها الحدیث. اور جس امر کی ضرورت نہو محض قیل وقال کیواسطے کسی
نیت فاسدہ جیسی کسیکی ذلیل کرنیکو یا اپنی فضیلت ظاہر کرنیکو یا عبث جھگڑا کرنیکو پوچھا جاوے
تو نہبت برا اور وبال ہے وقد نقل المناوی فی شرح الجامع الصغیر عن افاضل
الصحابة انهم اذا سئلوا عن شیء قالوا اوقع فان قیل نعم افتوا والا قالوا
دعه حتی یقع وقال الحافظ العسقلانی فی فتح الباری کره جماعة من
السلف السوال عما لا یقع لما یتضمن من التكلف والتنطع والرجم بالظن
من غیر ضرورة وفی شرح الاربعین للهیثمی قد بالغ قوم فقالوا لا یجوز
سوال العلماء فی نازلة الا بعد وقوعها وایضا فی شرح الجامع الصغیر
للمناوی التوسع فی البحث عما لا یقع وكثرة الخصومة والجدال فیه
حتی یتولد منه الاهواء والبغضاء ویقترن بذلك نیة العلو والمباهاة
قد ذمه العلماء ودلت السنة علی قبحه انتهی كذا فی الرسالة المدنیة
وقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم من طلب العلم لیجاری به العلماء او
لیماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله الله النار
كذا فی المشكوة فی كتاب العلم وایضا فیه من تعلم علما مما یبتغی به
وجه الله لا یتعلمه الا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف
الجنة یوم القیامة یعنی ریحها وایضا فیه عن معاویة قال ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی عن الاغلوطات انتهی اور اس بات سے اختلاف

اور فسادا ور عناد اور بغض اور مجادلہ اور مکابرہ اور مغالطہ کا یہہ حال ہی کہ
خاص فرقہ اہل سنت مین بعضی آپس مین ایکدوسری کی ساتہہ اتنی دشمنی رکہتی ہین کہ
کسی بد مذہب اور فاسق بلک کافر کی ساتہہ نہین رکہتی چنانچہ شیعہ لوگ شیطان اور
دجال اور ابولہب اور ابوجہل کی برا کہنی کیطرف اتنا متوجہ نہین ہین جیسا کہ حضرت
ابوبکر رض اور حضرت عمر رض وغیرہما کیطرف متوجہ ہین جیسا کہ فرمایا شیخ عطار رح نی
از زبانت بت پرستان رستہ اند ۔ وایکہ از تو صحابہ خستہ اند ۔ اور فرمایا سعدی
رح نی چنین گفت درویش صادق نفس ۔ ندیدم چنین بخت برگشتہ کس
کہ کافر بیکارش امین نشست ۔ مسلمان ز جور زبانش نرست ۔ ایساہی
اب بعضی اہل سنت کا حال ہی کہ دو گروہ مخالف کہ ایک محمدی اور دوسرا حنفی
مشہور رہی اور حقیقت مین دونو محمدی اور حنفی ہین کیونکہ جسنی مسایل مذہب حنفی
کو استعمال کیا تو اسی نیت سی کیا کہ یہہ مسایل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام پاک سی نکلی ہین تو وہ محمدی ہوا اور محمدی لوگ کہ صدہا مسایل اجتہادے
مذہب حنفی کی لیتی اور عمل کرتی ہین وہ حنفی ہی ہوئی سو کوئی محمدی ایسا متعصب
ہی کہ حنفیون کو بسبب تعصب تقلید اونکی کی کہتا ہی حنفی سکہہ اور حنفی مشرک اور
کوئی حنفی ایسا متعصب ہی کہ محمدیون کو کہتا ہی سرنگی اور لامذہب تو انکا لقب
ٹہرا ایساہی مولانا نذیر حسین صاحب مدظلہ نی نقل فرمایا کہ عظیم آباد کی طرف بعضے
جاہل کہتی ہین جنہی سا ہی سرک لاشک فیہ یعنی حنفی شافعی ہونا شرک ہی اسمین
کچہہ شک نہین ایک روز ایک شخص نی کہا کہ اب محمدی خالص بن جاو حنفیت
کو کوئین مین ڈالو اور کوئی فقہ کی کتابون کو برا کہتا ہی بعضی ایک فصل مشکوۃ
کی پڑہی نہین اور مجتہدون پر طعن کرتی ہین اور بعضی حنفی صاحبون کا یہہ حال ہی
کہ آپ صدہا کام خلاف طریقہ حضرت ابوحنیفہ رض کی کرین جیسا کہ نماز اور روزہ مین

سستی کرنا اور زکوۃ نہ دینا اور باوجود فرض ہونیکے حج کو نجانا یا موت شادیون
مین ناچ باجے آتش بازی ساچق بہاجی سہرا اور قبرون پر بدعات اور سونے اور
چاندی کے زیور اور ریشمی کپڑے مردون کو پہنے اور نمازون کا قضا کرنا اور ماتم
مین عورتونکا برس اور مہینے سوگ رکھنا اور نوحہ اور بیان کرنا وغیرہ ایسے امور
لیکن اگر کوئی شخص کہ اوسکے ظن مین رفع یدین اور آمین جہر کا سنت ہونا حدیث
سے ثابت ہو چکا بہ نیت ادای سنت اسپر عمل کرے اس عمل کو خلاف حنفیت سمجھکر
کہتے ہین کہ ہاتہون کو ہلاتا ہے جیسا کہ کتا دم کو ہلاتا ہے ایک شخص نے آمین پکار کر
کہے دوسرا بولا وہ کتا ہونکا اور بعضے طالب علم آمین جہر والون کو کوکے کہتے ہین اور
کوئی ایک نیا فرقہ ہے ہندون مین اور جو کوئی رسول اللہ صلعم کا فعل سمجھکر کبہی کبہے
رمضان شریف مین اٹہہ رکعت تراویح بقرأت طویل ادا کرے اوسکو گمراہ جانتے ہین
حالانکہ یہہ لوگ بموجب وصیت حضرت ابو حنیفہ رض کی بہی حنفیت سے خارج نہین ہوتے
اونکی خود وصیت ہے کہ جب حدیث صحیح پاؤ وہی میرا مذہب ہے اوسپر عمل کرو بلکہ
بموجب قول حضرت ابو حنیفہ کے جو کوئی حدیث صحیح پاوے اور اوسپر عمل نکرے وہ شخص
مذہب حنفی سے خارج ہوجاتا ہے چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر فرضا کسی
مسئلہ مین کوئی مذہب حنفی سے خارج بہی ہوا تو کیا حرج ہے دین اسلام اور مذہب
اہل سنت سے تو خارج نہین ہوا کسی فاسق فاجر بے نماز مانع زکوۃ شراب خوار زناکار
رشوت خوار ربا خوار گنجن شراب کش تعزیہ دار گور پرست بت پرست سے ایسے
دشمنی نہین جیسی حدیث پر عمل کرنیوالون سے ہے بلکہ کوئی متعصب اہل علم فتوا دیتا ہے
کہ ایسے شخصونکو بستیون والے اپنی مسجدون مین دخل نہ دین اور اونکا لحاظ نہین کہتا
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ الاية اور کوئی
لکہتا ہے کہ ایسے شخصون کی ضیافت نکرنا چاہیے اور نہین ڈرتا کہ مبادا اس آیت کریمہ

کا مصداق ہوا ومی کقولہ الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول
اللہ حتی ینفضوا الآیۃ اور بعضی سوای حنفی مذہب کی اور مذہبون کو نہایت
ہی قبیح جانتی ہین اور طرفین کی متعصبون کی یہانتک نوبت پہونچی کہ ایکدوسری کی
صورت سی بیزار السلام علیک اور مصافحہ ترک غیبت کا بازار گرم بغض وعناد شعار
جہگڑا ناحق مروج کہ ایسی امور بالاتفاق حرام ہین نہ حدیث مین جائز ہین اور حنفی
مذہب مین باک اختلافی مسائل کہ اکثر اختلاف مستحبات اور مکروہات مین ہی وہ پر
جہگڑتی اور لڑتی ہین اور ایک دوسری پر جہوٹی نالشین کرتی ہین ؎ حرص و
عداوت وحسد وکینہ وریا این جملہ شد حلال محبت حرام شد شیخ عبد الحق سائل
ان مسائل کی کہ اللہ تعالی ونکو جزای خیر دی مرد نیت بخیر اور معتدل المذہب
اور دونو گروہ کی خیرخواہ ہین اونکو دونو گروہ کی متعصب بدی سی یاد کرتی ہین
بعضے حنفی متعصب اونکو لامذہب کہتی ہین اور بعضی محمدی متعصب اونکو آدہا کوڑہی
کہتی ہین خیر بہرصورت اللہ جلشانہ کی رضامندی درکار ہی ؎ نیاساتی از
جانب ہیچ کس ٭ برو جانب حق نگہدار و بس چو راضی شد از بندہ یزدان
پاک گر اینان نگردند راضی چہ پاک اللہ تبارک وتعالی ہدایت کری ہم سب
کو کہ ایک دوسری سی دشمنی نرکہین اور بغض اور عداوت اور غیبت اور جہگڑا
ناحق وغیرہ کہ یہہ امور بالاتفاق حرام ہین انسی توبہ کرین اور اختلافی مسائل مین
جسکو جس عالم دیندار کی قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرین اور آپس مین محبت
اور پیار رکہین اور موت اور قبر اور قیامت کو یاد رکہین اور آپس ہین اتفاق کرکے
بڑی بڑی کام دینگی جیسی دفع شرک اور بدعت اور ادای نماز اور زکوۃ اور روزہ
رمضان اور حج اور حاجت روائی مساکین اور صاحب حاجات کی اور نکاح بیوگان او
ادای جمعہ وعیدین اور اصلاح بین الناس اور تعمیر مساجد ومدارس اور اشاعت

علوم دین وغیرہ امور خیر مین کوشش کرین اس مقام مین اگر کوئی صاحب
یون کہی کہ ہمکو دوسری شخص پر امر خلاف شریعت دیکہکر غصہ آجاتا ہی تو اوسکا جواب
یہ ہی کہ اوس دوسری شخص کو چاہیی کہ تم پر بہی ایسا ہی غصہ آوی یعنی جیسا کہ تم اوسکی
عمل کو خلاف شریعت جانتی ہو بسبب اسکی کہ تمہاری مذہب کی خلاف ہی اسیطرح
تمہارا عمل اوسکی مذہب کی خلاف ہی اور جب ایسا ہو تو خوب ہی جوتی چلی نعوذ باللہ
منہا اور جان لو کہ جو کوئی کسی عالم کی فتوی پر عمل کرتا ہی وہ خلاف شرع نہین ہی صحابہ
اور تابعین اور مجتہدین رضہ اور اونکی شاگردون اور مقلدون مین سیکڑون مسایل مین
اختلاف رہا ایک دوسری کو خلاف شریعت نہین جانتا تہا اور ایک دوسری پر غصہ نہین
ہوتا تہا میزان الشعرانی مین ہی صـ ۵۴ وقد وقع الاختلاف بین الصحابۃ فی الفروع
وہم خیر الامۃ وما بلغنا ان احدا منہم خاصم من قال بخلاف قولہ ولا عاداہ ولا نسبہ الی خطاء
ولا قصور نظر اور اوسی مین ہی صـ ۴۴ الجدال فی الشریعۃ من بقایا النفاق بلکہ
بعض اوقات کسی مسئلہ مین صحابہ کرام نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اختلاف کیا
اور حضرت اون پر غصہ نہین ہوئی بلکہ خوش رہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی کچہہ اسکا بہی
بیان ہوگا بیچ تائید مسئلہ اور مسئلہ کے اور حضرت ابو حنیفہ رضہ کبہی اپنی شاگردون پر
غصہ نہین ہوئی کہ تم مسایل مین ہم سی اختلاف کیون کرتی ہو اب تبلایی کہ تم صاحب
اس غصہ مین عامل بالحدیث ہو یا مقلد حضرت ابو حنیفہ رضہ کی اور جاننا چاہیی کہ جتنی
مسائل اختلافی مین دونو گروہ کی متعصب بی تحقیق اور بلا تامل جہگڑتی لڑتی ہین اصل
اون سب کی کل تین مسئلی ہین ایک یہہ کہ جب مخالف مسئلہ فقہ کی حدیث صحیح یاد ہوے
کس پر عمل کری دوسرا یہہ کہ ہر مسئلہ مین تقلید معین ایک ہی مذہب کی واجب
ہی یا نہین تیسرا یہہ کہ سوای چار مذہب مشہورہ کی اور کی تقلید نہی جایز ہی
یا نہین سو ان تینون مسائل مین بڑی اکابر علمای اہل سنت بلکہ خاص حنفی مذہب کی

علما کو اختلاف ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ اس رسالہ مین اسکا بیان ہوگا پہر جبکہ
ایک شخص کا عمل مطابق قول کسی عالم دیندار اہل سنت کی ہو اوسکو بدمذہب جاننا
اور اوس سی دشمنی رکہنا گویا حقیقت مین اوس عالم دیندار کو برا اور بدمذہب
جاننا ہی نعوذ باللہ منہا ہان بعد تحقیق تام حتی الوسع کی کسی عالم کی قول پر
گمان خطا کا رکہنا اور اوس قول کو قبول نکرنا یہ امر برا نہین ہی بدمذہب
جاننا اور چیز ہی اور ظن خطا کا رکہنا اور چیز حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اور
مجتہدینؒ بہت مسائل مین دوسری حضرات کو خطا پر جانتی تہی نہ بدمذہب اور
اوس سی دشمنی نہین رکہتی تہی جیسا کہ حضرت شافعیؒ نی باوجود مخالفت کی
صدہا مسائل مین حضرت ابوحنیفہؒ سی فرمایا کہ سب فقہا فقہ مین ابوحنیفہ کا کنبا
ہین اور فرمایا حضرت احمد حنبلؒ نی ما صلیت صلوٰۃ منذ اربعین سنۃ خلف
الشافعی الا وانا ادعو للشافعی کذا فی الاحیاء وکذا قال یحیی بن سعید اور یہ
حضرات ایکدوسری کی مقلدون کی اعمال کو صحیح جانتی تہی جیسا کہ علامہ شرنبلالی
حنفی نی نقل کیا سید بادشاہ شارح تحریر سی بیچ عقد فریدکی ان مالکا لم یقل ان
من قلد الشافعی فی عدم الصداق ان نکاحہ باطل ولم یقل الشافعی ان من قلد مالکا
فی عدم الشہود ان نکاحہ باطل کذا قال کمل صاحب العنایہ فی کتاب التقریر بلکہ
خود ان حضرات کی شاگرد خاص بہت مسائل مین مخالف تہی اپنی اوستاد کی لیکن
نہ دشمن اوستاد اور بی عقیدت اور بی ادب اور نہ اوستاد دوستی بیزار تہی چنانچہ انشاء اللہ
تعالیٰ بیان ہوگا ایسا ہی اب علما کو چاہیی کہ اگر کوئی انکی قول پر اعتماد نکری اور
دوسری عالم کی فتوی پر عمل کری اس بات کو برا نجانین بلکہ اپنی معتقدون کو فرماوین
کہ تمکو جس مسئلہ قیاسی اختلافی مین جس عالم کی قول پر اعتماد اور حسن ظن زیادہ ہو
اوسکی قول پر عمل کرو اور صورت اختلاف مین ایک عالم دوسرے عالم کو مخطی جانی نہ

نہ فاسق اور گمراہ چنانچہ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے لکہا ہی بیچ جواب سوال اور
مسئلہ کی اور اگر کسی مسئلے مین ایک مولویصاحب دوسرے مولویصاحب کی خطا
معلوم کرین بیچ وعظ یا فتویٰ وغیرہ کی تو ظاہر مین ذکر نکرین بلکہ تنہائی مین سمجہا دین
اور اگر اونکی سمجہ مین نہ آوی تو اس خلاف کے رفع کرنیکو اونپر جبر نکرین بلکہ عوام الناس
سی کہدین کہ اس مسئلہ مین ہمارا اور اونکا اختلاف ہی اور اس اختلاف کا کچہہ
مضائقہ نہین اور اگر اپنی خطا معلوم ہو تو بلا تامل قبول کرین ایکدفعہ مولانا سعادتعلی
صاحب سہارنپوری مرحوم نے مولانا نوازش علیصاحب ساکن باندی مرحوم سی
کہا ایسی وقت مین کہ اوسوقت صرف یہ فقیر اونکی خدمتمین حاضر تہا کہ فلانا مسئلہ
عدت کی باب مین جو آپنے لکہا ہی میری نزدیک وہ روایت مرجوح ہی مولانا
نوازش علی مرحوم نے فی الفور رغبت نفس سے کہا کہ میری تحریر کی کاغذ کو پہاڑ ڈالیے
اور مسئلہ صحیح لکہہ دیجیے مین اوسپر اپنی مہر کر دونگا اور ایکدن مولانا مظفر حسین صاحب
مرحوم کاندلہ والی نے ایک طالب علم سی کہا کہ فلانی مسئلہ مین مجکو بعد تحقیق کے
مولانا سعادتعلی صاحب سے معلوم ہوا کہ تمہارا قول حق ہی اور مین خطا پر تہا اور
مولانا ممدوح نے نقل کیا کہ مولوی عبد الحلیم صاحب مسافر وارد دہلی کہ عامل بالحدیث
تہی ایکدفعہ مناظرہ مین کتاب سی اونکو اپنی خطا معلوم ہوئی اوسوقت مجکو اونکی
چہرہ پر نہایت ہی بشاشت معلوم ہوئی مین نے سبب خوشی کا پوچہا فرمایا کہ نہایت
خوشی کی بات ہی کہ بندہ اپنی خطا پر مطلع ہو جاوی اور حافظ عبد اللہ صاحب
ساکن بگیدہ نے نقل کیا کہ مولوی محمد رمضان مرحوم ساکن پہم اور مولوی محمد بخش
صاحب مرحوم ساکن سنام مین ایک مسئلہ مین مناظرہ تہا دوسری دن مولوی
محمد رمضان صاحب نے اوس مجمع مین آتی ہی فرمایا کہ لوگو جس مسئلہ مین کل ہم
گفتگو کرتی تہی رات مجکو اوسمین اپنی خطا ظاہر ہو گئی اور ایسا ہی جناب مولوی

قطب الہند جناب گنگوہی صاحب اور مولوی محمد شاہ مرحوم ساکن بودہیانہ کا حال دیکہا کہ
اپنی خطا کا مجمع مین اقرار کرلی تہی اور ایسا ہی حال حضرات مجتہدین کا تہا کہ بہت
مسائل مین اپنی قول سی رجوع اور اقرار خطا کا کیا اور ایسا ہی منقول ہی بارہا
حضرت عمر رضا اور حضرت مرتضی علی رضی سی اور چاہیی کہ ایک عالم دوسری عالم کا
وعظ سننی سی منع نکری کیونکہ مقصود رواج دینا امر دین کا ہی نہ ظاہر کرنا اپنی فضیلت
کا اور نہ حاصل کرنا شرف اور مال و نام آوری کا حدیث شریف مین آیا ہی ما
ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء علی المال والشرف لدینہ
رواہ الترمذی والدارمی کذا فی المشکوۃ فی کتاب الرقاق اور اگر کوئی مسئلہ اپنی کو
معلوم نہو صاف کہدین کہ مین نہین جانتا بزرگان دین حتی المقدور مسئلہ کا حوالہ
دوسرے ایسے علما پر کردیتی تہی جو اونسی بہتر جاننی والی تہی بلکہ بعض وقت بعض مسئلہ
مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہی فرما دیتی تہی کہ مجکو اسبات کا علم نہین
چنانچہ انشاء اللہ تعالی ان امور کا مذکور ہوگا بیچ جواب مسئلہ کی اس رسالہ مین
ایکدفعہ مینی کئی مسئلے مولوی مظفر حسین صاحب سے پوچہی مجکو اپنی ساتہہ سہارنپور
کو لیگئے تاکہ اون مسائل کا جواب مولانا سعادت علی صاحب و مولانا حافظ احمد علی صاحب
سی حاصل کروادین ایکدفعہ ایک مسئلہ کی تحریر مین نی مولوی سعادت علی صاحب سے
چاہی فرمایا کہ اس کام کی ہمت اللہ جل شانہ نی مولوی نذیر حسین صاحب کو دی ہے
ایکدن مولانا حافظ احمد علی صاحب ظلہ کی خدمت مین بعض مسائل تقلید مین گفتگو ہوتی تہی
فرمانی لگی کہ ان مسائل مین ہمکو مولانا نذیر حسین صاحب کے بات کا جواب نہین آتا
اون کی جواب مین ہم چپ ہو جاتی ہین مولانا محمد قاسم صاحب ظلہ کی بہت عادت
ہی یہ کہدینا کہ مین اس مسئلہ کو نہین جانتا اور برادرم مولانا محمد حسین فقیر اللہ ظلہ نی
بارہا اس فقیر کو خجالت دی جب کسینی اونسی کچہہ پوچہا یہ فرمایا اس سی پوچہو ایکدفعہ

لودہیانہ مین کئی وعظ خیر خواہ خلایق موجود تہی جناب مولانا علاء الدین قدس سرہ
سی لوگون نی خواہش وعظ کی کری فرمانی لگی ؎ جو کاری بفضولی من برآید
مرا در وی سخن گفتن نشاید ۔ اور مولانا حافظ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ ساکن پٹیجہ
کا یہہ حال تہا کہ جب تلک کوئی اور واعظ اور مفتی دیندار موجود ہوتا ہرگز وعظ
کہنی اور فتوی دینی پر راضی نہوتی انہی اور چاہیی کہ اس حوالسی یہ نیت نہو کہ فلانا
عالم اول جواب اس مسئلہ کا لکہے اور مین اوسکی خطا کو پکڑون اور اوسکو بدنام
کرون بلکہ یہ نیت ہو کہ سائل اپنی مراد کو پہنچی کہین سی پہنچی اگر ایسا ہی حال ہو
عوام اور علما کا تو انشاء اللہ تعالی کیا ہی خیر اور برکت اور بہتری ہو دنیا اور
آخرت کی اور ایسا ہی حال تہا سلف صالح کا چنانچہ انشاء اللہ تعالی اس رسالہ
مین بیان ہوگا لیکن جو مسئلہ کہ ہر مذہب مین متفق علیہ ہو جیسا کہ جہوٹ اور غیبت
اور حسد اور بغض اور شراب خواری اور زنا اور مزامیر اور معازف کا بجانا اور سننا
اور تعزیہ اور شدہ اور علم اور جہنڈی کا پوجنا اور بنانا اور رشوت لینا اور بیگانا
حق دبا لینا اور بدعات اور رسوم کا پابند ہونا اور سوای اسکی ایسی کام کہ کسی مذہب
مین درست نہین ہین ایسی امور مین اگر کسی مولوی کو برخلاف نصوص اور ساری
مذہبون کی پاوین یا وہ نام ہی کا مولوی ہو بدون علم اپنی رائی سی فتوی دیتا
ہو یا ظاہر فاسق یا مفسد یا طماع اور مداہن ہو تو لوگون کو اوسکی فتوی پر عمل
کرنیکی اور اوسکی صحبت اختیار کرنیکی ہرگز اجازت ندین بلکہ بطور شائستہ کہ نوبت
فساد تک نہ پہنچی مناظرہ کرکی ایسی شخص کو ملزم کرنا چاہیی لیکن اس مناظرہ مین
شرط ہی کہ نیت بخیر ہو یعنی ریا اور تکبر اور خودنمائی سی خالی ہو اور کوئی غرض
فاسد نہو لیکن اکثر مناظرہ مین نیت خیر کم ہوتی ہی اور اگر ہوتی بہی ہی تو جہگڑی کی
کیوقت ریا آجاتی ہی اور اپنی بات کا پچ پڑ جاتا ہی اور نوبت بلند آوازی

اور فساد تک پہنچتی ہی اور طرفین بندہ جاتی ہین بہتر یہی ہی کہ جہگڑی مناظرہ کی
بچین لیکن لوگون کو اوس مفسد بدعتی سی بی اعتقاد کر دینا چاہیی اور اگر بہت
ضرورت ہو مناظرہ بہی کرنا چاہیی لیکن جن شرطون سی کہ مذکور ہنوا احیاء العلوم سی
دریافت کرنا چاہیی کہ مناظرہ مین کتنی آفات کا خوف ہی اور فتوی دینی مین
علماء سلف کا کیا حال تہا بہر صورت مقصود یہہ ہی کہ ایسین فساد اور نزاع اور
تبغض اور غیبت اور چغلی اور عداوت اور جہگڑا نا حق کہ ایسی امور بالاتفاق حرام
ہین ہرگز ہرگز نہ کہنا چاہیی اور متفق ہو کر رسوم خیر کو رواج دینا اور بدعات اور
رسوم بد کو مٹانا اور باوجود اختلاف مسائل کے ایسین خوش دل اور ایک دوسرے کے
خیر خواہ رہنا چاہیی نہ یہ کہ ایسین پہوٹ ڈالکر بدعتیون اور بدمذہبون کا مضحکہ
بن جاوین چنانچہ اب بعضی بدعتی یہ حال دیکہکر کہتی ہین ؎ چو دشمن بدشمن
شود مشتغل ٭ تو با دوست بنشین بآرام دل ٭ اب سب ہمائی خادمین یہ عرض ہی
کہ اس نزاع کو مختصر کریں اور دری ہدایت خلق اللہ کے ہوا ور متفق ہو کر بدعات اور
امور شنیعہ کہ بالاتفاق ممنوع ہین اونکی دفع مین کوشش کرو اللہ تعالی فرماتا ہی ٭
ولا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم ۔ یعنی ایسین مت جہگڑو پہر بزدل ہو جاوگی
اور تمہاری ہوا جاتی رہیگی واللہ الموفق **مسئلہ** ہم یقینًا جانتی ہین کہ اللہ تعالی
نی ہمکو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا حکم دیا ہی لیکن جو مسئلہ
قرآن شریف اور حدیث شریف سی اچہی طرح معلوم نہوا وسمین کسی مجتہد خاص کی
تقلید کرنا جائز ہی یا نہین **جواب** جائز بلکہ لازم ہی جس مقام مین اور مذہب
کی کتب اور کتاب صحیح حدیث موجود نہون انتہی **تائید** نقل کیا حضرت شاہ ولی اللہ
نی بیچ رسالہ انصاف کی نہر الفایق سی فاذا کان الانسان جاہل فی بلاد الہند
وما وراء النہر ولیس ہناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب ہذہ المذاہب

وجب علیہ ان یقلد لمذہب ابی حنیفۃ ویحرم علیہ ان یخرج عن مذہبہ لانہ حینئذ یخرج عن عقد
ربقۃ الشریعۃ ویبقی سُدی مہملا بخلاف ما اذا کان فی الحرمین فانہ تیسر لہ ہناک
معرفۃ جمیع المذاہب الخ ف مذہب حنفی سے نکلنا حرام ہے بسبب اسکی کہ اور مذہب
کی روایت اور حدیث نہین ملتی جیساکہ عبارت گذشتہ سے ظاہر ہے اور جبکہ علم
تو حرام نہین اور رسالہ دافعۃ البلوی مین مہر مفتی صدر الدین صاحب مرحوم
اور مولوی سید نذیر حسین صاحب اور مولوی علیم الدین صاحب عظیم آبادی اور
مولوی قطب الدین خانصاحب اور مولوی حفیظ اللہ خانصاحب اور مولوی
محمد اسد علی صاحب اور سید محمد ہاشم صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب اور خواجہ
ضیاء الدین صاحب مزین اور مرقوم ہے کہ ایک شخص تقلید ائمہ مجتہدین کی مثل
حضرت ابو حنیفہ رح وغیرہ کی عبادات اور معاملات مین کرتا ہے اس عقیدہ سے کہ
یہ لوگ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی علماء اور بیان کرنیوالی سنت نبوی
کی ہین اور انکا اتباع صرف بقصد اتباع جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی کرتا ہے اور انکو متبوع مستقل نہین جانتا اور بسبب کم علمی اپنی کی اور میسر نہونی
اسباب تحقیق کی مفصل دلیلین مسائل معمولہ کی نہین جانتا اور بسبب حسن ظن کی
بیچ حق امام متبوع اپنی کی امام ہی کی تقلید پر اکتفا کرتا ہے ایا یہ تقلید جائز ہے یا نہین
اور اس مقلد کی اعمال صحیح اور مقبول ہین یا نہین الجواب تقلید مذکور جائز ہے
اور اس مقلد کی اعمال و عبادات صحیح اور مقبول ہین لیکن اس شخص کو چاہیے
کہ نظر اوپر اسباب تحقیق کی رکھی باراداہ اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فانہم
اتفقوا علی جواز التقلید للمجتہدین مع العلم بان المجتہد یخطی ویصیب مع الاستشراف
لنص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسئلۃ والعزم علی انہ اذا ظہر حدیث صحیح خلاف قولہ
فیہ ترک التقلید واتبع الحدیث کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ اور اوسی رسالہ مین ایسی مثال و

حقمین لکہا ہی کہ ان کو مشرک اور بدعتی کہنا بہت برا ہی اور انکی پیچہے نماز درست ہے
بلا کراہت انتہی اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۵۹ منہا ان ہذہ المذاہب الاربعۃ
المدونۃ المحررۃ قد اجتمعت الامۃ او من یعتد بہ منہا علی جواز تقلیدہا یومنا ہذا و
فی ذلک من المصالح ما لا یخفی الخ اور اوسی کتاب مین ہی ؛ ۱۶۱ لکن ما لم یکن لہ
علم بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا بطریق الجمع بین المختلفات من کلامہ ولا بطریق
الاستنباط من کلامہ اتبع عالما راشدا علی انہ مصیب فیما یقول ویفتی ظاہرا متبع سنۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان خالف ما یظنہ اقلع من ساعتہ من غیر جدال ولا
اصرار فکیف ینکرہ احد مع ان الاستفتاء والافتاء لم یزل بین المسلمین من عہد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وانما الخ اور اوسی مین ہی فان اقتدینا بواحد منہم فذلک لعلمنا
بانہ عالم بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فلا یخلو قولہ اما یکون من صریح الکتاب والسنۃ او
مستنبطا عنہما الی ان قال فہذا ایضا معزی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن فی
طریقہ ظنون ولولا ذلک لما قلد مومن مجتہدا الخ اور صراط مستقیم تصنیف مولانا
محمد اسماعیل مرحوم مین ہی در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام
است بہتر وخوب است الخ ف ان مسائل مرقومۃ الصدر سے معلوم ہوا کہ اس
وقت چارون مذہب مشہورہ کے تقلید کی جائز ہونی پر اتفاق ہی سب یا اکثر مسلمانونکا
اور اسمین بڑی مصلحت ہے اور یہ کہ در صورت میسر آنی کتب مذاہب کے یا روایت صحیح
کی کسی کتاب معتبر سی جس مجتہد کی تقلید کرنی جائز ہی اور در صورت نملنی سوای
کتب اور روایات ایک مذہب کے اوسی ایک مذہب کی تقلید لازم ہی اور یہ کہ
علما کا اتفاق ہی تقلید کی جائز ہونی پر اور یہ کہ حضرات مجتہدین کی تقلید اس
نیت سی ہی کہ یہ حضرات بیان کرنیوالی سنت نبوی کی ہین اور اونکی مسائل نکالے
ہوئی مین کتاب و سنت سے اور یہ کہ جس مسئلہ مین حدیث صحیح پا وی اوسمین تقلید کو

ترک کریں حدیث پر عمل کریں اور یہ کہ مولانا سید نذیر حسین صاحب نے خطا اور دوسرے
علمار دہلی کے منکر تقلید نہین ہین جیسا کہ گمان فاسد بعض صاحبونکا ہی ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ جو علمار دین کہ منکر وجوب تقلید ایک مذہب معین کی ہین لوگون نے
اونکو منکر تقلید مطلق کا سمجھ رکھا ہی جیسا کہ منکران مقرر کرنی روز سیوم وچہلم کو منکر
ایصال ثواب اور منکران ہئیت ختم مروجہ کو منکر درود وفاتحہ اور مانعان گور
پرستی کو منکر کرامات اولیا سمجھ لیا ہی واللہ اعلم بالصواب البتہ بعض عوام الناس
اور بعض طالب علم متعصب بیچ اختلاف مسائل کے آپسمین ناحق دشمنی اور جھگڑا
اور فساد رکھتی ہین اور بہہ کچھ بیہودہ الفاظ بولتی ہین سو بعض لوگ اون عوام
کی حرکات کو خواص کے ذمہ لگا کر اونکی غیبت کرنی لگتی ہین اور یہانتک نوبت
پہنچی کہ جناب مولانا قطب الدین خانصاحب اور مولانا سید نذیر حسین صاحب کے
غیبت کرنی لگی مسلمانون کو چاہیی کہ علما کا احسان مانین اور جانین اور اونکے
وجود کو غنیمت سمجھین علم پڑہانا خصوص علم حدیث کو رواج دینا یہان تک کہ عجب
اور ولایت مین حدیث نی رواج پایا اور حدیث کی کتابونکو صحیح اور محشی کرکی چہاپنا
اور فتوی لکہنا اور دین کی کتابون کو ہماری زبان مین ترجمہ کرکی آسان کر دینا
اور وعظ کہنا اور قضایا کو فیصل کرنا اور سوا اسکے کتنی احسان ان علما کی ہیں
مین اور ہر مسئلہ مین خطا سی معصوم ہونا کسی عالم کی شان نہین فائدہ کسی مجتہد سی سلیم الطبع کو
نفس تقلید سی انکار نہین لیکن بعض صاحبونکو لفظ تقلید سی انکار ہی اور اپنی تئین مقلد نہین کہتے اور
سنی اور غیر مقلد کہلاتی ہین اسواسطی کہ تقلید سی مراد ہی تقلید ایک مذہب معین
کی چنانچہ میزان الشعرانی مین ایک جگہہ اس بات کا اشارہ ہی اور یہ صاحب
پابند مذہب معین کی ہین نہین پہر مقلد کہان ہوئی یا اسواسطی کہ تقلید کہتی ہین
کسیکے قول قبول کرنیکو بدون دلیل کے جیسا کہ کتب اصول مین ہی اور حضرات حنفیہ

مجتہدین کی قولن پر عمل کرنیکی دلیل ہے آیت کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم
لا تعلمون تو ان حضرات کی قول پر عمل کرنا تقلید ہوا یا اسواسطی کہ تقلید کی
حقیقت ہے عمل کرنا اوپر قول اوس شخص کے جسکا قول حجت شرعی ہو جیساکہ
عند الفریقین ہے التقلید عمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج الاربعۃ الشرعیۃ بلا حجۃ
منہا اور تحریر اور شرح تحریر مین ہی التقلید العمل بقول من لیس قولہ احدی الحجج الا ربع
بالاعتماد علی فائدہ الخ اور حضرات مجتہدین کا قول ادلہ اربعہ شرعیہ مین
ہی اوسپر عمل کرنا تقلید ہوا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہ بات ٹہیک ہے ہم
اس امر مین نزاع نہین کرتی کیونکہ محض نزاع لفظی ہی اور حضرات ائمہ مجتہدین
کی قول پر عمل کرنا اور اونکی تعظیم اور فضیلت بہر صورت ہماری اور
تمہاری نزدیک ثابت ہی لیکن بعض اہل اصول نے عمل بقول مجتہدین کو لفظ
تقلید سی تعبیر کیا ہی اور آیۃ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر دلیل کلی ہی مجتہدون کے قول
عمل کرنیکی اور دلیل ہر مسئلہ جزئی کی عمل کرنیوالی کو معلوم نہین ہوتی تو اس
سبب سے وہ مقلد ہوا اور انکار لفظ تقلید سی عوام الناس کو وحشت پیدا ہوتی
ہی سو اسواسطی آپ صاحب ہی وقت پوچہنی کسیکے کہ تم مقلد ہو یا نہین اگر
فرمادیا کرین کہ مسائل قیاسی اجتہادی مین ہم مقلد ہین تو کچہہ مضایقہ نہین اور
مسئلہ حصول کا ہی بیان کردیا کرین اور بعضی شخص بسبب بی علمی اور کم نظری
کے یا بسبب تعصب کے مطلق تقلید سی انکار کرتی ہین اور فقہ کو پسند نہین
کرتی ایسی لوگ بالاتفاق غلطی پر ہین اور اونکی بعضون کے قول یہان نقل
کیے جاتی ہین قولہم ہم مذہب کو نہین جانتی ہم محمدی ہین سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ بیشک تم مذہب کو نہین جانتی ہو بسبب نہونی علم کی اور ہم بہی محمدی
ہین اور محمدی کہلانا ہمارا فخر ہی اللہ تعالی ہم اور تم اور سبکو محمدی ہی رکہی

اور محمدی ہی ہاری اور محمدی ہی اونہا وہی اور جو کوئی اس لقب سے گہبراوے
بڑا ہی بیجہ ہی لیکن اب جان لو کہ مذہب اوسکو کہتی ہین کہ جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سی اچھی طرح ظاہر نہوا اور ہمین مجتہدون نی قیاس صحیح کو خرچ کیا جسکی
سمجہ مین جسطور آیا وہی اونکا مذہب ہے اور ہمکو اور تمکو کہ طاقت قیاس کرنیکی
نہین ایسی مسائل مین ضرور ہوا کہ اونکی پیروی کرین اور چونکہ اون بزرگون
نی ایسی مسائل کو حضرت محمد صلعم کی کلام مبارک سی نکالا ہی اسواسطی اونکی
پیروی کرنیوالا بہی محمدی ہی ہوتا ہی **قولہم** ابوحنیفہ رض کو قیاس کرنی پر اگر بروز
قیامت کی دن پرسش ہوگی تو کیا جواب دینگی **جواب** اگر پرسش ہوگی
تو وہی جواب حضرت معاذ رض دینگی وہی جواب حضرت ابوحنیفہ رض دینگی
مشکوۃ شریف مین ہی عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ
الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان
لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی
سنۃ رسول اللہ صلعم قال اجتہد برائی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ
رواہ الترمذی وابوداود والدارمی اور قیاس کرنا دوسری صحابہ رضی اللہ
عنہم سی بہی منقول ہی فرمایا مولانا اسمعیل شہید مرحوم نی بیچ ایضاح الحق کے
مسئلہ ثانیہ احکام مستنبطہ مجتہدین سابقین خواہ باین وجہ باشد کہ فلان امر
واجب است یا مندوب یا مباح یا مکروہ یا حرام یا باین وجہ باشد کہ فلان امر برای
فلان امر است یا شرط او یا بیت مکمل او یا سبب او یا لازم او یا اثر او یا ثمرہ او یا مانع
او یا عوض او وامثال آن ومراد از امر اعم ہست از آنکہ از جنس عقائد عقلیہ
باشد یا امور قلبیہ یا افعال جوارح از عبادات یا عادات یا از معاملات ہمہ از

١٨

قبیل بستہ حکمیہ است ہرگز در قسمی از اقسام بدعت داخل نیست چہ حکم مذکور
ہنوز قبیل محدثات اصلا نیست چہ جائیکہ از بدعات باشد الخ اور قیاس مجتہدین
قرآن شریف سی بہی ثابت ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ولو ردوہ الی الرسول
واولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم الایۃ **قولہم** ابوحنیفہ رح کی تقلید کرنا
کس آیت اور حدیث سی ثابت ہی **جواب** تقلید خاص حضرت ابوحنیفہ رح کی
کسی آیت اور حدیث سی ثابت نہین مگر فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اتفاق ہی جمہور اہل سنت کا اسپر کہ حضرت ابوحنیفہ رح بہی اہل ذکر مین
ہین اور چونکہ اس ملک مین اکثر مسائل قیاسی انہین کی مذہب کی پائی
جاتی ہین اسواسطی اوسپر عمل کیا جاتا ہی **قولہم** مجتہدون نی اختلاف
کرکی دین کو متفرق کردیا اور اللہ تعالی فرماتا ہی ان الذین فرقوا دینہم وکانوا
شیعا لست منہم فی شئ **جواب** اس آیہ کریمہ مین اختلاف اصول یہود اور
نصاری کا مراد ہی نہ اختلاف فروع اس امت کا بلکہ حدیث شریف مین ہی
اختلاف امتی رحمۃ وکان الاختلاف علی من قبلنا عذابا او قال ہلاکا ؎
کذا فی المیزان الشعرانی صہ۴۵ اور یہہ اختلاف فروع صحابہ کرام رض مین بہی تہا
بلکہ کسی مسئلہ مین حضرت کی سامنی صحابہ مین اختلاف ہوجاتا تہا اور حضرت
صلعم خوش رہتی تہی چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی پہر صحابہ کرام رض
ملکون اور شہرون مین متفرق ہوگئی اور اونسی تابعین نی فیض حاصل کیا
اور اونسی اور مجتہدون نی حاصل کیا پہر جس شہر مین تابعی یا اور مجتہد
پیشوا ہوا اوسیکا مذہب جاری ہوا اور ان حضرات نی جو اختلاف کیا
سو اسواسطی کہ جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی اچہی طرح اونپر منکشف نہوا یا حدیث
نہ ملی ناچاری کو اوسمین قیاس صحیح کو خرچ کیا کسی نی کچہہ سمجہا اور کسی نی کچہہ

پہر ہر مجتہد کو اوسکی اجتہاد پر انشاء اللہ تعالی ثواب ہی ملیگا کذا فی الرسالۃ الانصاف
تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم اور اوسی رسالہ مین ہی قصہ
تحصیب یعنے نزول فرمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ البطح کے وقت کوچ
کے مناسب طرف مکہ کے کہ حضرت ابوہریرہ رض اور ابن عمر رض نی یون سمجہا کہ
یہان اوترنا سنت ہی سنتون حج کیسے اور حضرت ابن عباس رض اور عائشہ رض
نی یون سمجہا کہ یہہ امر اتفاقی تہا اور رمل یعنی اکڑکر چلنا طواف مین اکثر اہل علم
نی یون سمجہا کہ سنت ہی اور حضرت ابن عباس رض نے سمجہا کہ سنت نہین حضرت
نی ایک ضرورت کیواسطی کیا تہا کہ مشرک کہنی لگی تہی کہ حطمتہم حمی یثرب اور حضرت
صلعم کا حج شریف بعضی صحابہ نی سمجہا کہ تمتع تہا اور بعضون نی سمجہا کہ قران تہا
اور بعضون نی سمجہا کہ افراد تہا اور حدیث شریف ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ
علیہ نقل کیا اسکو حضرت ابن عمر رض نی اور حضرت عائشہ رض نی یون فرمایا
کہ ابن عمر رض کو اسمین سہو ہوا کہ میت پر رونیکو سبب عذاب میت کا اور حکم عام
سمجہا بلکہ گذری حضرت صلعم ایک عورت یہودیہ پر کہ اوسکی گہر والی اوسپر روتی تہی
آپ نی فرمایا کہ اوسپر روتی ہین اور وہ اپنی قبر مین عذاب پاتی ہی اور حضرت
کا کہڑا ہونا واسطی جنازہ یہودی کی کسی نی یون سمجہا کہ ملائکہ کی تعظیم کی لیے
ہی اور عام ہی کہ جنازہ مومن کا ہو یا کافر کا اور کسی نی یون سمجہا کہ موت
کی ہول سی ہی اور کسی نی یون سمجہا کہ حضرت یہودی کی جنازہ کیواسطے
کہڑی ہوئی بسبب مکروہ جاننی اسبات کی کہ یہودی نبی صاحب کے سر سی
اونچا ہو اور یہہ کہڑا ہونا خاص ہی کافر کے جنازہ کی لیے اور حضرت نے متعہ
کی اجازت دی سال خیبر مین پہر منع فرمایا پہر اجازت دی سال اوطاس
مین پہر منع فرمایا ف فقیر مولف کہتا ہی کہ حضرت ابن عباس رض نی اسا

قول سی رجوع فرمایا چنانچہ صحیح ترمذی مین ہی روی عن ابن عباس شئی من
آلرخصۃ فی المتعۃ ثم رجع عن قولہ حیث اخبر عن النبی صلعم الخ اور اکثر نی یہہ سمجہا کہ
اجازت تہی اباحت کی اور منع فرمانا منسوخ فرمانا ہی اور منع فرمایا حضرت نی
منہ کرنیسے طرف قبلہ کے بیچ استنجا کی بعضون نے اس حکم کو عام اور غیر منسوخ
سمجہا اور جابر رض نی حضرت کو دیکہا ایک برس پہلی وفات شریف کی کہ رو بقبلہ
بول کرتی تہی اونہون نی پہلی حکم کو منسوخ سمجہا اور ابن عمر رض نے حضرت کو دیکہا
قضاء حاجت کرتی پشت بقبلہ اونہون نی اس امر کے ساتہہ سے قول کو رد
کیا اور بعضون نی دونون روایتون کو جمع کیا حضرت شعبی وغیرہ نی یون سمجہا
کہ منع ایسا امر سے خاص ہے میدان مین اور جب حاطہ مین ہو تو مضایقہ نہین
خواہ رو بقبلہ ہو یا پشت بقبلہ اور بعضون نی یون سمجہا کہ منع حکم عام ہی واجب
۲۱ ہونا شاید خاص ہے واسطے رسول کریم صلعم کے انتہی اور وجوہ اختلاف کی
مفصل دیکہنا چاہو تو رسالہ انصاف اور حجۃ اللہ البالغہ مین دیکہنا چاہیی صفحہ ۱۴۲ سے
صفحہ ۱۴۹ تک اور یہہ بہی جان لینا چاہیی کہ اگر اختلاف مع الایتلاف ؛
ہو اوس سی تفرقہ ہرگز نہین ہوتا تفرقہ جب ہوتا ہی کہ اختلاف ؛ ؛ ؛
مع الاعتساف ہو اور ہر فرقہ اپنی اپنی مذہب پر ایسی اڑین کہ وقت ملنی حدیث
کی کہین یہ حدیث ہماری مذہب کی نہین فلانی مذہب کی ہی ہمکو اسپر عمل نہین
جائز جیسا کہ بعضے کہتے ہین کہ مشکوۃ شریف مین شافعی مذہب کی حدیثین ہین
یا یون اعتقاد رکہین کہ جو کوئی چند مسائل مین حنفی مذہب پر عمل کر چکا اوسکو
دوسری مسائل مین بہی شافعی رض وغیرہ کی قول پر عمل درست نہین اور جو کوئی
چند مسائل مین شافعی کے مذہب پر عمل کر چکا اوسکو کسی مسئلہ مین ابو حنیفہ رض وغیرہ
کی قول پر عمل جائز نہین سو ایسی باتین حضرات مجتہدین نی ہرگز ہرگز نہین فرمائین

اور ان متعصبون کی ایسی حرکات سی حضرات مجتہدین پر اعتراض نہین وارد ہوتا

قولہم حنفی شافعی کہلانا کچہ ضرور نہین بلکہ محمدی کہلانا چاہیے کیونکہ اللہ نے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیا ہی نہ شافعی اور حنفی وغیرہ ہونیکا

جواب بلاشک یہ بات سچ ہی لیکن جو شخص کہ مسائل قیاسی حنفی یا شافعی یا اور مذہب کی عمل مین لاتا ہو اوسکو اگر کوئی پوچہی کہ تم قیاسی مسائل کس مذہب کے استعمال کرتی ہو اوسوقت اوسکی جواب مین اگر کہا جاوی کہ قیاسی مسائل تو فلانی فلانی مذہب پر میرا عمل ہے تو اسمین کیا قباحت ہے اپنا لقب محمدی ٹہرانا ایمان کی بات ہی لیکن حنفیون اور شافعیون وغیرہ کو محمدیت سی باہر نکالنا قباحت ہے کیونکہ یہہ لوگ جو تقلید حضرت ابو حنیفہ رح اور دیگر حضرات مجتہدین کی کرتی ہین محض اسیواسطی کہ یہہ مجتہدین حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بیان کرنیوالے ہین تو سب محمدی ہوئی **قولہم** حافظ ابن حزم رح نے تقلید کو حرام کہا ہی **جواب** حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ تک فما ذہب الیہ ابن حزم حیث قال ان التقلید حرام الخ انما یتم فیمن لہ ضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ وفیمن ظہر علیہ ظہورا بینا ان النبی صلعم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ وفیمن یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقہاء بعینہ ویری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قالہ ہو الصواب البتۃ واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علی خلافہ وفیمن لا یجوز ان یستفتی الحنفی مثلا فقیہا شافعیا وبالعکس لیس محلہ فیمن لا یدین الا بقول النبی صلعم ولا یعتقد حلالا الا ما احلہ اللہ ورسولہ ولا حراما الا ما حرمہ اللہ ورسولہ لکن الخ انتہی مختصرا غایۃ الاختصار **قولہم** سعدی رحمہ اللہ نے کہا ہی

ــــــہ عبادت بتقلید گمراہی است ٭ خنک رہروی را کہ آگاہی است

جواب حضرت سعدی خود مقلد مین امام شافعی رح کی مقلد کی قول کو دلیل لاتی ہو عدم تقلید پر اور سعدی

کی قول کی بہی کچہہ تاویل ہوگی جیسے کہ ابن حزم رہ کے قول کی ہی یا مراد کی
تقلید کسیکی بیچ شناخت اللہ اور رسول کے کیونکہ ایمان تقلیدی بعضون کے
نزدیک معتبر نہین ہے جیسا کہ کہا ہے **ع** تحقیق طلب دین تقلید :: کفر است
بہ نزد اہل توحید :: یا یہہ کہ تحقیق بہر صورت تقلید سے بہتر ہے اور تقلید بہ نسبت
تحقیق کے گمراہی ہے **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رہ نے حدیث کو نقل نہین کیا
جواب عدم نقل سے عدم علم ثابت نہین ہوتا اور بہی بہت مجتہدین نے
حدیث کو نقل نہین کیا **قولہم** حنفی مذہب کی موید اول تو کوئی حدیث ہی
نہین اور جو ہی بہی تو ضعیف ہی **جواب** اگر زیادہ نہین تو موطا امام محمد
اور فتح القدیر شیخ ابن ہمام کی مطالعہ فرمایئے پہر کہنا کہ کوئی حدیث اس مذہب کے
موید ہی یا نہین آور بعضی حدیث اول زمانہ مین قوی ہوتی ہی پہر بعد مدت
۲۳ کے بسبب کثرت راویون کے ضعیف ہو جاتی ہی محدثین اس قاعدہ کو خوب
جانتے ہین چونکہ حضرت ابو حنیفہ کا زمانہ بہ نسبت بہت محدثون کے اول ہی
تو یہہ بہی احتمال ہے کہ بعض حدیث ابو حنیفہ رہ کے نزدیک صحیح ہون اور ون
کے نزدیک بسبب داخل ہونے کسی راوی ضعیف کے سلسلہ حدیث مین ضعیف ہون
بعضی حدیث کسیکے نزدیک ضعیف ہوتی ہی اور کسیکے نزدیک قوی جسکو ::
جیسے راویون سے پہنچی ویسی ہی حدیث ہوئی اور ہم یہہ نہین کہتے ہین کہ
اول سے آخر تک سب اقوال فقہاء حنفیہ کے معتبر ہین بلکہ بہت اقوال بعضی متاخرین
اور متعصبین کے کچے اور بے سند ہین چنانچہ محقق حنفیہ بہی اون اقوال کو ہرگز
نہین مانتے اور اسطرحکے اقوال ہر مذہب مین ہوتی ہین **قولہم** حضرت ابو حنیفہ
کی تصنیف کوئی کتاب نہین **جواب** حضرت ابو حنیفہ رہ کے اقوال جو
اونکے شاگرد امام محمد رہ نے اونسے سنکر کتابون مین لکہی تو سند پائی گئی چنانچہ

صحابہ رض کی تصنیف بہی کوئی کتاب موجود نہین ہے لیکن اقوال اون حضرات کتابونمین مندرج ہین **قولہ** اب ابو حنیفہ رح کہان ہین کہ اونسے مسئلے پوچہین ہمکو تو عالمون ہی پوچہ لینا کفایت کرتا ہے **جواب** یہ بات ٹہیک ہے لیکن علما ہی جو بعضے مسئلہ قرآن وحدیث سے دریافت نہین کر سکتے اونمین کتب فقہ سی دریافت کرکے تقلید حضرت ابو حنیفہ رح یا اور کسی مجتہد کی کرنے ہین **مسئلہ** ایسے تمام مسائل مین ایک ہی مجتہد کی تقلید لازم ہے یا یہہ بہی جائز ہے کہ ایک مسئلہ مین ایک مجتہد کی اور دوسرے مسئلہ مین دوسری مجتہد کی **جواب** دونون طرح جائز ہے۔ ہل یقلد غیرہ فی غیر المختار نعم لما علم من استفتائہم مرۃ واحدا وآخر غیرہ کذا فی مسلم الثبوت والتحریر للشیخ ابن الہمام وغیرہما واللہ اعلم بالصواب **حاشیہ** اور تیسیر شرح تحریر مین ہی وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولا فی شیء فی غیرہ ای غیر ذلک الشیء کان یعمل اولا بقول ابی حنیفۃ وثانیا فی آخر بقول مجتہد آخر المختار کما ذکر الآمدی وابن الحاجب نعم للقطع بالاستقرار التام بانہم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ وہلم جرا کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع وتکرر ولم ینکر انتہی اور تیسیر شرح تحریر مین ہے وہل یقلد غیرہ ای غیر من قلدہ اولا فی حکم ای غیر الحکم الذی عمل بہ اولا المختار فی الجواب نعم یقلد غیرہ فی غیرہ تقدیر الکلام المختار جواز التقلید لغیرہ فی غیرہ للقطع بالاستقرار بانہم ای المستفتین فی کل عصر من زمن الصحابۃ کانوا یستفتون مرۃ واحدا من المجتہدین ومرۃ غیرہ ای غیر المجتہد المذکور حال کونہم غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع ذلک من غیر نکیر انتہی اور مسلم مین ہی ولو التزم مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفۃ وغیرہ فہل یلزمہ الاستمرار علیہ فقیل نعم لان الالتزام لا یخلو عن اعتقاد حقیتہ فیہ وقیل لا اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالے ولم یوجب علی احد ان یتمذہب

بمذہب رجل من الائمۃ الخ اور تقریر شرح تحریر مین ہی اولا واجب الا ما اوجبہ
اللہ تعالےٰ ورسولہ ولم یوجب اللہ ورسولہ علی احد من الناس ان یتمذہب
بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی دینہ فی کل ما یاتی ویذر دون غیرہ وتمذا
لیس بمذہب حتے یجب الوفاء الخ کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالیٰ

ف بعضے صاحب کہتی ہین کہ اس مقام مین واجب سے مراد فرض ہی اور
ہم جو تقلید مذہب معین کو واجب کہتے ہین وہ واجب اصطلاحی فقہا ہی سو
اسکا جواب ہی کہ حکم واجب کا مانند حکم فرض کے ہے یعنی اوسکے عمل کرنی پر
ثواب اور ترک کرنی پر عذاب لیکن فرض کا منکر کافر اور واجب کا منکر فاسق
ہی جیسا کہ نقل کیا مصنف مدار الحق نی خلاصہ سی صفحہ ۱۰۳ مین پس کس دلیل
شرعی سی یہہ حکم نکالا کہ تقلید مذہب معین واجب اور تارک اوسکا مستحق عذاب
الہی کا ہی اور عبارات کتب اصول سی کہ بیان ہو چکین اور انشاء اللہ تعالےٰ
ہونگی کسیطرح اسکا وجوب ثابت نہین ہوتا بلکہ تقلید غیر معین ثابت ہوتی ہی اور
جبکہ اہل اصول نی عدم وجوب تقلید معین کو باتفاق عمل صحابہؓ اور تابعین ثابت
کیا تو پہر کون شخص ہے کہ اتفاق ان حضرات کو ترک واجب قرار دی اور مختصر
الحصول مین ہی بل یقلد المقلد العامل بمذہب فی حکم غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع
بان المستفتین من عصر الصحابۃؓ ولم جرا کانوا یستفتون مرۃ واحدا واخری
غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا وشاع ذلک ولم ینکر فکان اجماعا علی ان التزام
مذہب معین غیر لازم انتہی وقال الشرنبلالی فی العقد الفرید مختصل ما ذکرناہ انہ
لیس علے الانسان التزام مذہب معین انتہی وہکذا فی رد المختار انتہی کذا فی الفتوی
المذکور اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین ہی منقول حضرت ابو المعانی سندھی
رحمۃ اللہ علیہ سی جنکا انتقال ۱۰۵۴ ہجری مین ہوا وجوب تقلید مجتہد معین لا یجب علیہ

لا من جہتہ الشرعیۃ ولا من جہہ العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الہمام من الحنفیۃ فی
فتح القدیر و فی کتابہ مسلے تحریر الاصول ولعدم وجوبہ صرح الشیخ ابن الحاجب
عبد السلام فی مختصرہ منتہی الاصول من المالکیۃ والمحقق عضد الدین من
الشافعیۃ وذکر ابن امیر الحاج فی التحبیر شرح التحریر ان القرون الماضیۃ من
العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم او مفت تقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا
یفتی فی شیء من الاحکام الا بقولہ انتہی ما فی الطوالع اور فرمایا حضرت بحر العلوم
نے شرح مسلم میں علم یوجب علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ
تشریع جدید اور فرمایا امام نووی نے روضہ میں الذی یقتضیہ الدلیل انہ لا یلزم
التمذہب بمذہب بل یستفتی من شاء ولکن من غیر تلقط الرخص ولعل من منعہم
ثق لعدم تلقط انتہی اور تحبیر ابن امیر الحاج حنفی میں ہے لا یلزم احدا ان
یتمذہب بمذہب احد من الائمۃ بحیث یاخذ باقوالہ کلہا ویدع اقوال غیرہ کما قد
مناہ اور فرمایا امام ابو شامہ نے بیچ خطبہ کتاب امول کے ینبغی لمن اشتغل بالفقہ
ان لا یقتصر علے مذہب امام ولیعتقد فی کل مسئلۃ صحۃ ما کان اقرب الی الادلۃ
من الکتاب والسنۃ المحکمۃ انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی
اور آخر کتاب مختتم الوصول میں مرقوم ہے قال الفقراء فی انعقد الاجماع علی
اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ ان من استفتی
ابابکر وعمر رضہ فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ رضہ ومعاذ ابن جبل رض وغیرہما فمن ادعی رفع
ہذین الاجماعین فعلیہ بیان اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل
النسخ باجماع آخر انتہی من عینہ اور رسالہ تقلید میں معدن سے منقول ہے اجماع
الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ یکفر جاحدہ الخ ف یعنی
صاحب کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضہ مجتہد نہ تھے سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت

ابو ہریرہ رض بیشک فقیہ مجتہد مفتی حافظ حدیث اور خواص صحابہ سی تھی اوتہا
اونکا فتوی معتمد خیر القرون مین شرح مسلم مین ہی فان ابا ہریرۃ فقیہ مجتہد لا
شک فی فقاہتہ فان کان یفتی من النبی صلعم ولقد کان ہو یعارض قول ابن
عباس مع فتواہ کما روی فی الخبر الصحیح انہ خالف عن ابن عباس فی عدۃ الحامل
المتوفی عنہا حیث حکم ابن عباس بابعد الاجلین و حکم ہو بوضع الحمل کان سلمان
یستفتی عنہ اور زمان سابق مین جو مجتہد ہوتا تہا فتیا نچہ حجۃ البالغہ مین ہے
وکان لا یتولی القضاء والافتاء الا المجتہد اور مین پوچھتا ہون معترض صاحب سے
کہ کیا حضرت معاذ بھی مجتہد نتھے اور فتاوی عالمگیری مین ہی وفی نوادر داود
ابن رشید رض عن محمد رح فی رجل لیس بفقیہ ابتلی بنازلۃ فی امرأۃ فسال عنہا
فقیہا فافتاہ بامر من تحریم او تحلیل فعزم علیہ وامضاہ ثم افتاہ ذلک الفقیہ
بعینہ او غیرہ من الفقہاء فی امرأۃ اخری لہ فی تلک النازلۃ بخلاف ذلک
واخذ بہ وعزم علیہ وسعہ الامران جمیعا ولو کان ہذا الرجل سال بعض الفقہاء
عن نازلۃ فافتاہ بحلال او حرام فلم یعزم علی ذلک فی زوجتہ حتی سال فقیہا
اخر فافتاہ بخلاف ما افتاہ الاول فامضاہ علی زوجتہ و ترک فتوی الاول
وسعہ ذلک ولو کان امضی قول الاول فی زوجتہ وعزم علیہ فیما بینہ وبین امرأۃ
ثم افتاہ فقیہ اخر بخلاف ذلک لا یسعہ ان یدع ما عزم علیہ ویاخذ بفتوی
اخر قال محمد وہذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف وقولنا انتہی من عینہ
ف بعضے صاحب نوادر کی روایت کو قبول نہین کرتی سو اسکا جواب یہ ہے
کہ نوادر کی وہی روایت نامقبول ہے جو خلاف ظاہر الروایت کی ہو نہ وہ
روایت کہ موافق اصول شرعی کے اور کتب مشہورہ مین منقول ور دوسرے
روایت کی مطابق ہو اور رسالہ تنویر الحق مطبوعہ دفعہ اول مین اس عبارت کے

مے اور عمل کا قصد کیا اوسی پر اپنی اور اپنی بیوی کے درمیان پھر فتوا دیا دوسرے فقیہ نے اوسی پہلی فقیہ کے خلاف نہین جائز اوسکو

یون تاویل کی کہ وسع الامران سے مراد ہے نفاذ اوس حکم کا اور نفاذ حکم سے جواز لازم نہین آتا اور دوسرے فقیہ سے مراد ہی مجتہد فی المذہب نہ مجتہد مستقل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اس عبارت سے نفاذ حکم ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ لفظ امران کا اشارہ ہی طرف تحلیل اور تحریم کی اور نفاذ حکم سائل کے معنی بحث مین ہرگز نہین اور فقیہ آخر سے مجتہد فی المذہب کے خاص کرنی کی سند کسی کتاب معتبر سے چاہیے بلکہ حضرت شیخ عبد الحق رہ شرح سفر السعادت مین یون لکھتے ہین واین طریقہ متاخران ہست وشک نیست کہ این طریقہ مضبوط تر ومحکم تر ہست وگویند طریقہ پیشینیان برخلاف این بود ایشان تعیین مذہب اتباع مجتہد واحد را از واجبات نمیداشتند مجتہد از اہل باجتہاد خود بود وسبیل عوام رجوع بایشان بی آنکہ التزام متابعت احدی کنند وانکار بر دیگری نمایند حتے در رسائل نوشتہ اند کہ اگر مردی را در مادہ واقعہ افتاد وحکم انرا از مفتی پرسید بجانبی از حل وحرمت حکم کرد وبحکم وی عمل نمود ووقت دیگر بازنی دیگر ہمان واقعہ رو نمود وبہ مفتی دیگر کہ نہ بمذہب مفتی اول ہست رجوع آورد ووی برخلاف فتوی اول حکم کرد اگر باین زن دیگر معاملہ بحکم این مفتی دیگر کند جائز باشد ہرچند واقعہ یکے ہست آن زن مثلا بحکم مذہب اول حلال بود واین بحکم مذہب ثانی حرام ولیکن در یک مادہ درست نبود این بجہت فرقی دیگر ہست کہ یک شخص محل حرمت وحلت نتواند بود انتہی ملخصا اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی کتاب تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین یون فرمایا وہذا کلہ دلیل علی انہ یجوز الرجوع من فقیہ الی فقیہ وان یکون الشخص حنفی المذہب فی المسئلۃ وشافعی المذہب اوغیرہ فی اخری انتہی کذا فی المعارف **ف** اگر کوئی کہے کہ حضرت شیخ نی اس مقام مین طریقہ متاخرین لکھی

تقلید مذہب معین کو ترجیح دی ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ حضرت شیخ نے تقلید
معین کو مضبوط تر اور محکم تر لکہا ہے اس سے وجوب نہین نکلتا اور حضرت
شیخ رح محض مقلد ہین اور منصب ونکا محض نقل کر دینا طریقہ متقدمین اور
متاخرین کا ہے نہ محاکمہ اور اجتہاد اور سلف صالح کے طریقہ سے کسکا طریقہ
محکم تر اور مضبوط تر ہوگا اور حضرت شیخ کی ترجیح برخلاف طریقہ سلف صالح
کی کسطرح قبول ہو اور حضرت شیخ خود ازراہ انصاف کے درباب تقلید غیر معین
فرما چکے وہذا القول اقرب الی الانصاف چنانچہ آگے بیان ہوتا ہی انشاء اللہ
تعالے بلکہ سفر السعادت اور عالمگیریہ کی عبارت سے رجوع تقلید سی بعد العمل بھی
جائز معلوم ہوا چنانچہ یہی ہی قول حضرت ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور
وجوب تقلید مذہب معین پر سب متاخرین کا بہی اتفاق نہین ہی بلکہ محققان
متاخرین بہی تقلید غیر معین کو جائز رکہتے ہین چنانچہ عقد الجید مین ہی ودہب
الاکثرون الی جوازہ منہم الامدی وابن الحاجب وابن الہمام والنووی واتباعہ
کابن حجر والرملی وجماعات من الحنابلۃ والمالکیۃ ممن یقتضی ذکر اسمائہم الے
التطویل وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعۃ من المتاخرین
واستخرجوہ من کلام اوائلہم الخ سو اسین بہی مخالفت بعض متاخرین کی
معتبر نہین ہے چنانچہ ہدایہ مین ہی وفیما اجتمع علیہ الجمہور لا یعتبر مخالفۃ البعض وذلک
خلاف لیس باختلاف والمعتبر الاختلاف فی الصدر الاول اور حجۃ اللہ البالغہ مین
صفحہ ۱۵۴ ادہ قال لم یزل الناس یسئلون من اتفق من العلماء من غیر تقلید لمذہب
ولا انکار علی احد من السائلین الے ان ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین
فان احدہم یتبع امامہ مع بعد مذہبہ عن الادلۃ مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل
وہذا نای عن الحق وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب وقال الامام

29

ابو شامۃ ینبغی لمن اشتغل بالفقہ ان لا یقتصر علی مذہب امام الخ اور ایسا ہی شرح تحریر تصنیف سید بادشاہ سے نقل کیا افتی الشیخ المتفق علی علمہ وصلاحہ العلامۃ عز الدین ابن عبد السلام فی فتاواہ لا یتعین علی العامی اذا قلد اماما فی مسئلۃ ان یقلدہ فی سائر مسائل الخلاف لان الناس من لدن الصحابۃ الی ان ظہرت المذاہب یسئلون فیما یسنح لہم العلماء المختلفین من غیر نکیر انتہی مختصراً اور اوسیمین ہے منقول تحریر ابن ہمام سے وہل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع بانہم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا الخ اور اوسکی شرح مین سید بادشاہ نے لکھا ہے ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ الخ اور کہا ابن حاجب نے بیچ مختصر الاصول کے وفی حکم آخر المختار جوازہ اور کہا قاضی عضد الدین نے اوسکی شرح مین واما فی حکم مسئلۃ اخری فہل یجوز لہ ان یقلد غیرہ المختار جوازہ لنا القطع بوقوعہ فی زمن الصحابۃ رضی اللہ عنہم فان الناس فی کل عصر یستفتون المفتین کیف ما اتفق ولا یلزمون سوال مفت وقد شاع وتکرر ولم ینکر الخ اور اوسیمین ہی مسلم الثبوت سی وہل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم الی ان قال ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ الخ اور شرح مسلم سے المختار نعم ان شاء لما علم من استفتائہم مرۃ اماما واحدا ومرۃ اخری اماما غیرہ من غیر نکیر من احد فصار اجماعا وتواترا وہذا البحث لا مجال للممارات فیہ الی ان قال اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی ورسولہ ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ الخ اور مغتنم الحصول سے ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب امام بعینہ الی ان قال بل لا یصح للعامی مذہب ولو تمذہب بہ لان المذہب انما یکون لمن لہ نوع نظر واستدلال ومعرفۃ بالاقوال ائمۃ احکام

واما من لم یتاہل لذلک وقال انا حنفی او شافعی کان لغواً کقولہ انا فقیہ او نحوی
الخ اور عقد الجید میں ہے بہیچ حق عالم صاحب نظر کے کہ مذہب اختیار کرنا جسکو
پہنچتا ہے بسبب حصول غلبہ ظن فضلیت ایک امام کے اذا آراد و ہذا المتجر ان
یعمل فی مسئلۃ بخلاف مذہب امامہ مقلدا فیہا لامام آخر ہل یجوز لہ ذلک اختلفوا
فیہ فمنعہ الغزالی وشرذمۃ وہو قول ضعیف عند الجمہور لان مبناہ علی ان الانسان
یجب علیہ ان یاخذ بالدلیل فاذا فات ذلک بجہلہ بالدلیل اقمنا اعتقاد فضلیۃ
امامہ مقام الدلیل فلا یجوز لہ ان یخالف الدلیل الشرعی ورد بان اعتقاد فضلیۃ
الامام علی سائر الائمۃ مطلقا غیر لازم سے فی صحت التقلید اجماعاً لان الصحابۃ و
التابعین کانوا یعتقدون ان خیر ہذہ الامۃ ابوبکر ثم عمر رض وکانوا یقلدون فی
کثیر من المسائل غیرہما بخلاف قولہما ولم ینکر علی ذلک احد فکان اجماعاً علی ما
قلناہ وذہب الاکثرون الی جوازہ وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب
الاربعۃ من المتاخرین انتہی مختصراً اور ایضاح الحق تصنیف مولانا محمد اسمعیل شہید
مرحوم میں ہے وتقلید شخصے معین از مجتہدین ومشائخ در ارکان دین نہ بلکہ
ہمینقدر کافی است کہ وقتی کہ حاجتے پیش آید از کسی از ایشان استفسار کردہ
شود الی ان قال وعنوان وشعار خود محمدیت خالصہ وتسنن قدیم باید داشت
نہ تمذہب بمذہب خاص وانسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب وطرق را مثل
دکاکین عطاران باید شمرد الخ اور تنویر العینین میں ہے وقد غلی الناس فی التقلید
وتعصبوا فی التزام تقلید شخص معین حتی منعوا الاجتہاد فی مسئلۃ ومنعوا تقلید غیر
امامہ فی بعض المسائل الخ اور معیار الحق میں نقل کیا تحصیل التعرف فی معرفۃ
الفقہ والتصوف تصنیف شیخ عبد الحق رح سے فکان طریق المتقدمین انہم لا یرون
التزام مذہب معین الی ان قال وہذا القول قریب الی الانصاف والعدل انتہی مختصر

اور حجة الله البالغہ میں ہے صفحہ ۱۴۹ منقول بحر الرائق سے امکان عامیاً
لیس له مذہب معین فمذہبه فتوی مفتیه کما صرحوا به فان افتی حنفی اعاد العصر
والمغرب وان افتاه شافعی فلا یعیدها معتبرة برأیه وان لم یستفت احداً
وصادف الصحة علی مذہب مجتهد اجزاه ولا اعادة علیه اور صراط مستقیم
مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم میں ہے تمهید ۳ در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج
در تمام اہل اسلام است بہتر و خوب است لیکن علم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منحصر
در یک شخص از مجتہدین ندارند بلکه علم نبوی منتشر در آفاق گردیده بموجب
مقتضای وقت بہر کس رسیده و بعد از انکه کتب مصنف شده جمعیت آن
علوم ظاہر گشته الخ اور حجة الله البالغہ میں ہے صفحہ ۱۵۹ ایک علم
ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذہب واحد
بعینه الخ اقول وبعد القرنین حدث فیهم شیء من التخریج غیر ان اہل المائة
الرابعة لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب واحد والتفقه له والحکایة
لقوله کما یظہر من التتبع بل کان فیهم العلماء والعامة وکان من خبر العامة
انهم کانوا فی المسائل الاجماعیة التی لا اختلاف فیها بین المسلمین او جمهور المجتهدین
لا یقلدون الا صاحب الشرع وکانوا یتعلمون صفة الوضوء والغسل والصلوة
والزکوة ونحو ذلک من آبائهم او معلمی بلدانهم فیمشون حسب ذلک واذا وقعت
لهم واقعة استفتوا فیها ای مفت وجدوا من غیر تعیین مذہب کان من خبر الخاصة
انه کان اہل الحدیث منهم یشتغلون بالحدیث الخ فان لم یجد فی المسئلة ما یطمئن
قلبه لتعارض النقل وعدم وضوح الترجیح ونحو ذلک رجع الی کلام من مضی من
الفقهاء فان وجد قولین اختار اوثقهما سواء کان من اہل المدینة او من
اہل الکوفة وکان اہل التخریج منهم یخرجون فیما لا یجدونه مصرحاً ویجتهدون

۳۲

فی المذہب وکانوا ہو لاء ینسبون الی مذہب صحابہ فیقال فلان شافعی فلان حنفی وکان صاحب الحدیث ایضاً قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لایتولی القضاء ولا الافتاء الا المجتہد ولا یسمی الفقیہ الا المجتہد ثم من بعد ہذہ القرون کان ناس اخرون ذہبوا یمینا وشمالا وحدث فیہم امور منہا الجدال والخلاف فی علم الفقہ الخ ومنہا انہم اطمئنوا بالتقلید ودب التقلید فی صدورہم دبیب النمل وہم لایشعرون وکان سبب ذلک تزاحم الفقہاء وتجادلہم فیما بینہم الخ وایضاً جہل رؤس الناس واستفتاء الناس من لا علم لہ بالحدیث ولا بطریق التخریج کما تری ذلک ظاہرا فی اکثر المتاخرین وقد نبہ علیہ ابن الہمام وغیرہ وفی ذلک الوقت یسمی غیر المجتہد فقیہا ومنہا ان اقبل اکثرہم علی التعمقات فی کل فن الخ انتہی مختصراً اور میزان حضرت عبدالوہاب شعرانی میں ہے مطبوعہ دہلی صفحہ ۲ و ۴ فلیس لمقلدیہم بین قولہم باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم وبین اعتقادہم ذلک بالجنان الخ ایضاً صفحہ ۵ فمن قوی منہم من حیث ایمانہ وجسمہ خوطب بالعزیمۃ والتشدید الوارد فی الشریعۃ تصریحا او المستنبط منہا فی مذہب ذلک المکلف او غیرہ ومن ضعف منہم من حیث مرتبۃ ایمانہ او ضعف جسمہ خوطب بالرخصۃ والتخفیف الوارد کذالک فی الشریعۃ صریحا او المستنبط منہا فی مذہب ذلک المکلف او مذہب غیرہ الخ ایضا صفحہ ۱۴ وکان الامام ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی یقول ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین لایری صحۃ خلافہ بل المنقول عنہم تقریرہم الناس علی العمل بفتوی بعضہم بعضاً لانہم کلہم علی ہدی من ربہم وکان یقول ایضاً لم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احدا

من الامة بالتزام مذہب معین لاری خلافہ و ما تاک الا لان کل مجتہد مصیب
انتہے وتقل القرافی الاجماع من الصحابة رض علی من استفتی ابا بکر و عمر رض وقلدہما
فلہ بعد ذلک ان یستفتی غیرہما من الصحابة رض ولیعمل بہ من غیر نکیر واجمع العلما
علے من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلما بغیر حجر ومن ادعی رفع ہذین
الاجماعین فعلیہ الدلیل انتہے والامام الاتاتی من الائمة المالکیة یقول یجوز تقلید
کل من اہل المذاہب فی النوازل الخ ایضاً صفحہ ۴۸ وفی الحدیث اختلاف
امتی رحمة وکان الاختلاف علی من قبلنا عذاب او قال ہلاکا انتہی ومعنی
رحمة ای توسعة علے الامة ایضاً صفحہ ۴۷ فالعاقل من اقبل علے العمل باقوال
جمیع الائمة بانشراح صدر لانہا کلہا لا تخرج عن مرتبتی المیزان تخفیف و
تشدید اور حجة اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۱۶۵ وسئل الامام الخجندی عن رجل
شافعی المذہب ترک صلوة سنة او سنتین ثم انتقل الی مذہب ابیحنیفة کیف
یجب علیہ القضاء القضی اما علے مذہب الشافعی او علے مذہب ابیحنیفة فقال
علے ای المذہبین قضی بعد ان یعتقد جوازہا **ف** واجب ہونی تقلید معین
ایک مذہب پر کوئی دلیل شرعی قایم نہین ہی لیکن بعضی صاحب جو اوسکی
وجوہ بیان کرتی ہین بعضی اونمین سے یہان نقل ہوتی ہین ازانجملہ **قولہم**
اجماع است شرقاً و غرباً تقلید مذہب معین پر سو اسکا **جواب** یہی کہ اسکو
اجماع نہین کہتے بلکہ عمل در آمد ہی اور رواج ہے اکثر ملک اور شہر و مکان اور
اس عمل درآمد اور رواج سے واجب ہونا نہین نکلتا اور کوئی کام رواج
پاجانی سے واجب نہین ہوجاتا چنانچہ ہر قوم اور ہر شہر اور ہر ملک مین
بیاہ شادی مین کسیکے رسمین کپڑی لباس مین جدا جدا رواج ہوتا ہے بلکہ
اکثر مرد اور عورتون کو رواج و رسم کا چھوڑنا نفس پر نہایت ناگوار ہوتا ہی

یہان کلام دلیل شرعی مین ہی نہ رواج مین اجماع کی تعریف یہ ہی کہ وہو
اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی امر نقل کیا اوسکو رسالہ
تنقید مین عضدی سے اور معیار مین تنقیح سے نقل کیا الرکن الثالث الاجماع
وہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر علی حکم شرعی اور
فرمایا مولانا عبد العزیز ملتانی نے اپنی کتاب یاقوت مین الاجماع ہو اتفاق
المجتہدین فی عصر علی حکم الجواب ثابت کرنا چاہیے کہ یہ اجماع کس زمانہ مین ہوا اور
اگر فرضاً اس امر کو اجماع ہی مقرر کیا جاے تو اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
ہو چکا ہی اوپر عدم وجوب تقلید معین کے جیسا کہ کتب اصول سے بیان
ہو چکا سو اجماع خیر القرون کو کوئی اجماع منسوخ نہین کرسکتا چنانچہ نقل کیا
صاحب تنقید نے عضدی سے الاجماع لا ینسخ ولا ینسخ بہ اور اوسمین ہی منقول
معدن سے اما اجماع الصحابۃ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ والسنۃ المتواترۃ
فیکفر جاحدہ ثم اجماع المتاخرین علی احد اقوال السلف بمنزلۃ الصحیح من الاحاد
اور مغتنم الاصول مین ہی اقول وانت تعلم ان اجماع الصحابۃ لا یحتمل النسخ
باجماع آخر **قولہم** اگر تقلید جائز نہوتی تو صدہا اولیا اللہ اور بزرگان
دین کہ مقلد تھی گمراہ ہوی **جواب** جو کوئی کہتا ہی کہ تقلید جائز نہین
وہ گمراہ ہی دعوی یہہ ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب نہین سو یہہ امر
عمل صحابہ اور تابعین سے ثابت ہو چکا اور تقلید ایک مذہب معین کے اگر
واجب ہوتی تو صحابہ اور تابعین تارک واجب ہوتی **قولہم** بڑی بڑی
اولیا اللہ مثل حضرت جنید اور حضرت غوث الاعظم اور بہاؤ الدین
نقشبند اور حضرت نظام الدین اولیا اور حضرت بابا فرید اور حضرت
قطب الدین بختیار اور حضرت معین الدین اور حضرت شاہ مدار اور حضرت

حاجی مخدوم چراغ ہند اور حضرت سلطان اشرف وغیرہ ساری لوگون نے
خاص ہون یا عام بموجب حکم اللہ عزوجل ورمحمد صلعم کے اسی چارون مذہب
سی ایک ہی مذہب اختیار کیا اور ہمنی جب سی ہوش سنبھالا اپنی ملک کے
ساری عالم اور مفتی اور مرشد درویش اور خواص وعوام لوگون کو حنفی مذہب
پہ یا یا دوسری مذہب کا لاگ یہان نہ دیکھا اور چارون مذہب حق ہین
اور چارون مذہب کی چار مصلے مکہ معظمہ مین ہین انتہی مختصرا کذافی
الرسالۃ اطمینان القلوب **جواب** اس بات سی واجب ہونا تقلید
ایک مذہب کا نہین ثابت ہوتا بعضے صاحب ایک مذہب کی تقلید کرتی
ہین لیکن اس تعیین کو واجب نہین جانتی اور یہہ سب حضرات خود
مقلد تھی مقلد کا قول فعل تقلید کی باب مین سند نہین ہوسکتا دلیلین
شرعی چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور سب کے بعد قیاس صحیح ۳۶
مجتہد کا کہ مستنبط ہوتا ہی ان تینون سی کوئی دلیل لائق ہو تو ان چارو
دلیلون سی لاو اور اعتقاد واجب ہونی تقلید معین مذہب واحد کا ہیہ
تو دلیل چاہیی کتاب اور سنت اور اجماع سی چنانچہ شرح مسلم مین ہے
ثم القیاس مظنون الافادۃ ولا یحصل بہ الیقین عند الجمہور فلا یثبت بہ العقاید
اور ہم کہتے ہین کہ حضرت حسنین اور حضرت عباس اور حضرت سلمان فارسی
اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاذ اور حضرت ابوذر اور حضرت جابر
اور حضرت انس اور حضرت سعد ابن معاذ اور حضرت سعد ابن عبادہ اور
حضرت اسید ابن حضیر اور حضرت خالد اور حضرت عکرمہ اور حضرت عمار
اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت عمران ابن حصین اور حضرت
کعب ابن مالک رضی اللہ عنہم اور سوای انکی بہت صحابہ کرام کہ سب

اولیاسی اشرف مین اونہون نی ایک مذہب معین اختیار نہین کیا بلکہ
صحابہ کرامؓ مین بہی دو طرح کی آدمی تہی خواص اور عوام سو عوام جو مسئلہ
تہی خواص سے پوچہہ لیتی بدون قید اور تعیین شخص معین کی اور اگر
کہو کہ اوسوقتمین مذہب کب تہی سو اوسکا جواب یہ ہی کہ جو مسئلہ قرآن اور
حدیث سی ظاہر ہوا اوسمین قیاس صحیح کرکے اوسکو نکالنا اسکو مذہب
کہتے ہین سو یہہ بات صحابہ کرامؓ مین موجود تہی اور اگر اونکی زمانہ مین
مذہب اور تقلید نہوتی تو مذہب اور تقلید بدعت ٹہرتا اور یہہ جو تمنی
کہا کہ ان اولیا اللہ نی موجب حکم اللہ اور محمد صلعم کے ایک ہی مذہب
اختیار کیا یہان اللہ کی حکم سی اگر حکم ایجادی مراد ہی تو تمہاری مطلب کو
مفید نہین کیونکہ جو کچہہ بہلا برا ایمان کفر ہی تو سب اسی حکم سی پیدا ہوا ہی
اور سب کا خالق اور موجد اللہ ہی اور اگر حکم ایجابی مراد ہی تو بتلاؤ کہ ۳۷
کونسی آیت یا حدیث ہی جسمین سی واجب ہونا مذہب معین کا نکلتا ہی
اگر ثابت کروگی تو ہمکو قبول حق مین انکار نہین اور تمہاری ہوش سنبہالنی
کے زمانہ کی سند نہین ہوسکتی سند صحابہ کبارؓ کے زمانہ کی ہی اور اس زمانہ
کی کسی عالم اور قاضی اور مفتی اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کا
فعل حجت نہین ہوسکتا حجت شرعی جو ہین سو بیان ہوچکین اور ہمنے
جب سی ہوش سنبہالا تحقیقاً یہی دریافت کیا کہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی
زمانہ مین کہ بموجب حدیث کی سب زمانون سی بہتر ہین کسی مفتی اور قاضی
اور درویش اور مرشد اور خواص اور عوام کو مقید اور واجب سمجہنی والا
ایک مذہب معین کا نہ پایا اور تمنی چارون مذہب کو برحق کہا زبان سی
لیکن بموجب عمل کے ایک کو حق اور تین کو ناحق ٹہرا رکہا ہی اور ہم کہتی ہین

کہ یہہ چارون مذہب اور سوای انکی اور صدہا مذہب کہ جنکے مسائل اب
نہایت کمیاب مین سب برحق ہین اور احتمال خطا کا ہر مذہب کے اقوال مین
ہوتا ہی اور چارون مصلونکا ہونا کہ معظمہ مین کچھہ دلیل شرعی نہین ہی
بادشاہون کے زمانہ مین لوگون نی بموجب چار مذہب مشہورہ کی چار
مصلے بنا دیی ہر کسیکا قول فعل حجت نہین ہوسکتا اور لکہا ہی حضرت
مولانا شاہ عبدالعزیز رح نی تفسیر عزیزی مین ماتحت اس آیۃ کریمہ کی وما اللہ
بغافل عما تعملون یعنے ونیست خدای تعالی غافل ازانچہ میکنید ازہر جہت
کہ استقبال قبلہ نمائید نماز شما عند اللہ صحیح ہست وثواب ازجناب او برای
موعود ومحتمل ہست کہ این جملہ برای تخویف وتہدید باشد یعنی وخدای تعالی را
بیخبر نیست ازانچہ در زمان آیندہ عمل خواہید کرد وازراہ بدعت یک یک جہت
ازجہات کعبہ تقسیم خواہید نمود ودر ترجیح وتفضیل جہت مختارہ خود ہر کس تنجح
خواہد آورد مثلاً حنفیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد وامام ایشان جانب ٣٨
شمال کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی است
زیراکہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشدند وشافعیہ جہت غرب را اختیار
خواہند کرد وامام ایشان در شرق کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند
گفت کہ ما استقبال باب کعبہ می نمائیم وقبلہ ما قبلہ منصوصہ است کہ واتخذوا
من مقام ابراہیم مصلی وعلی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات
خود ہمین قسم نکات خواہند آورد ولیکن اینہمہ نکات شعریہ است ونزد
اہل دین قابل التفات نیست الخ صفحہ ۳ مطبوعہ مطبع محمدیہ **قولہم**
حضرت سید احمد صاحب نے حنفی مذہب کا فخر کیا اور فرمایا کہ حنفی مذہب
اللہ کی یہان ایسا مقبول ہی کہ حنفی لوگون سی بڑی بڑی خدمتین لیتا ہی کہ

مثلاً غلبہ اسلام کہ بادشاہ بخارا اور سندھ اور توران اور روم حنفی مذہب ہے اور
خدمت حرمین شریفین حنفی بادشاہ کی ذمہ پر ہی **جواب** حنفی مذہب کے
اچھی ہونےمین کلام نہین لیکن اس غلبہ اور خدمت حرمین شریفین کے
ہونیسی اور مذہبونکا باطل اور مرجوح ہونا اور تقلید معین کا واجب ہونا
ثابت نہین ہوتا غلبہ اور ترجیح مسئلہ کی موقوف ہی مطابق ہونی پر ساتہہ
کتاب اور سنت کی اور ہم بہی فخر کرتی ہین ساتہہ اپنی پیشواؤن کی واساتہہ
امام ابحنیفہ رح کی اس وجہ سی کہ جس وجہ سی حضرت سید صاحب نے فخر کیا
اور حضرت امام شافعی کی ساتہہ اس وجہ سی کہ وہ مکی مطلبی ہین اور تمام اہل
عرب کہ ہمسایہ بیت اللہ اور بیت الرسول کی ہین اونہین کی مذہب کی
مسائل اجتہادی پر عامل ہین اور حضرت امام احمد کی ساتہہ اسوجہ سے
۳۹
کہ اونکو مسائل قیاسی اجتہادی مین ظاہر نص کی بہت رعایت ہی اور
حضرت امام مالک کے ساتہہ اسوجہ سی کہ وہ خاص حضرت رسول صلعم کی شہر
کے رہنی والے ہین اور سوای انکی اور ایمہ مجتہدین اہل سنت کی ساتہہ
کہ جنہون نی مسائل دینی آیات قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سی نکالے
اور مثل معتزلیون اور شیعیون اور خارجیون وغیرہ بدمذہبون کی اپنی رائے
اور ہوای نفس کے تابع نہین ہوئی اور نصوص کو قیاس پر مقدم کیا
اور ہم فخر کرتی ہین ساتہہ حضرت امام بخاری اور امام مسلم وغیرہ محدثین
کی جنہون نی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت
حفاظت سی محفوظ رکہی اور قوی کو ضعیف سی جدا کیا اور ہم فخر کرتی
ہین حضرت ابو الحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی وغیرہ پیشوایان
علم عقاید کی ساتہہ اور حضرت حسن اور جنید اور محمد غزالی اور حضرت

سید عبد القادر جیلانی رح وغیرہم پیشوایان علم تصوف کی ساتھ کہ جنہون نے
علم سلوک اور اخلاق کی مسائل مطابق کتاب اور سنت کی بیان فرمائی
اور ہم فخر کرتی ہین سب حافظان اور قاریان قرآن مجید کی ساتھ کہ
جنہون نی اللہ جلشانہ کی کلام پاک اور اوسکی صحت الفاظ کی محافظت
کرکے اللہ تعالی کی نائب اور مصداق اس آیت کی ہوی وانا لہ لحافظون
اور ہم فخر کرتی ہین سب اولیا راللہ کی ساتھ کہ اس مذہب اہل سنت و
جماعت نی ساتھ اونکی تقوی اور طہارت کی فروغ پایا بلکہ سب سے زیادہ
فخر کرتی ہین ساتھ خلفاء راشدین اور صحابہ اور تابعین رضی کے کہ جنکا قول
و فعل سب کو سند ہی اور ہم اور یہہ سب حضرات مذکورین فخر کرتی ہین ساتھ
اس بات کی کہ امت مین ہوی حضرت رسول کریم صلعم کی کہ سید الانبیا اور
ختم المرسلین اور اول شفیع یوم الدین اور اشرف مخلوق رب العالمین ہین
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **قولہم** اگر مذہب معین ہو تو خوف
ہی تلفیق مین پڑنی کا اور تلفیق بالاتفاق باطل ہی **جواب** صحابہ کرام
اگر تلفیق کو جائز رکھتے ہتی تو اب بہی جائز ہی اور اگر باطل جانتی ہتی تو
تو اس امر کو اول ثابت کرو پہر جہان تلفیق لازم آتی ہو اوس امر سی
احتراز کرنا چاہیی کیونکہ تلفیق ہر مقام مین لازم نہین آتی اور تلفیق کی
جائز اور باطل ہونیمین متاخرین کو بہی اختلاف ہی طحطاوی مین ہے
منہ وان الحکم الملفق باطل بالاجماع اور اوسی مین ہی قولہ باطل با
لاجماع لعلہ لم یعتبر القول بجوازہ اور اوسی مین ہی لان لا یلزم تلفیق وہو
باطل خلافا لابن ہمام افادہ ابو السعود اور معیار مین نقل کیا قول صاحب
بحر کا رسالہ بیع الوقف لا علی وجہ الاستدلال سی وما وقع فی اخر التحریر

من منع التلفيق فانما عزاه الى بعض المتاخرين وليس هذا المذهب انتهى آور
قول ملا فروخ حنفی مکی کا قول سدیدیہ مین قد استفاض عند فضلاء العصر منع
التلفيق فی التقليد وذلك بان يعمل مثلا فی بعض اعمال الطهارة والصلوة
او احدهما بمذهب امام وفی البعض بمذهب امام آخر ولم اجد علی امتناع
ذلك برهانا بل قد اشار الی عدم منعه المحقق ابن الهمام وانه لم يدر ما منع
منه ونقل منع التلفيق من بعض المتاخرين الخ **قولهم** مسلم مین ہی ولو حكم
بخلاف اجتهاده كان باطلا اتفاقا الخ پہر جب کہ مجتہد کو اپنی مذہب کی
خلاف پر عمل جائز نہوا تو اونکی مقلد کو بہی نچاہیے **جواب** مقلد کو مجتہد
پر قیاس کرنا نچاہیے اور اوسکے بعد مسلم مین مذکور ہی ولا يجوز له التقليد
مع اجتهاده اجماعا یہان یہہ نہین کہا لا يجوز له التقليد مع تقليده اور مقتنم
الاصول مین مختصر سی نقل کیا ولو حكم المقلد بخلاف اجتهاد امامه جری علی جواز
التقليد غيره كذا فی المعيار **قولهم** اگر تقلید مذہب معین کی نہو تو خوف ہی کہ عوام
لوگ ہر مذہب کی رخصتین یعنی آسان مسئلے جو نفس کے موافق ہون اختیار
کرلین اور یہ امر ممنوع ہی بالاجماع **جواب** آسان مسئلے ہر مذہب مین
ہوتی ہین مقید مذہب معین کا بہی اپنی مذہب سی آسان مسئلے اختیار کر
ہی اور آسان مسئلے کسی نیت فاسد سی اختیار کرنا برا ہی اور واسطی سہولت
یا بجا آوری دین کی ہو تو کیا حرج ہی اور فرضا اگر آسان مسئلونکا اختیار کرنا
برا ہی ہو تو یہہ لازم نہین کہ جو کوئی تقلید معین نکرے وہ ضرور آسان
مسئلہ اختیار کرلیگا اور حضرت امام عبد الوہاب شعرانی قوی کی واسطی آسان
مسئلون سی منع کرتی ہین اور ضعیف کیواسطے آسان مسئلون پر عمل کرنا پسند
کرتی ہین خواہ کسی مذہب کی ہون جیسا کہ بیان ہوچکا آور میزان الشعرانی

ہی صفحہ ۸۱ مطبوعہ دہلی ولذلک صح لک القول بان اللہ تعالے لم یکلف عبادہ بما فیہ مشقۃ ابداً بل دعا صلی اللہ علیہ وسلم علی من شق علی امتہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم من ولی من امور امتی شیأ فرفق بہم فارفق اللہم بہ ومن شق علی امتی فاشقق اللہم علیہ الخ اور صفحہ ۱۵ مین لکن اہل المذاہب اذا عملوا بالرخصۃ یعملون بہا وعندہم منہا خطرٌ وضیق فی نفوسہم لعدم معرفتہم توجیہہا وموافقتہا للکتاب والسنۃ بخلاف صاحب ہذہ المیزان فانہ یعمل بہا مع انشراح القلب لمعرفۃ توجیہہا وموافقتہا للکتاب والسنۃ الخ اور لکہا جناب مولوی بشیر الدین صاحب نے بیچ فتوی اپنی کی کہ تتبع الرخص یعنی آسان مسئلون پر عمل کرنیمین اگر مقصود نقض قضای قاضی ہو تو جائز نہین اور اگر مقصود اوس سی سہولت اور تخفیف ہو تو جائز ہی چنانچہ تصریح اوسکی کی ہی امام قرافی نی اور اسیکی طرف مائل ہی کلام شیخ تقی الدین اور شیخ عز الدین عبد السلام کا اور تحریر ابن ہمام مین ہی ویتخرج منہ جواز اتباع رخص المذاہب ولا یمنع منہ مانع شرعی الخ اور نقل کیا سید بادشاہ نی شرح تحریر مین مدخل سے قول عمر بن عبد العزیز کا ما یسرنی ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لم یختلفوا لانہم لو لم یختلفوا لم تکن رخصۃ الخ اور جامع صغیر سی عن عمر مرفوعاً افضل امتی الذین یعملون بالرخصۃ اور اوسی مین ہی وما نقل عن ابن عبد البر لا یجوز للعامی تتبع الرخص اجماعاً فلا نسلم صحۃ النقل منہ ولو سلم فلا نسلم دعوی الاجماع الخ اور کہا بحر العلوم نی شرح مسلم مین اذ فی تفسیق تتبع الرخص عن الامام احمد روایتان فلا اجماع ولعل روایۃ التفسیق انما ہو فیما اذا قصد التلہی فقط لا غیر انتہی اور اوسی مین ہی لکن لا بد ان لا یکون اتباعہ للرخص للتلہی کما حنفی بالشطرنج علی رای الشافعی قصداً الی اللہو وکشافعی شرب المثلث

للتلہی یہ وہذا حرام بالاجماع لان التلہی حرام بالنص القاطعۃ فافہم انتہی
ہکذا فی المعیار اور عقد الجید میں ہی منقول قنیہ سی ثم ینبغی للمفتی ان یفتی
الناس بما ہو اسہل علیہم کذا ذکرہ البزدوی فی شرح الجامع الصغیر ینبغی للمفتی
ان یاخذ بالایسر فی حق غیرہ خصوصا فی حق الضعفاء لقولہ علیہ الصلوہ والسلام
لابی موسی الاشعری و معاذ حین بعثہما الی الیمن یسرا ولا تعسرا اور فرمایا
مولانا قطب الدین خان صاحب مدظلہ نی بیچ کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ
شریف کی باب الاعتصام مین **ف** حضرت نی ایک چیز کی یعنی روزہ مین
اپنی بی بی کا بوسہ لیا یا سفر مین روزہ افطار کیا یہ رخصت کی بات ہی
اور معنی اخیر حدیث کی یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈر نی کی عمل رخصت
پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین
بڑی بڑی حکمتین ہین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفع شکست
نفس کی اسی لیی حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی رخصتون پر یعنی آسانیون پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل
کیا جاوی عزیمتون پر یعنی اولی چیزون پر انتہی ما فی مظاہر حق **ف**
رخصت پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ وہ رخصت برخلاف ادلہ اربعہ شرعیہ کے
نہو اور اوس عمل مین کسی کی حق تلفی لازم نہ آوی اور دن رات ہر وقت
ہر مسئلہ مین رخصتون ہی پر عمل کرنا اپنا شیوہ نکری **قولہم** یہ زمانہ فساد کا
اس زمانہ مین یہی مصلحت ہے کہ تقلید معین مذہب حنفی کی ہو **جواب** کیا
مصلحت ہوگی زیادہ اس سے کہ اللہ تعالی سیرت صحابہ ہمکو نصیب کرے
مشکوۃ شریف کی باب الاعتصام مین ہی وعن ابن مسعودؓ قال من کان
مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا یومن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا
اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ واقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثارہم
وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم اور فساد کے
زمانہ مین تو بہت ہی ضروری عمل کرنا اون امور پر کہ مطابق سنت کے ہون
حدیث شریف مین آیا ہی من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مأۃ شہید
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ
وایاکم ومحدثات الامور الحدیث اور حدیث مین آیا ہی وتفترق امتی علی
ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ
قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی اور فرمایا اللہ تعالی نے والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم اور ہماری بے مصلحتی کے نوبت یہان تک پہنچی کہ
امر مصلحتے امر تشریعی بن گیا اور حضرت امام شافعی وغیرہ کی مذہب پر عمل
کرنیکو لوگ ایسا برا جاننے لگے جیسے معتزلی اور خارجی کو واللہ کہ یہ بات
تجربہ کو پہنچی ہے اور بعضون کی نوبت کفر تک پہنچی ایکدفعہ تیرہٹہ مین اللہ
شخص معہ ایک مجمع کے جھگڑتی ہوی میری پاس آئی ایک کہتا تہا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام اعظم سے پہلے ہوئی ہین اور
دوسرا کہتا تہا کہ حضرت امام اعظم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی
ہوئی ہین چونکہ مدار فیصلہ کا اس فقیر کی زبان پر تہا جب حق الامر بتلایا
گیا قبول کیا اور ایسا ہی قول ایک اور شخص کا سنا گیا کہ پوچھتا تہا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ہوئی یا حضرت امام اعظم رح اور تعصب یہانتک
بڑہ گیا کہ خاص مکہ معظمہ مین دیکھا گیا کہ ہزارہا لوگ حنفی مذہب ترک وغیرہ

بیٹھی رہتی ہین جماعت مین نہین ملتی منتظر جماعت حنفی کی رہتی ہین یہ تو حال
ہی عوام کا اور بعضی خواص نے اپنی تصنیفات مین لکھہ دیا کہ حنفی اگر شافعی
ہوجاوی تعزیر دیا جاوی اور شافعی حنفی ہوجاوی تو خلعت پاوی اور
کسینے لکھا کہ شافعی مذہب کے بیٹی لی لین اپنی اوسکو ندین اور سطرح کی بہت
واہیات لکھے ہین اللہ تعالیٰ تعصب سے بچاوی اور جو لوگ کہ خلاف طریقہ
سلف صالح کے کسی امر کو مصلحت قرار دیتی ہین انہیں کی حق مین حضرت
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی احیاء العلوم مین بیچ شناخت علماء
آخرت کی فلا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فان الناس رأوا آراء فیما ہم فیہ لمیل طباعہم الیہ ولم تسمح
نفوسہم بالاعتراف بان ذلک یحرمان عن الجنۃ الی ان قال ان رجلا اصبح
فی ہذہ الدنیا بین مترف یدعوہ الی دنیاہ وصاحب ہوا یدعوہ الی ہواہ
قد عصمہ اللہ منہما یحبی الی السلف الصالح یسأل عن افعالہم ویقتص آثارہم متعرض
لاجر عظیم فکذلک فکونوا انتہی مختصرا یعنے تو مصلحت یہی ہی کہ ہر جگہ روایات
معتبرہ ہر مذہب کو رواج دیا جاوی لیکن چونکہ تقلید معین مذہب واحد کے
اور تقلید غیر معین دونو جائز ہین تو اسمین گنجایش ہے کہ جیسا موقع حال
آدمیونکا اور وقت اور مکان کا ہو بموجب اوسکی عمل کیجیے اور مفسدہ سے
بہت بچنا چاہیے اور علما کو مصلحت اور تالیف قلوب اور موقع کی بہت ہی
رعایت چاہیے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الایہ اور وعظ
اور ترغیب مین امور عظیمہ کا بیان مقدم رکھنا چاہیے اور یہ بھی لحاظ ضرور ہے
کہ مداہنت نہو جاوی اور سنت نبوی نہ مٹ جاوی اور جس مسئلہ کا ذکر آجاوے
تو نرمی اور شائستگی سے صاف صاف رست رست بیان کر دینا چاہیے اور

تقلید کی باب مین عوام الناس کو زیادہ نہین اتنا تو حسب مناسب ضرور
سمجھا دینا چاہیی کہ حضرات ائمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عالم کامل
ہین اور اونکی مذہب جدی جدی دین نہین ہین بلکہ اسی دین مین
داخل ہین جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر نہوا اوسمین مجتہد نی قیاس
کیا جو اوسکی سمجھہ مین آیا وہی اوسکا مذہب ہوا یا جسنے جو حدیث حضرت کے
بروایت معتبر پائی اوسپر عمل کیا وہی اوسکا مذہب ہوا اور اسیواسطے
ان مذہبون مین اختلاف ہوا کہ کسیکی سمجھہ مین کچھہ آیا اور کسیکی کچھہ اور
امام مجتہد اہل سنت باوجود اختلاف کی سب ہدایت پر ہین کہ مسائل
قیاسی سب کے سنت سی نکالی گئی ہین اور ان سب کا قول مقبول اور
معمول ہے کسی ایک خاص کی تقلید واجب نہین اور سوای حنفی مذہب کے
اور کسی مذہب کی کتاب یہان ہی نہین اسواسطی اکثر مسائل مین حنفی ۴۶
مذہب پر عمل ہی اور جو مسئلہ قرآن اور حدیث سی ظاہر نہین ہوتا اوسمین ہم
لوگون کو ان بزرگون کی تقلید ضروری ہی اور امام مجتہد بہت ہوئی ہین
لیکن مشہور اور محفوظ ان چارون کی مذہب رہی ہین اور اس مصلحت
کی باب مین کچھہ اور بہی مذکور ہوگا بیچ آخر تائید جواب مسئلہ کے انشاء اللہ
تعالی **قولہم** نہونی تقلید مذہب معین مین انتشار امور دین کا ہی اور تقلید
معین موجب انتظام امور دین کا ہی **جواب** صحابہ کرام کی زمانہ مین کہ سب زمانون
سی بہتر ہے تقلید غیر معین ہتی اگر اسمین انتشار امور دین ہوتا اس سے
منع فرماتی اور اوس زمانہ سی بہتر انتظام دین کا کب ہوگا **قولہم** کیمیای
سعادت مین ہی کہ اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ جو کوئی برخلاف اجتہاد
امام اپنی کی عمل کری گنہگار رہے اور ایسا ہی ہی احیاء العلوم مین اور ایسا ہی

ہی قول حضرت ابو البرکات اور بعض دوسری علما کا جواب حضرت مصنف کیمیای سعادت کا قول عام نہین بلکہ خاص وس شخص کے حق مین ہے جسکے نزدیک ایک مجتہد کا افضل ہونا اور مجتہدون پر ثابت ہو چنانچہ فرمایا اوسی مقام مین وچون ظن او این باشد کہ مثلاً شافعی فاضل تر ست او را در مخالفت وی ہیچ عذر نباشد جز مجرد شہوت انتہی سوا اس فضلیت کے ثابت ہونیکو دلیل کی سمجھ چاہیے عوام لوگ دلیل کو کیا جانین اور فرمایا احیاء العلوم مین ولا اتی الذی ادی اجتہاده فی التقلید الی شخص راه افضل العلماء لمن له ان یاخذ بمذہب غیره الخ اور یہ قول ہی حضرت امام غزالی اور ابو البرکات رح وغیره کا مخالف ہی جمہور کی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہ ہی جان لینا چاہیے کہ واجب جاننا تقلید معین مذہب واحد کا اور اس قول کا جواب عقد الجید سی ہی بیان ہو چکا اذا اراد بذا المتبحر الخ پہر یہ قول حضرت امام کا کہ اتفاق ہی علما کا اسپر الخ کہان ثابت ہوا اور حضرت امام احیاء العلوم مین خود فرماتی ہین بیچ بیان علامات علمای آخرت کے ومنہا ان یکون شدید التوقی من محدثات الامور فلا یغرنک اطباق الخلق علی ما احدث بعد الصحابة ولیکن حریصاً علی التفتیش من احوال الصحابة وسیرہم واعمالہم الی ان قال واعلم تحقیقاً ان اعلم اہل الزمان واقربہم الی الحق اشبہہم بالصحابة واعرفہم بطریق السلف فمنہم اخذ الدین ولذلک قال علی رض خیرنا اتبعنا لہذا الدین لما قیل لہ خالفت فلاناً فلا ینبغی ان یکترث بمخالفة اہل العصر فی موافقة اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور رد المحتار مین ہی منقول فتاوی ابن حجر فقیہ سی والاصح انہ یتخیر ای شاء ولو مفضولاً وان اعتقد ذلک الخ اور معتنم الوصول مین ہی بیچ بحث تقلید کی تقلید المفضول مع وجود الافضل

فی العلم جائز عند الاکثر وعلیہ الحنفیۃ والمالکیۃ واکثر الشافعیۃ واحمد فی روایۃ وممنوع عند کثیر وعلیہ ابن شریح والقفال المروزی وابن السمعانی واحمد فی روایۃ وفی التحریر ہذا الدلیل متوقف علی انہ کان افتاء المفضول جلے خلاف الکل واثبات ہذا لیس بالسہل انتہی مختصرا **قولہم** جب کہ تمنی ایک مسئلہ ایک مذہب کا پسند کیا اور دوسری کا ناپسند کیا تو تم ہی مجتہد ہوے

جواب جب کہ تمنی تمام ایک مذہب کو واسطے تقلید کی پسند کیا اور دوسری ناپسند کیا تو تم بڑی ہی مجتہد ہوئی کہ ہزارہا مسئلوں کو پسند اور ہزارہا کو ناپسند کیا اور حق تو یہ ہے کہ عوام الناس کو پسند اور ناپسند کی کیا سمجھ ہی مفتی سی مسئلہ پوچھا عمل کر لیا قال ابن امیر الحاج رایت المحقق ابن الہمام صرح بما یویدہ حیث قال فی شرح الہدایۃ ان اخذ العامی بما یقع فی قلبہ انہ صواب اولی وعلی ہذا اذا استفتے المجتہدین فاختلفا علیہ الاولی ان یاخذ بما یمیل الیہ قلبہ منہما وعندی انہ لو اخذ بقول الذی لا یمیل الیہ جاز لان میلہ وعدمہ سواء والواجب علیہ تقلید مجتہد وقد فعل انتہی کذا فی المعیار نقل من رد المحتار قال الطحطاوی ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الاخر الذی لم یقلدہ لان تقلید واحد منہم انما یسوغ بقدر ضرورۃ التقلید وہی کون المقلد لیس من اہل النظر فی الادلۃ لاستنباط الاحکام الظنیۃ فیقلدہ فی العمل و ایسا ہی فرمایا ملا فروخ کی سفینہ بیچ قول سعید کی اور ملا علی قاری نی بیچ شرح عین العلم کی بیچ تخلیہ قول نسفی کی اور مغتنم میں ہی بیچ فصل تعارض کی ان یکلم تمام الدلیلین فیجب التحری کیف لا وقد ورد استفت قلبک انتہی اور عقد الجید میں ہی فکان وظیفتہ ان یسال فقیہا ما حکم رسول اللہ فی مسئلہ کذا وکذا فاذا اخبر تبعہ الخ یعنی بعلم کا یہ وظیفہ ہی کہ عالم سی پوچھے کہ رسول اللہ

صلعم فلانی مسئلہ مین کیا حکم فرمایا ہی جب عالم حکم کری اوسکا اتباع کرو
قولہم اللہ تعالی فرماتا ہی یوم ندعوا کل اناس بامامہم اس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ امام ایک ہی چاہیے جسکی تقلید خاص کیجاوی اور قیامت کہ اوسی کی ساتھ پکارا جاوی **جواب** اس آیت سی واجب ہونا تقلید معین ایک مجتہد کا ہرگز نہین معلوم ہوتا بلکہ امام کا لفظ کئی معنون کا احتمال رکھتا ہی اور اسکی معنی تفسیر موضح القران مین یون لکہی ہین جسدن ہم بولاوینگے ہر فرقہ کو ساتھ اوسکے سردار کے اور تفسیر جلالین مین یون ہی بامامہم نبیہم فیقال یا امت فلان او بکتاب اعمالہم یا صاحب الخیر یا صاحب الشر اور تفسیر بیضاوی مین یون ہی بامامہم بمن ائتموا بہ من نبی او مقدم فی الدین او کتاب او دین وقیل بکتاب اعمالہم التی قدموہا فیقال یا صاحب کتاب کذا ای تنقطع علقۃ الانساب وتبقی نسبۃ الاعمال وقیل بالقوی الحاملۃ لہم علی عقایدہم وافعالہم وقیل بامہاتہم جمع ام کخف وخفاف والحکمۃ فی ذلک اجلال عیسی علیہ السلام واظہار شرف الحسن والحسین علیہم السلام وان لا تفتضح اولاد الزنا **قولہم** علماء حرمین شریفین کا فتوی ہی وجوب تقلید معین پر اور حدیث شریف مین آیا ہی ان الدین یارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا الحدیث رواہ الترمذی وان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا متفق **جواب** ساری علماء حرمین شریفین کا فتوی اس امر پر نہین ہے بلکہ محقق علمای وجوب کی قایل نہین اور زمانہ صحابہ اور تابعین مین کہ خیر القرون ہین علماء حرمین شریفین قایل وجوب تقلید معین کی نہتی چنانچہ کتب اصول سے بیان ہوچکا اور فرمایا حضرت محمد غزالی رح نی احیاء العلوم ولا ینبغی ان یکترث بمخالفۃ اہل العصر فی موافقۃ اہل عصر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الخ اور مصنف مدارک الحق نے ترمذی سے نقل کیا کہ روایت حضرت
عمر رضی سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوصیکم باصحابی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب انتہی اور علماء حرمین شریفین
کہ اللہ تعالے ان کی قدر و منزلت زیادہ کرے انہیں دین کی کتابوں سے
سند پکڑتے ہیں جنکی روایات صحیح بیان ہو چکیں اور تحقیق مسائل کے
خاص علمای حرمین شریفین پر موقوف نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو حنیفہ اور
ابو یوسف اور محمد اور احمد ابن حنبل رضی اور سوای انکے اور بہت مجتہد مستقل
اور مجتہد فی المذہب صاحب تاجم کے ہیں سب مکی اور مدنی نہیں ہیں چنانچہ بہت
علمای حرمین شریفین خود ان حضرات کی مقلد ہیں اگر یہی ہوتا کہ سوای علمای
حرمین شریفین کی کسیکا قول قابل اعتماد کی نہیں تو ان حضرات کی مذہب
سب باطل ہوتے حق تو یہی کہ سند مسئلہ کی کتاب اور سنت اور کتب معتبر
فقہ اور اصول سے چاہیے خواہ کہیں کا عالم بیان فرماوے مکی ہو یا مدنی یا
کوفی ہو یا بخاری یا بغدادی یا فارسی یا ہندی یا اور کوئی حضرت ابو ہریرہ رضی
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلعم نے لو کان الدین عند الثریا
لذہب بہ رجل من ابناء فارس رواہ مسلم کذا فی مدارک الحق اور بخاری کی حدیث
شریف یوں ہے لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس انتہی کذا فی
السویر اور معجم کبیر میں ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لا ینالہ العرب لنالہ رجال
من فارس انتہی کذا فی رسالۃ فضائل ابی حنیفۃ رح اور حدیث لتارزان المدینۃ
کی معنی یہ نہیں ہیں کہ سوای حجاز اور مدینہ کی کہیں دین اور ایمان اور تحقیق
مسائل کا باقی نرہیگا کیونکہ اللہ کی فضل سے یہہ امور ہر ملک میں موجود ہیں
بلکہ اس حدیث شریف کی معنی مولانا قطب الدین خانصاحب نے مظاہر الحق میں

باب الاعتصام کی فصل اوّل مین یون لکہی ہین ف مشابہت دی حضرت
نی لوگون کی بہاگنی کی مخالفون کی آفات سی اور ثابت رہنی اونکی ایمان
پر سایہتہ سانپ کی اسلیئے کہ سانپ بہ نسبت اور جانورون کی بہت بہاگتا
ہی اور بہت سمٹ کر بل مین جاتا ہی اور مشکل سے نکالا جاتا ہی اور یہ خبر
دی ہی حضرت نی ابتدای ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگی
پس سمٹیا وینگی مدینہ مین انتہی صفحہ ۱۴۲ اور عینی حنفی نی بخاری کی شرح مین
یون لکہا قلت ہذا انما کان فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء
الراشدین الی انقضاء القرون الثلثۃ وہی ثلثون سنۃ واما بعد فقد تغیرت
الاحوال وکثر البدع خصوصًا فی زماننا علی مالا یخفی اور ایسا ہی کہا ہی داؤدی
نی شرح صحیح بخاری مین اور عثمان ابن ابراہیم نی غایۃ التوضیح للجامع الصحیح
مین کذا فی الفتوی لمولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی اور بعضون نی حدیث
۵۱ کی معنی یون کئی ہین کہ مدینہ منورہ کا قصد وہی لوگ کرینگے جو ایمان اور محبت
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کذا فی عینی اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین بعد نقل قول قرطبی کے کہ امام مالک کے نزدیک مدینہ والون
کا علم حجت ہی اور مدینہ والی بدعات سے سلامت ہین کہا فہذا ان سلم اختص
بزمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والخلفاء الراشدین اما بعد ظہور الفتن وانتشار
الصحابۃ الی البلاد فلاسیما فی اواخر المائۃ الثانیۃ وہلم جرًا فہو الشاہد بخلاف
ذلک انتہی **قولہم** مکہ معظمہ کے لوگ ایک شخص معین کی تقلید کرتی ہین اور
قرآن شریف مین مکہ معظمہ کو امانت والا اور امن والا شہر فرمایا ہی تو وہان کے
لوگ دینی مسئلہ مین کبہی خیانت نکرینگے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت
حدیث اور قرآن سی ثابت اور قطعی ہے اور ہم لوگو نکو اونکی موافقت مین خیر ہی

اوراونکی برائی جو بیان کریگا تو ظنی یا وہمی ہوگی اور انکل کی بات یقین کو
دفع نہین کرسکتے کذا فی رسالۃ اطمینان القلوب **جواب** صحابہ کرام اہل مکہ
اور مدینہ کہ بموجب حدیث شریف کی سب سے بہتر ہین ایک شخص معین کی تقلید
نہین کرتی تہی جیسا کہ بیان ہوچکا اور اونکی موافقت مین بڑی ہی خیر ہی
اور اب بہی ساری اہل مکہ ایک شخص معین کی تقلید نہین کرتی اور تقلید معین
ایک شخص کی کرنا باعتقاد جواز بہی ہوتا ہی اس سے وجوب نہین ثابت ہوتا
اور اس آیت کی حل بلکہ جلالین مین یون ہی وہذا البلد الامین مکہ لامن الناس
فیہا جاہلیۃ واسلاما اور تفسیر عباسی مین یون ہی الامین مکہ من ان یہاج فیہا علی
من دخل فیہ اور بیضاوی مین یون ہی الامین ای الامن مکہ من امن الرجل
امانۃ فہو امین اور اوسکے حاشیہ پر کشاف سی یون نقل کیا وعلی ہذا امانتہ ان
یحفظ من دخل کما یحفظ الامین ما یؤتمن علیہ او المامون فیہ یامن فیہ من دخلہ
والمراد بہ مکۃ انتہی اور حرمین شریفین کی فضیلت مین جس مردود کو شک ہے
وہ منافق ہے لیکن یہ امر قطعی نہین کہ وہان کی سب لوگ عصیان او خطا سے
معصوم ہین اور یہان مسئلہ کی خیانت کا کیا ذکر ہی بلکہ بعضی وقت حضرات مجتہدین
کو بہی کہ خیانت اونکا شیوہ نہین ہے مسئلہ دینی مین خطا ہوجاتی ہی اور مسئلہ
کا غلط ہونا خیانت پر موقوف نہین بلکہ خطا سی بہی ہوجاتا ہی اور سبکو اونکی
موافقت مین ضرور خیر ہی کیونکہ حق سبحانہ وتعالی نی حرمین شریفین کے رہنی
والونکو بہت کمالات عنایت فرمائی ہین اول تو وہ لوگ ہمسایہ اللہ اور
رسول کے ہین اور اونکو مسجد الحرام مین ایک نماز پر لاکہہ نماز کا ثواب ہوتا ہی
اور یہ دونون حرم مبارک محل نزول وحی ہین اور جناب سید المرسلین صلعم
وہین تولد ہوئی اور وہان ہی حضرت کا وطن رہا اور اب تک حضرت اونہین

۵۲

لوگونمین موجود ہین اور بیشمار صحابہؓ اور تابعینؒ کی قبور متبرکہ وہان ہین اور جو
دولت کہ اونکو کبھی کبھی نصیب ہو جیسی حج اور عمرہ اور طواف اور قرب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک نماز پر لاکھ یا پچاس ہزار نماز کا ثواب وغیرہ
اونکو ہمیشہ میسر ہے لیکن خیر ہی موافقت اون اعمال مین کہ موافق سنت کے
ہون اور جو کہ بعضے کام خلاف سنت اور شریعت کی وہان کی بعضے لوگون سے
بمقتضای بشریت کی صادر ہوتی ہین ایسی کامون مین اونکی موافقت مین
ہرگز خیر نہین حاصل کلام یہ کہ خیر اونمین ہی کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم اور
اونکی صحابہؓ کی حضلت ہی اور اونہین کا قول وفعل قابل سند پکڑنیکی ہی
سو اون حضرات مین تقلید شخص معین مروج نتہی **قولہم** تقلید مذہب معین ملنا
آدمی تکلیف شرعی سی بری لذمہ ہو سکتا ہی کیونکہ تقلید معین سب کے نزدیک
جائز ہی اور تقلید غیر معین مین اختلاف ہی اور خلاف سے بچنا بہر صورت بہتر ہی **جواب** بری لذمہ
جب ہو سکتا ہی کہ تقلید مذہب معین کی واجب ہونیکا اعتقاد نکری اور جب
واجب جانا تو اختلاف سی کہان بچا بلکہ مخالف ہوا خیر القرون کی اور
یہ اختلاف نہین بلکہ خلاف ہی کیونکہ سب متقدمین کا مذہب ہی نہ واجب ہونا
تقلید معین کا اور متاخرین مین اختلاف ہی **قولہم** تقلید غیر معین سے جائز
ہوتی اور ہونیمین اختلاف ہی اور جس امر مین حلت اور حرمت جمع ہو
یعنی اوسکی حلال اور حرام ہونیمین اختلاف ہو تو احتیاطاً ترجیح حرمت کو
ہی **جواب** یہ ترجیح اوسمقام ہی جہان دونون طرف مین برابری ہو
اور جب کہ دلیل کی روسی حلت غالب ہو تو حرمت کو ترجیح نہین ہو سکتی
یون تو بعضون کی نزدیک رفع سبابہ بھی حرام ہی اور طریقہ سلف صالح کو
حرام کہنا بڑی جرأت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی ولاتقولوا لما تصف السنتکم الکذب

ہذا حلال وہذا حرام **قولہم** اللہ تعالی فرماتا ہی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اہل ذکر سے مراد حکم عام نہیں بلکہ ایک شخص معین مراد ہی کذا فی التنویر
جواب صاحب تنویر کے قول کا حاصل مخالف ہی قول شیخ ابن ہمام
اور ابن حاجب ور ابن امیر الحاج اور آمدی اور حسن شرنبلالی اور محقق عضد
الدین اور بحر العلوم اور قرافی اور امام ابن عبد البر اور شاہ ولی اللہ اور
حبیب اللہ قندہاری اور مولانا اسمعیل شہید اور ابو المعالی سندہی اور امام
ابو شامہ اور نووی اور محب اللہ بہاری اور ابن نجیم اور سید بادشاہ اور قاضی
ثناء اللہ رح وغیرہم علمای اصول وفقہ اور سب متقدمین کی اور مخالف ہی
طریقہ صحابہ رض اور تابعین رح کیونکہ اس آیۃ کی معنی جیسے کہ صاحب تنویر نے لکھی
ہین ان حضرات مین سی کسیکا یہ مذہب نہین ہی جیسا کہ بیان ہوچکا سو مخالف
طریقہ سلف صالح اور علمای اصول کی قول صاحب تنویر کا کسطرح قبول کیا ٥٤
جاوی اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ الحدیث اور فرمایا اتبعوا
السواد الاعظم اور فرمایا ما انا علیہ واصحابی اور اصول مین ہی اجماع الصحابی
لا یحتمل النسخ باجماع آخر وانہ بمنزلۃ آیۃ من کتاب اللہ جیسا کہ بیان ہوچکا منقول
معدن وغیرہ سی اور شرح شیخ ابن حاجب مین ہی کہ حکم اس آیۃ کا عام ہے
اور مقید کرنا نص کا گویا منسوخ کرنا ہی اوسکا اور حضرت شیخ عبد الحق شرح
سفر السعادت مین لکہتی ہین وحجت این طایفہ اینست کہ ہمہ متمسک بکتاب
وسنت اند ومقتدایان دین اند دیگر تعیین وتخصیص را چہ وجہ باشد ولفظ
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون واشارہ حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم نیز ہمین است یعنی چیزی کہ شما ندانید از اہل علم بپرسید واز ایشان

بیاموزید وفرمود اصحاب من مثل ستارگانند وہمہ راہ نمایانند علمای دیگر را
درحکم ایشان دانند واین مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر نماید وبفہم
زود تر درآید **قولہم** فرمایا شیخ عبدالحق رح نی بیچ شرح سفر السعادت کی لیکن
قرارداد علما ومصلحت دیدایشان درآخر زمان تعیین وتخصیص مذہب است
وضبط وربط کار دین ودنیا ہمدرین صورت بود الی ان قال وہو المختار وفیہ
الخیر **جواب** قول حضرت شیخ کا کہ مقلد محض ہین برخلاف قول سب متقدمین
اور اکثر متاخرین کی کسطور قبول ہو سکی اور حضرت شیخ خود اوسی کتاب مین
درباب تقلید غیر معین فرماتی ہین واین مذہب بظاہر بانصاف نزدیک
نماید اور تحصیل التعرف مین یون فرماتی ہین وہذا القول اقرب الی الانصاف
چنانچہ مذکور ہوچکا اور یہ جو حضرت شیخ نی فرمایا لکن قرارداد علما ومصلحت
دید ایشان درآخر زمان الخ سو یہ بہی ثابت نہین کیونکہ سب متاخرین وجوب
تقلید معین کے قایل نہین ہین چنانچہ بیان ہوچکا اور یہ جو فرمایا وہو المختار
وفیہ الخیر سو اسکا جواب یہ ہی کہ مختار وہی ہی کہ احمد مختار صلعم کی صحابکا
مختار ہی اور خیر اوسیمین ہی جو کہ خیر القرون مین معمول تہا اور ضبط اور ربط امور
دین کا جو کہ .... زمانہ صحابہ اور تابعین مین تہا پہر نہین ہوا اور جسپر اونکا
اتفاق ہی اوسیمین ضبط اور ربط ہی اگرچہ کسیکی سمجہہ مین نہ آوی **قولہم**
ہماری مولویصاحب مکہ معظمہ کا فتوی لائی ہین وجوب تقلید معین پر **جواب**
ہماری پیغمبر صاحب عرش مجید اور لوح محفوظ کا فتوا لائی ہین تقلید غیر معین پر
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون اور یہ فتوی مقبول ہی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
مین **قولہم** فاسئلوا اہل الذکر مین لفظ اہل مفرد ہی اس سی معلوم ہوا کہ
تقلید فرد واحد یعنی ایک ہی شخص کی چاہیی **جواب** ایسی لفظ قرآن وحدیث

۵۵ زیادہ‌ی انصاف کی طرف

مین بہت جگہ آتی ہین کہ جنسی مراد فرد واحد نہین ہوتا بلکہ جنس یا ہر ہر فرد مراد
ہوتا ہی چنانچہ جنازہ کی دعا مین اللہم اغفر لحینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا وصغیرنا
وکبیرنا وذکرنا وانثنا اور قرآن شریف مین ہی یا اہل یثرب اور تفسیر جلالین
ثم نخرجکم طفلا بمعنی اطفالا اور حدیث شریف مین آیا ہی السلام علیکم یا
اہل القبور اور اہل الذکر کی معنی تفسیر بیضاوی مین یون ہین فاسئلوا اہل الذکر
اہل الکتاب او علماء الاخبار ان کنتم لا تعلمون وفی الآیۃ دلیل علی انہ تعالی لم
یرسل امراۃ ولا ملکا للدعوۃ العامۃ وعلی وجوب المراجعۃ الی العلماء فیما لا یعلم
انتہی اور جلالین مین ہی یعنی العلماء بالتوراۃ والانجیل اور ترجمہ مولانا شاہ
عبد القادر مرحوم مین ہی سو پوچھو یاد رکھنے والون سی اور ترجمہ شاہ رفیع الدین
مرحوم مین پس سوال کرو یاد والون سی انتہی دیکھو اس آیۃ کریمہ کی معنی
مفسرین کس طور کرتی ہین اور لفظ اہل ذکر سی مراد ایک شخص معین ہرگز نہین
ہوسکتا کیونکہ مثلاً مذہب حنفی مین ایک حضرت ابوحنیفہ رح اور پہر اونکے شاگرد
جیسے ابو یوسف رح اور محمد رح وغیرہما اور اونکے بعد اور مجتہدین فی المذاہب
اور صاحبان ترجیح اور تخریج جیسے طحاوی اور کرخی اور حلوائی اور سرخسی اور
فخر الاسلام بزدوی اور فخر الدین قاضیخان اور ابو الحسن قدوری اور حسن
شرنبلالی اور صاحب ہدایہ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم بہت مشائخ ہین کہ جنکے اقوال
فتوی دیا جاتا ہی پہر تقلید شخصی کہان رہی اور حضرت ابوحنیفہ کی شاگردون
کی صدہا قول مخالف حضرت ابوحنیفہ رح کی ہین **قولہم** یہ سب حقیقت مین
حضرت ابوحنیفہ رح کی ہین تو سب کے سب گویا ایک ہی شخص ہوا **جواب** امام محمد
شاگرد حضرت ابوحنیفہ رح کی اور امام شافعی رح شاگرد امام محمد رح کی اور حضرت
امام احمد حنبل شاگرد شافعی کی تو یہ سبکی سب ہے مگر ایک ہی شخص ہوا اور حقیقت

ساری مجتہد شاگرد ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکی تقلید کروگی
حقیقت مین اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا کہ اونہین کی متابعت کا
حکم اللہ نی دیا ہے **قولہم** ابو حنیفہ رح اور اونکے شاگردونکا ہر مسئلہ مین ایک
اصول ہے **جواب** یہ دعوی بدون ثابت کرنیکے مقبول نہین ہوتا سارے
مسائل اختلافی حضرت ابو حنیفہ رح اور اونکی شاگردونکی اور ان سبکے اصول
بیان کرو پہر اپنا مدعا ثابت کرو بلکہ فرمایا ہی محقق شاہ ولی اللہ نی بیچ رسالہ
الانصاف کی وبہا لا یزالان علی محجۃ ابراہیم ما امکن لہما کما کان ابو حنیفہ رح یفعل
ذلک وانما کان اختلافہم فی احد شیئین اما ان یکون لشیخہما تخریج علی مذہب
ابراہیم یزاحمانہ فیہ او یکون ہناک لابراہیم ونظرائہ اقوال مختلفۃ یخالفانہ فی
ترجیح بعضہا علی البعض الخ اور اوسمین ہی وانما عد مذہب ابی حنیفۃ مع مذہب
ابی یوسف ومحمد واحدا مع انہما مجتہدان مطلقان مخالفتہما غیر قلیلۃ فی الاصول
والفروع لتوافقہم فی ہذا الاصل ولتدوین مذاہبہم جمیعا فی المبسوط والجامع الکبیر
انتہی اور اوسمین ہی ومنزلۃ مذہب احمد من مذہب الشافعی بمنزلۃ مذہب
ابی یوسف ومحمد من مذہب ابی حنیفۃ الا ان مذہبہ لم یجمع فی التدوین مع مذہب الشافعی
کما دون مذہبہما مع مذہب ابی حنیفۃ فلہذا لک لم یعدا مذہبا واحدا فیما یری واللہ
اعلم ولیس تدوینہ مع مذہبہ عسیرا علی من تلقیہما علی وجہہا انتہی اور حقیقت مین
اصل الاصول ساری مجتہدونکا ایک ہی کتاب اور سنت **قولہم** جو قول شاگردان
ابو حنیفہ کا مخالف ہی قول ابی حنیفہ کے اوسمین ضرور روایت ابی حنیفہ کی سی
ہوتی ہی کہ پہر اوس سی رجوع کیا **جواب** اول ہر قول مخالف مین کہ
صدہا ہین ہونا روایت کا حضرت ابی حنیفہ رض سی ثابت کرو اور اگر فرضا یون
ہی ہو تو جس روایت سی امام نی رجوع کیا تو وہ منسوخ اور مخالف مرضی امام کے

ہوئی پہر اوسکے موافق جسکا قول ہو وہ نہین مخالف قول امام کے ہی سو ایسی روایت کی موافق کسیکا قول ہو تو اسکو مذہب نہین کہتے **قولہم** تقلید غیر معین والی ایسی ہین کہ لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء **جواب** آیا اونکے حقمین صادق آتی ہی کہ نہ ادہر کے نہ اودہر کے اور تقلید غیر معین والی ہر طرف کی ہین محمدی اور سنی ہونے مین تو کچھ کلام ہی نہین اور حنفی بہی ہین اور شافعی بہی اور مالکی بہی اور حنبلی بہی وغیرہم اور تقلید غیر معین والی تو وہ شخص تہے کہ ساری امت سی افضل ہین یعنی صحابہ کرام اور تابعین **قولہم** تقلید غیر معین والی ایسے ہین کہ مُذَبذَب جانا و بیجہ مونہ جانا **جواب** یہ اون کا فروں کے حقمین ہے کہ اپنی خوشی سے بی سند لڑائی کو کبہی جائز کراتی کبہی حرام اور جو کوئی بسبب تحقیق کے یا واسطے ضرورت کے کسی مسئلہ مین بعد تقلید ایک مجتہد کے دوسری مجتہد کی تقلید کری تو اوسکے حقمین یہ آیت صادق نہین آتی کیونکہ یہ شخص عامل بالحدیث یا مقلد کسی مجتہد کا ہی نہ اپنی نفس کا **قولہم** تقلید غیر معین مرجوح ہے **جواب** قول اور فعل صحابہ اور تابعین کا جنکا خیر ہونا حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرجوح نہین ہوسکتا **قولہم** کہا ملا علی قاری نی بیچ رسالہ جواب قفال کے واجب ہے قاضی پر معین کرنا ایک مذہب کا ورنہ جس امر مین جس مذہب کیطرف چاہیگا حلال یا حرام کیطرف میل کریگا اور حلال اور حرام ثابت نہوگا پہر تکلیف شرعی ثابت نہو اور قاعدہ شرعی بہی برہم ہو جائیگا **جواب** اسپر کوئی دلیل شرعی بیان کرنا چاہیے اور تکلیف شرعی اوسوقت ساقط ہو کہ قاضی ساتھہ میلان طبیعت اور خواہش نفس کے حکم کرے اور اگر ازراہ تحقیق مذہب راجح پر حکم کری تو تکلیف شرعی ہرگز نہین ساقط ہوتی اور میلان طبیعت اور نفسانیت کو

مذہب معین میں بہی دخل ہو سکتا ہے کیونکہ مذہب معین میں بہی مسائل
اختلافی بہت ہوتی ہیں چنانچہ بعضوں کے نزدیک بعض مقام میں مفتی کو
اختیار ہوتا ہے جسپر چاہیے فتوی دی اور معتبر یہی ہے کہ از روی دلیل
کے جس قول کو ترجیح ہو اوسپر فتوی دی چنانچہ انشاء اللہ تعالی بیان ہوگا
قولہم صحابہؓ کے زمانہ میں اصول ور قواعد فقہ کے منضبط نہی سو واسطے
تقلید ممکن نہی **جواب** ضبط کرنا اصول اور قواعد کا واسطے آسانی
نکالنے اور سمجہنی مسائل کے ہے نہ واسطے بدل ڈالنے عمل اور سیرت صحابہ کے
قولہم صحابہ کی اعمال پر اس زمانہ کو قیاس کرنا نچاہیے کیونکہ وہ زمانہ خیر کا
تہا اور یہ زمانہ شر کا ہے **جواب** شر کی زمانہ والون کی بہتری اسیمین ہے کہ
اتباع کریں خیر کے زمانہ والون کا نہ کہ اونکی مخالفت کریں اور ہم مامور ہیں
عمل کرنیکے اوپر طریقہ صحابہؓ کے جیسا کہ حدیث شریف سی اور احیاء العلوم
سی ثابت ہو چکا اور اب انشاء اللہ تعالی زمانا خیر کا یعنی عہد حضرت مہدی
آخر الزمان علیہ السلام کا کہ جنکا نام محمد بن عبد اللہ اور ظہور اونکا ملک عرب
میں ہوگا قریب ہی آنیوالا ہی کہ لوگو نکو شوق عمل بالحدیث کا ہونی لگا
اور اسمین حکمت الہی معلوم ہوتی ہی یہ کہ لوگو نکو حضرت مہدی عم سے
نفرت ہنو بسبب اسکے کہ اونکا عمل بہی حدیث ہی پر ہوگا وہ لوگ کیکے مقلد
ہونگے چنانچہ **کشف الغمہ** میں ہی فانہ علیہ السلام اذا خرج یرفع الخلاف والرای
من الارض فلا یبقی ایامہ الا الدین الخالص ولعادیہ سرا مقلدۃ العلماء
الموجودون فی زمنہ حین یرونہ یذہب الی خلاف ما ذہب لیہ ائمتہم لاعتقادہم
ہم ان اللہ تعالی لا یوجد بعد ائمتہم احدا لعلوہم فی العلم الخ **قولہم** دوری نسب
عشاق معنوی کفر ست خدا یکی و محمد یکی و پیر یکی **جواب** دوی است کفر

۵۵ اماموں کی خلاف چلتے ہیں کیونکہ ان مقلدوں کا تو عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے اونکی اماموں کے بعد کسی کو علم میں اونکے برابر نہیں پیدا کیا

بلاشک ولی نہ در ہر جا خدا ایکی و محمد یکی و پیر لیسی **ف** خدا کا ایک جاننا کہ سوائے
اوسکے اور کسیکو مستحق پرستش اور نفع او رضرر کا مالک اور قادر مطلق اور عالم کل
شی اور حاکم مطلق نجاننے اور محمد صلعم کا ایک جاننا یہ کہ سوای اوسکی اور کسیکو
متبوع مستقل نجاننے اور سوای اوس جناب کے کسیکے واسطے واجب نا تقلید
شخص کا نہ اعتقاد کرے ایسا شخص کہ اوسکی سوای دوسری کی تقلید اور
اتباع جائز ہو سوای حضرت صلعم کے کوئی نہین اور پیرون کا بہت ہونا
یہ کہ صحابہ کرام سے اب تلک ساری علما ر اولیا ر مجتہدین محدثین مفسرین
حفاظ قرار وغیرہم کہ جنکے ذریعہ سے دین محمدی ہمکو پہنچا درجہ بدرجہ علی حسب
المراتب سب ہماری پیر و مرشد اور بیان کرنیوالے سنت نبوی کی ہین اور
لطائف اشرفیہ مین لکہا ہے کہ قدوۃ الکبری میفرمودند کہ اجماع مشائخ رضوان
اللہ علیہم اجمعین است کہ تکمیل سالک بچند مشائخ میگردد بلی انکار از اول الخ
کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور جبکہ مذہب معین مین بہت سے مجتہدین ہوئے
تو پیر ایک کہان رہا **قولہم** کہا شاہ ولی اللہ مرحوم نے رسالہ الضاف میں
بیچ باب اختیار کرنے مذہب معین کے وکان ذلک ہو الواجب فی ہذا ۴۰
الزمان **جواب** شاہ ولی اللہ صاحب کا قول اگر فرضاً مخالف طریقہ خیر
القرون کے ہووی تو ہرگز قبول نکیا جاویگا لیکن اس عبارت کا مضمون
سمجھنا موقوف ہے پہلی اور پچھلی عبارت پر جو کوئی انصاف کرکے رسالہ انصاف
کو بنظر انصاف دیکھے معلوم کرے کہ یہ قول شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا
عام نہین بلکہ خاص ہے مجتہد فی المذہب کی واسطے زمانہ خاص مین یعنی
دوسو ہجری کے بعد چنانچہ فرمایا فہو مجتہد فی البعض وغیر مجتہد فی البعض و
بعد المائتین ظہر فیہم التمذہب للمجتہدین باعیانہم وقل من لا یعتمد علی مذہب

مجتہد لبعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان اور سبب اسکا یہ ہے
کہ ہر مذہب کی مسائل کی ترجیح اور تخریج نہایت دشوار ہی بدون اجتہاد کے
ایک مذہب پر ہو نہیں سکتی جیسا کہ فرمایا بلکہ فلو ابتدر ہذا مقلد مذاہبہم وتنقیح
اقوالہم لکان ملتزما لما لا یطیقہ ولا ینفرغ طول عمرہ الی ان قال وہذا
ہو المجتہد فی المذہب اور یہہ فرمایا بلکہ فاذا کان للواجب طرق متعددة وجب
تحصیل طریق من تلک الطرق من غیر تعیین واذا تعین لہ طریق واحد وجب
تحصیل ذلک بخصوصہ کما اذا کان الرجل فی مخمصة شدیدة یخاف منہا الہلاک
وکان لدفع مخمصة طرق من شراء الطعام والتقاط الفواکہة من الصحراء واصطیاد
ما یتقوت بہ وجب تحصیل شیئ من ہذہ الطرق لا علی التعیین فاذا وقع فی مکان
لیس ہناک صید ولا فواکہ وجب علیہ شراء الطعام وکذلک کان للسلف
طرق الی تحصیل ہذا الواجب وکان الواجب تحصیل طریق من تلک الطرق
لا علی التعیین ثم انسدت تلک الطرق الا طریق واحد فوجب ذلک الطریق
بخصوصہ انتہی یہ بیان شاہ صاحب کا بیچ حق مجتہد فی المذہب کے ہے بیچ زمانہ
مخصوص کے اور علی ہذا القیاس بعض وقت عوام پر تقلید مذہب معین کی
واجب ہوتی ہی جبکہ سوائی ایک مذہب کے اور مذہب کا مسئلہ نہ ملی چنانچہ
اسکی بعد فرمایا وعلی ہذا ینبغی ان یقاس وجوب التقلید لامام بعینہ فانہ قد
یکون واجبا وقد لا یکون واجبا فاذا کان انسان جاہل فی بلاد الہند
وما وراء النہر ولیس ہناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب
ہذہ المذاہب وجب علیہ ان یقلد لمذہب ابی حنیفة رض ویحرم علیہ ان یخرج من
مذہبہ لانہ حینئذ یخلع عن عنقہ ربقة الشریعة ویبقی سدی مہملا بخلاف ما اذا
کان فی الحرمین فانہ متیسر لہ ہناک معرفة جمیع المذاہب ولا یکفیہ ان یاخذ

من السنة العوام ولا ان یاخذ من کتاب غیر مشہور ذکر کل ذلک فی النہر الفائق
شرح کنز الدقایق انتہی مختصرا من عینہ اور فرمایا حضرت شاہ ولی اللہ نے
بیچ عقد الجید کے ثم نقل عن جماعۃ عظیمۃ من علماء المذاہب انہم کانوا یعملون
ویفتون بالمذاہب من غیر التزام مذہب معین من زمن اصحاب المذاہب
الی زماننا علی وجہ یقتضی کلامہ ان ذلک الامر لم یزل العلماء علیہ قدیما و
حدیثا حتی صار بمنزلۃ المتفق علیہ فصار سبیل المسلمین الذی لا یصح خلافہ
اور اوسی میں ہے اذا اراد ہذا المتبحر فی المذہب ان یعمل فی مسئلۃ بخلاف
مذہب امامہ فمنعہ الغزالی وشرذمۃ وہو قول ضعیف وذہب الاکثرون
الی جوازہ وہو الذی انعقد علیہ الاتفاق من مفتی المذاہب الاربعۃ من المتاخرین
واستخرجوہ من کلام اوائلہم الخ نقل بالاختصار **قولہم** امام عبد الوہاب شعرانی
کی قول سے واجب ہونا تقلید مذہب معین کا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ذکر
کیا بیچ میزان شعرانی اور میزان خضری کے **جواب** میزان کی عبارت سے
جو پہلے نقل ہو چکین اجماع صحابہ رضی کا اوپر نہ واجب ہونے تقلید معین کے
معلوم ہو چکا اور ایک قول امام موصوف کا ابہی منقول ہوا عقد الجید سے؛
سو برخلاف معمول صحابہ کے کہ حضرت امام شعرانی خود اونکے مقرین کسکا
قول مقبول ہو سکی اور امام شعرانی کے نزدیک عالم محجوب کی حق مین تقلید
معین واجب ہے اور جب اوسکو عین الشریعۃ پر اطلاع ہو جاوی اور
حجاب اوٹھ جاوی اور سب مذہبون کو حق جاننے لگے تو اوسپر تقلید معین
واجب نہین رہتی اور میزان الشعرانی کی تصنیف کا مقصود یہی ہے کہ ہر کوئی
اس حجاب کو اوٹھا کر عین الشریعۃ پر واقف ہو کر ہر مذہب کو حق جاننے
لگے اور ایک کو دوسری پر ترجیح نہ دی اور ہر مذہب پر عمل کری چنانچہ

بیان ہوچکا اور فرمایا میزان مین فانؔ وصلت الی شہود عین الشریعۃ فہناک
لایجب علیک التقیید بمذہب لانک تری اتصال جمیع مذاہب المجتہدین بہا
الخ اور اوسی مین ہی صـ۶ وممن تحقق بما ذکرنا ذوقاً وکشفاً کما اذقناہ وکشف
لنا وجد جمیع اقوال الائمۃ المجتہدین ومقلدیہم داخلۃ فی قواعد الشریعۃ المطہرۃ
ومقتبسۃ من شعاع نورہا لایخرج منہا قول واحد عن الشریعۃ وصحت منہ القنۃ
قولہ باللسان ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم لاعتقادہ ذلک بالجنان
وعلم جزما ویقینا ان کل مجتہد مصیب ورجع عن قولہ المصیب واحد الخ اور فرمایا
وہذا اقرب الی طریق الادب مع الائمۃ مما تعتقدہ انت من ترجیح مذہب علی
مذہب بغیر طریق شرعی واین قول من یقول ان سائر الائمۃ المسلمین او
الائمۃ الاربعۃ الآن علی ہدی من ربہم ظاہرا وباطنا ممن یقول ثلاثۃ اربابہم
او اکثر علی غیر الحق فی نفس الامر **قولہم** اگر تقلید معین نکروگی تو تمکو گیدڑ
اور لومڑی وغیرہ کہانی پڑینگے **جواب** جو کوئی گیدڑ اور لومڑی وغیرہ کو
حضرت ابوحنیفہؒ کی تقلید کرکے حرام جان چکا اوسکو بضرورت ان جانورونکا
کہانا بتقلید اور امام کے درست نہین اور جو کوئی حرام نہین جانتا وہ جب
امام کی تقلید کرکے جس جانور کو کہ اوس امام کے نزدیک حلال ہے حلال جانکر
کہائیگا درست ہی چنانچہ انشاء اللہ تعالی یہ مسئلہ آگے بیان ہوگا اور جو حیوان
کہ بالاتفاق حرام ہے جیسے خنزیر وکتا کسیکے نزدیک حلال نہین لیکن کسی امام
مجتہد اہل سنت کے قول کو حقارت سے یاد کرنا دین کی بات نہین فرمایا
امام عبدالوہاب شعرانی نے میزان کی خطبہ مین وکما لایجوز الطعن فیما جاءت
بہ الانبیاء مع اختلاف شرائعہم فکذلک لایجوز لنا الطعن فیما استنبطہ الائمۃ
المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان اور اوسی مین ہی صـ۳۳ فلا یجتہد

مجتہد الا وسلسلۃ متصلۃ لصحابی قال بقولہ او بجماعۃ منہم چنانچہ کچھہ بیان سکا انشاء اللہ تعالی مسئلہ مین ہوگا اور جیسے گیدڑ او ر لومڑی بعض مذہب میں حلال ہے ایسا ہی بقول بعضون کے الو اور ایک قسم کا کوا حنفی مذہب مین حلال ہے لیکن بہر صورت کسی مذہب پر طعن بیجا ہے **قولہم** لا مذہبون کے نزدیک ایک آبخورہ پانی مین ایک قطرہ بول کا پڑ جاوی اور نجاست کا اثر ظاہر نہو تو وہ پانی پاک ہی رہتا ہے جسنی اوسکو پیا پیشاب پیا

جواب یہ اعتراض وارد ہوتا ہے اوپر مذہب امام مالک و اکثر محدثین کے لیکن یون جاننا چاہیے کہ حوض دردہ مین کتنا ہی پیشاب پڑ جاوی اور نجاست کا اثر ظاہر نہو تو بموجب مذہب حنفی کی پاک ہی رہتا ہی تو یہ اعتراض بعینہ مذہب حنفی پر بہی وارد ہوا ہم یہہ ہی گذارش کرتی ہین کہ اپنی طبیعت کی جہت سی کسی مذہب پر اعتراض مت کرو کیونکہ مجتہد کو تو باوجود خطا واقع ہونی کی بہی ثواب ہی ملتا ہے جسکو اللہ کی یہان سی انعام ملے تو تمہین اوسپر طعن کرنا سخت نازیبا ہے ہان دلیل شرعی کی جہت سے جو مسئلہ کسی مذہب کا مرجوح معلوم دی اوسکو ترک کرو طعن مت کرو کیونکہ مذہب پر طعن کرنا حقیقت مین طعن ہی اوس حدیث پر جس سے وہ مسئلہ نکالا گیا **قولہم** اصول الرضا مین ہی و اما طریق المتاخرین فالتخصیص و التعیین بمذہب واحد و ہو الاقرب الی رفع الانتشار فی امور الدین **جواب** یہ قول ضعیف ہے بلکہ محقق متاخرین مثل شیخ الحنفیہ ابن ہمام وغیرہ قائل وجوب تعیین کے نہین ہین جیسا کہ بیان ہوچکا اور عبارت اصول الرضا سے بہی واجب ہونا نہین نکلتا اور عدم تعیین مذہب مین اگر انتشار امور دین کا ہوتا تو زمانہ صحابہ اور تابعین مین اس سی منع کر لیے **قولہم** مصنف

تصنیف شیخ عبد الحق رح مین ہے و اگر قصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب با حد
مختار روایتی که دلیلش احسن و اقوی و فائده اش اعم و اتم و احتیاط دران اکثر و اوفر بود
اختیار کند و براه رخصت و مساہلت و حیلہ اندوزی نرود این طریقہ متاخرین است
و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط تر است **جواب** ظاہر اس عبارت سے معلوم
ہوتا ہے کہ طریقہ متاخرین کا موجب ورع اور پرہیزگاری اور احتیاط اور بہت محکم اور بہت
مضبوط ہے اور طریقہ متقدمین کا کہ صحابہ کرام سے ہے اونہین مین موجب نا پرہیزگاری
اور بے احتیاط اور مساہلت اور حیلہ اندوزی اور کم محکم اور کم ضبط ہے اور شک
نہین کہ یہہ بات غلط ہے اس مقام مین حضرت شیخ کے قول کے کچھہ تاویل کرنا چاہیئے
قولہم جن کتابون سے سند عدم وجوب تقلید معین کے دیتی ہو اونہین سے بعضی کتاب
مین کوئی روایت وجوب تقلید معین کے بہی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بہی کہین
کچھہ کہا اور کہین کچھہ **جواب** بعضے کتابین بطور مجموعہ کے ہوتی ہین اونہین ہر طرح کے ٦٥
روایتین منقول ہوتی ہین اور بعضی مسئلے مین بعضی علما بعد تحقیق کے قول اول سے
رجوع کرتی ہین چنانچہ حضرات مجتہدین نے بہی کیا اور بعضے جگہہ نقل کرنیوالی اور کاتب
سے غلطی ہو جاتی ہے اور کہین کوئی ناخدا ترس تحریف یا وضع عبارت کر دیتا ہے
اور حضرات مجتہدین سے بہی بعضے مسائل مین دو دو تین تین روایتین منقول ہوتی
ہین چنانچہ انشاء اللہ تعالے بیان ہوگا سو ایسی اختلاف مین جو روایت کہ زیادہ
دلیلون سے تقویت پاوی اور معتبر اور صحیح ہو اوسپر عمل کرنا چاہیے چنانچہ ایسے
ہی محل مین فقہاء دین یاد رح لکہدیتی ہین ہو الصحیح ہو الاصح ہو الاشبہ بہ یفتی علیہ
الفتوی ہو المختار وغیرہا اور بعضے روایات مین ظاہر مین اختلاف معلوم ہوتا ہے
حقیقت مین نہین ہوتا غور کرنیسے حل اختلاف ہو جاتا ہے چنانچہ حل اختلاف دو عبارتون
کتاب الانوار کا عقد الجید سے معلوم ہوگا اسی بحث مین انشاء اللہ تعالے **قولہم** کتاب

ایضاح الحق تصنیف کسی لامذہب کے ہے اوسمین مولانا اسماعیل شہید رحمہ کا نام
اور مولانا محمد اسماعیل شہید کہ مصنف صراط مستقیم کے ہین اونکا بھی ذکر نہین
جواب ہر کوئی جانتا ہے کہ ایضاح الحق اور صراط مستقیم اور تنویر العینین تصنیف
محمد اسماعیل شہید کے ہین سو ان تینون کتابون سے اس رسالہ مین عمل بالحدیث
عدم وجوب تقلید شخصے کا لکھا گیا ہے چنانچہ مذکور ہو چکا **قولہم** اہل حل عقد
مین تقلید معین مجتہد واحد کو **جواب** اہل حل عقد سے اگر مراد سلطان ہین
تو اس ملک کے حاکم اہالیان سرکار انگریزی ہین سو دین کی امر مین ہم اونکی
مین اور نہ وہ دیکھو ہماری دین مین کچھ حکم لگا دین اور اگر مراد علما ہین تو
قوی ہے عدم وجوب تقلید شخصے پر **قولہم** عقد الجید مین ہے والمرجح عند
ان العامی المنتسب الی مذہب له مذہب لایجوز له مخالفتہ **جواب**
عقد الجید مین یہ ہے وقولہ لکن منتسبا الی مذہب فہل یجوز ان یتخیر ویقلد ای
فیہ خلاف مبنی علی انہ یلزمہ التقلید بمذہب معین ام لا فیہ وجہان قال
والذی یقتضیہ الدلیل انہ لایلزمہ بل یستفتی من شاء ومن اتفق لکن من
للرخص انتساب مذہب سے مراد ہے التزام ایک مذہب کا یعنے یون
کہ مین فلانے امام کا مذہب اپنے اوپر لازم کر لیا یا یہ کہ جس مسئلہ
پر عمل کیا خاص اوس مسئلہ مین اوس مذہب سے منتسب ہوا سو
کی حالت مین اختلاف ہے اور جس فقیہ کو جو قول پسند ہوتا
دیتا ہے چنانچہ عقد الجید مین ہے قول امام نووی کا واما التزم
فیجوز له الخروج عنہ علی الاصح اور اوسی مین ہے منقول خزانۃ الروایۃ
واذا قلد فقیہا فی شئے فہل یجوز ان یرجع عنہ الی فقیہ آخر فی مسئلۃ
ان لاتکون التزم مذہبا معینا کمذہب ابی حنیفۃ والشافعی وغیرہما والثانی

امام عزالدین بن عبدالسلام کے لان الناس لم یزالوا سے ذلک یسألون
من اتفق من العلماء من غیر تقیید بمذہب ولا انکار سے علے احد من السائلین الخ
اور راوہی مین ہے فما ذہب الیہ ابن حزم حیث قال التقلید حرام انما تیم فیہ
لضرب من الاجتہاد ولو فی مسئلۃ واحدۃ ومن ظہر علیہ ظہوراً بیناً ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم امر بکذا ونہی عن کذا وانہ لیس بمنسوخ الخ ومن یکون عامیاً وقلد
رجلاً من الفقہاء بعینہ یری انہ یمتنع من مثلہ الخطاء وان ما قال ہو الصواب البتۃ
واضمر فی قلبہ ان لا یترک تقلیدہ وان ظہر الدلیل علے خلافہ الخ وفیہ ایضاً
ان یستفتی الحنفی مثلاً فقیہاً شافعیاً وبالعکس ولا یجوز ان یقتدی الحنفی بامام
شافعی مثلاً فان ہذا قد خالف اجماع القرون الاولی وناقض الصحابۃ
والتابعین الخ اور راوہی مین ہے ولا فرق بین ان یستفتی ہذا دائماً او
یستفتی ہذا حیناً وہذا حیناً اور تقریر شرح تحریر مین ہے والتزامہ
بنذر حتی یلزم الوفاء اور مفتنم مین ہے والالتزام لما لم یجعلہ ملزماً من
الشرع کان بمنزلۃ التزام کذا لفلان من غیر ان یکون لہ علیہ فی الخ
وہو الاصح فرمایا قاضی ثناء اللہ رحمہ نے بیچ رسالہ اصول فقہ کے
کہ حسب فرمایش جناب مرزا جانجانان صاحب قدس سرہ کی تصنیف
کیا ہے کسیکہ لازم گیرد بر خود مذہبے معین مثل مذہب ابی حنیفہ رحمہ اللہ
بعضے گویند کہ جایز نیست اورا تقلید دیگرے وبعضے گویند در مسئلہ
کہ موافق فتوی ابیحنیفہ رحمہ دران عمل کردہ است تقلید دیگرے جایز
ودرانچہ عمل نکردہ است ہر کرا خواہد تقلید نماید وکسیکہ بر خود مذہبے
لازم نگرفتہ است بر تمام اقوال مذکورہ وی را جایز است کہ تقلید ہر
خواہد بکند لاکن بعضے انان کہ در بعضے مسائل تقلید ابی حنیفہ رحمہ کردا

در بعضے تقلید شافعی پس جایز نیست اور اکہ در انچہ تقلید شافعی رح گرفتہ
تقلید ابی حنیفہ رح بکند بالعکس و بعضے گویند کہ مذہب لازم گرفتہ باشد
یا نہ و عمل نمودہ باشد یا نہ جایز ست ہر مقلد را تقلید ہر مجتہد و این اقرب
ست بتحقیق چہ حق تعالے در ہیچ باب ہیچ لازم نکردہ ست و بدون التزام او
تعالے ہیچ لازم نشود قولہ تعالے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔
عام ست مقید بہیچ یکے ازین قیود نیست و در صدر اول عوام از خواص
عند الحاجت استفتا میکردند و مبالات ازین قیود مروی نیست انتہے
کذا فی المعیار ...... قولہم معتزلیون کا قول ہے کہ عامی
ہر مذہب سے جو مسئلہ چاہے اختیار کرے جواب اہل سنت کا قول ہے
چنانچہ بیان ہو چکا قولہم ہماری علمائے عامی کیواسطے ایک ہی امام مقرر
کیا ہے جواب ہماری علمائے فرمایا العامی لیس لہ مذہب معین قولہم
شرح طحطاوی میں ہے فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تا ما جواب
تحریر ابن ہمام میں ہے ویتخرج منہ جواز اتباع رخص المذاہب ولا یمنع منہ
مانع شرعی اور اس امر میں بہت کچھ بیان ہو چکا قولہم کہا علامہ قہستانی
نے فیجب فی المذہب صلابۃ ای اعتقادا کونہ حقا وصوابا کما فی الجواہر
جواب الواجب ما اوجبہ اللہ تعالی اور سلف صالح کو صلابت پسند
نہ تھے امام ابو یوسف رح اور محمد رح تکبیرات عید کی کہتے تھے بطور حضرت
ابن عباس رض کے اور فرمایا امام شافعی رض نے ربما انحدرنا الی مذہب اہل العراق
اور فرمایا امام ابو یوسف رح نے اذا نا خذ بقول اخواننا من اہل المدینۃ اور
صلابت عادت بعض متاخرین کی ہے فرمایا شاہ ولی اللہ رح نے ثم خلفت
من بعدہم خلف اختصروا کلام القوم فقووا الخلاف وبنوا علی مختار ائمتہم

اور تفصیل اور وجہ اسکی بیان حِیَل میں ہے تائید مسئلہ کے ان شاء اللہ تعالیٰ

قولہم ہماری مشائخ نے کہا ان مذہبنا صواب یحتمل الخطاء و مذہب غیرنا خطاء یحتمل الصواب **جواب** طحطاوی میں ہے صفحہ دہم والمراد انہ ما ذہب الیہ امامنا صواب عندہ مع احتمال الخطاء اذ کل مجتہد یصیب قد یخطئ فی نفس الامر واما بالنظر الینا فکل واحد من الاربعۃ مصیب فی اجتہادہ فکل مقلد یقول ہذہ العبارۃ لو سئل عن مذہبہ علی لسان امامہ الذی قلدہ ولیس المراد انہ یکلف کل مقلد اعتقاد خطاء المجتہد الاخر الذی لم یقلدہ الی ان قال فیقلدہ فی العمل فقط **قولہم** حموی میں ہے وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد و برہان اثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی **جواب** فتح القدیر میں یہہ ہے ولا بد ان مثل ہذہ یعنے التشدیدات التی ذکرہا فقالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد و برہان آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی ولا بد ان یراد بہذا الاجتہاد معنی التحری وتحکیم القلب لان العامی لیس لہ اجتہاد ثم حقیقۃ الانتقال ذکر التشدیدات الزامات منہم لیکف الناس عن تتبع الرخص والا اخذ العامی فی کل مسئلۃ بقول مجتہد یکون قولہ اخف علیہ وانا لا ادری ما یمنع ہذا من العقل والسمع فکون الانسان یتتبع ما ہو اخف علی نفسہ من قول مجتہد یسوغ لہ الاجتہاد ما علمت من الشرع ذمہ علیہا کذا فی المعیار نقلا عن حسن الشرنبلالی اور آخر ایک نسخہ عقد الجید میں اسیطرح فتح القدیر سے نقل کرکے یہہ بھی لکھا ہے بعد لفظ اجتہاد کے ثم حقیقۃ الانتقال انما تتحقق فی حکم مسئلۃ خاصۃ قلد فیہ وعمل بہ اور اخر میں یہہ لکھا ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم

تحجب ما خفف عن امته والله اعلم بالصواب اور میزان الشعرانی مین ہے
ہے وما یؤید ہذا المیزان عدم انکار اکابر العلماء فی کل عصر علے من
انتقل من مذہب الی مذہب الا من حیثما عیتاد رایے الا ذہان من توہم
الطعن فی ذلک الامام الذی خرج من مذہبہ لا غیر الخ اور پہر چند علماء
منتقلین کے نام نقل کرکے لکھتے ہین فلولا ان علماء السلف راو انہ لیس
بذلک باس ما اقروا من انتقل من مذہب الی غیرہ ولولا علمہم بان الشریعۃ
تشتمل المذاہب کلہا ولعمہا لانکروا علیہ اشد التنکیر **قولہم** شامی مین
ہے ارتحل الے مذہب الشافعی یعزر اور قنیہ مین ہے لیس للعامی ان
تحول من مذہب الی مذہب اور عالمگیریہ مین ہے حنفی ارتحل الے مذہب
الشافعی یعزر کذا فی جواہر الاخلاطی اور درمختار مین ہے ارتحل الے مذہب
الشافعی یعزر اور سراجیہ اور جنبیل المواہب مین ہے من تحول الیوم من
مذہبہ فبئس ما صنع اور تفسیر احمدی مین ہے اذا التزم احد مذہبا یجب علیہ ان
یدوم الخ اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذہبا کابیحنیفۃ والشافعی
فلزم علیہ الاستمرار اور شرح تحریر بحر العلوم مین ہے وکذا للعامی لانتقال
فی الحکم من مذہب الی مذہب لا یجوز لظہور الخیانۃ **جواب** انتقال
اور ارتحال کا جواب وہی ہے جو اس سے پہلے قول کا جواب ہے اور
التزام کا جواب عقد الجید اور کتب اصول کے عبارتون سے کہ اس
رسالہ مین بیان ہوئی ہین سمجھ لیجیے اور شامی مین ہے بل لطلقون
تلک العبارات للمنع عن الانتقال خوفا من التلاعب بمذاہب المجتہدین
اور اوسی مین ہے ارتحل الے مذہب الشافعی یعزر اے اذا کان ارتحالہ
لا لغرض محمود شرعا ولو ان رجلا برء من مذہبہ باجتہاد وضح لہ کان محمودا

اجوبا انتہے مختصرا کذا فی المعیار اور یہہ اسکا جواب دیکھیے بیچ تائید
جواب مسئلہ کے اور شرح مسلم میں ہے فقیل نعم یجب الاستمرار الخ وقیل لا
یجب الاستمرار ویصح الانتقال منہا ہو الحق الذی ینبغی ان یؤمن ویعتقد
بہ لکن ینبغی ان لایکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام فی التمذہب
کان او غیرہ اذ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالے وحکم لہ ولم یوجب
علے احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید کذا
فی المعیار **قولہم** رسائل زینیہ مین ہے فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ
ان یعمل بقولہ لما نقل العلامۃ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ
لایصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق **جواب** یہہ واجب ہونا
خاص اوس مسئلہ مین ہے جسپر حضرت ابو حنیفہ رض کی تقلید سے
عمل کر چکا چنانچہ اسے عبارت سی معلوم ہوتا ہے اور واسطے ضرورت
کی تقلید سے رجوع کرنا بعد عمل کے بھی جائز لکہا ہے چنانچہ بیان
ہوگا بیچ تائید مسئلہ کے انشاء اللہ تعالی اور عبارت عالمگیریہ اور
شرح سفر السعادت سی ایک طرح کا رجوع کرنا بعد تقلید کے بغیر ضرورت
بہی جائز معلوم ہوتا ہے اور یہی قول حضرت ابی حنیفہ اور صاحبین
کا ہے چنانچہ بیان ہو چکا **قولہم** عالمگیریہ مین ہے ہذا کلہ فی القاضی
المجتہد واما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ مثلاً فلا یملک المخالفۃ
فیکون معزولا بالنسبۃ الی ذلک الحکم **جواب** اس سے واجب
ہونا تقلید شخصی کا نہین نکلتا بلکہ معزول ہونا قاضی کا حکم خاص مین
بسبب مخالفت ولایت خاصہ کے ہے کہ اوسکو حکم سلطان تہا واسطے
قضا کے بموجب مذہب ابی حنیفہ کے اور اوس نے حکم لگایا اوسکی خلاف

چنانچہ اشباہ مین ہے نو امر السلطان بعدم سماع الدعوی بعد خمسۃ عشر سنۃ
لا تسمع ویجب علیہ عدم سماعہا کذا فی المعیار **قولہم** رسائل زینیہ مین ہے
فتح القدیر سے فہہنا ظہر ان الصواب ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ وان العمل علے
مقلدیہ واجب والافتاء بغیرہ لا یجوز لہم **جواب** اوسی رسالہ کے اخیر مین
ہے فاذا ظہر لنا مذہب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رح فی ہذین الوقتین وظہر
ایضا دلیلہ وقوتہ وصحتہ وانہ اقوی من دلیلہا وجب علینا اتباعہ والعمل
والاختیار بہ کذا فی المعیار **قولہم** طحطاوی مین ہے قال صاحب الہدایۃ
فی التجنیس الواجب عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علے کل حال **جواب**
اس مسئلہ مین فقہا کو اختلاف ہی ایک قول یہہ ہی کہ فتوی مطلق امام رح
کی قول پر ہو پہر ابو یوسف رح کی قول پر پہر محمد رح کی قول پر پہر زفر
اور حسن کے قول پر اور ایک قول یہہ ہی کہ معاملات مین مطلق ابو یوسف
کی قول پر اور ایک قول یہہ ہے کہ جب امام ایکطرف ہوا وصاحبین
ایک طرف تو مفتی کو اختیار ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ اگر صاحبین مین
سی ایک صاحب امام کے ساتہہ ہون تو فتوی امام کے قول پر مگر وقتیکہ
مشائخ نے دوسرا قول پسند کیا ہو تو اوسی پر اور اگر متاخرین مین اختلاف
ہو تو ایک قول اخذ کیا جاوی اور اگر متاخرین کا قول بہی نہ پایا جاوے
تو مفتی اگر وجوہ فقہ کی جانتا ہے تو اجتہاد کری اور اہل فقہ سے مشورہ
کرلے کذا فی الطحطاوی اور عقد الجید مین ہے اعلم ان المسئلۃ اذا کانت
ذات اختلاف بین ابی حنیفۃ وصاحبیہ رح فحکمہا ان المجتہد فی المذہب
یختار من اقوالہم ما ہو اقوی دلیلا واقیس تعلیلا وارفق بالناس کذلک
افتی جماعات من علماء الحنفیۃ علی قول محمد رح فی طہارۃ الماء المستعمل وعلی

قولہا فی اول وقت البصر والعشاء وفی جواز المزارعۃ لکثرتہم مشقۃ ذلک
لایحتاج الی امداد القول اور قنیہ اور عمدۃ الاحکام میں منقول ہے کہ گر
عوام کو آسانی سہولت کیلئے فتوی دے اور اگر امام مالک کے قول پر فتوی دے
تو جائز ہے اور بحر الرائق میں ہے حاوی قدسی ہے کہ صحیح تر یہی ہے
کہ فتوی دینے میں اعتبار ہی قوۃ دلیل کا **قولہم** کہا یحیی بن معین نے
القراءت عندی قراءت حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ وعلی ہذا ادرکت الناس
جواب اگر ابن قول کے معنے یہ ہیں کہ محض قراءت حمزہ اور محض فقہ
ابی حنیفہ رحمہ صحیح ہے تو موجب اس قول کے قراءۃ حفص کہ ہادی اور ہمارے
اور اہل ہند کے معمول ہے اور سوای اسکی اور قراءتیں معتبرہ اور مذہب
شافعی رح اور مالک رح اور احمد حنبل رح کہ مقبول جمہور اہل سنت کے ہیں سب
باطل ہو جاینگی اور عقد الجید میں ہے وانہ لا خلاف للامۃ فی تصویب
المجتہدین فیما خیر فیہ نصا او اجماعا کالقراءات السبع وصیغ الادعیۃ والوتر
بسبع وتسع وباحدی عشرۃ الخ **قولہم** پس معلوم ہوا کہ فقہ ابو حنیفہ کے
معمول اور مختار اور معمول ہے ہی قدیما وحدیثا **جواب** بیشک فقہ ابو حنیفہ
اور شافعی وغیرہا کی مقبول اور مختار اور معمول ہے ہی قدیما وحدیثا
قولہم فرمایا امام عبد الوہاب مالکی نے کہ کان مذہب الحنفیۃ اول المذاہب
المدونۃ کذلک آخر المذاہب انقراضا وبہ قال اہل الکشف **جواب**
جب کہ سوای ایک مذہب کے کوئی مذہب باقی نہ رہیگا اسوقت تقلید
معین اوسی مذہب کی واجب ہو گی **قولہم** قول قرافی کا
انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر
اسکی معنی یہ ہیں کہ انعقد الاجماع سے من دخل فی الاسلام فلہ ان یقلد

من شاء واحداً من الائمة الاربعة من غیر نکیر **جواب** اسکی معنی تقلید اس

قول سے کہ یہاں نقل نہیں ہوا یہی معلوم ہوتی ہین کہ جس مسئلہ مین جس امام

کی تقلید چاہی بلا تعیین کرے اور وہ تقلید قول یہہ ہی واجمع الصحابة علی من

استفتی ابابکر وعمر امیری المومنین فلان یستفتی اباہریرة ومعاذ بن جبل

وغیرہما ویعمل بقولہم بلا نکیر **قولہم** عقد الجید مین ہے باب تاکید الاخذ بہذہ

المذاہب الاربعة والتشدید فی ترکہا اعلم ان فی الاخذ بہذہ المذاہب الاربعة

مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنہا مفسدة کبیرة **جواب** اس عبارت سے

تقلید شخصی بطور وجوب کی کسیطرح ثابت نہیں ہوتی بلکہ ظاہر مین تاکید

چارون مذہب پر عمل کرنیکے ہے نہ ایک معین پر اور بیشک جو کوئی ان

چارون سے بالکل منحرف ہوجاوے موجب مفسدہ کا ہے **قولہم** عقد الجید

مین ہے قال فی الاحتساب لو رای الشافعی شافعیاً یشرب النبیذ وینکح

بلا ولی ویطاءہا فلہ ان ینکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ولعصیٰ بالمخالفة

ولو رای الشافعی حنفیا یاکل الضب فلہ ان یقول اما ان تعتقد الشافعی

اولی بالاتباع واما ان تترک ہذا انتہی **جواب** وہ تمام عبارت یہ ہے

فائدہ یشکل رجل شافعی الاختلاف بین عبارتی الانوار فاجیبة بما یحل

الاختلاف فی کتاب القضاء من کتاب الانوار ما حاصلہ اذا دونت ہذہ المذاہب

جاز للمقلد ان ینتقل من مذہب الی مذہب آخر وکذا لو قلد مجتہدا فی بعض

المسائل واخذ فی البعض لآخر حتی اختار من کل مذہب الاہون کالحنفی

اذا افتصد واراد ان یاخذ بالشافعی رح لئلا یتوضاء او الشافعی مس فرجه

او امراة واراد ان یاخذ بالحنفی لئلا یتوضاء وغیر ذلک من المسائل جاز ہذا

حاصل کلام صاحب الانوار فی کتاب القضاء وقال فی باب الاحتساب

۴۵

لورای الشافعی شافعیا لیشرب النبیذ او ینکح بلا ولی ولیا ربا فلہ ان ینکر
لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ولیصی بالمخالفۃ ولورای الشافعی حنفیا یاکل
الضب ومتروک التسمیۃ عمدا فلہ ان یقول ما ان تعتقد الشافعی ولی بالاجماع
واما ان تترک ہذا کالامر فی الاحتساب بین القولین ۔ ۔ ۔ ۔ اختلاف
اقول حل الاختلاف عندی واللہ اعلم ان معنی قولہ لیعصی بالمخالفۃ انہ لیعصی
بالمخالفۃ اذا عزم علی تقلیدہ فی جمیع المسائل وفی ہذہ المسئلۃ ثم اقدم
علی المخالفۃ فہذہ معصیۃ بلا شک اما اذا قلد غیرہ فی ہذہ المسئلۃ فذلک
الغیر ہو مقلدہ ولم یخالفہ فافہم فان حل ہذا الاختلاف قد صعب علی
المتنفلین انتہی اور اوس میں ہے منقول عمدۃ الاحکام سے کہ فتاوی
صوفیہ میں ہے سئل عن یوم عید الفطر انا نری جنس الناس یتطوعون
فی الجامع عند الزوال فننہم عن ذلک ونخبرہم عن ورود النہی عن الصلوٰۃ فی
الاوقات الثلاثۃ قال لا المنع فلا کیلا یدخل تحت قولہ تعالی ارایت الذی
ینہی عبدا اذا صلی ولا تحقق وقت الزوال بل عسی ان یکون قبلہ او بعدہ
ولئن کان وقتہ فقد روی عن ابی یوسف لا یکرہ ذلک التطوع عند الزوال
یوم الجمعۃ والشافعی لا یکرہ ذلک فی جمیع الایام فلئن اعترضت علی ہذا المصلی
فعسی ان یجیبک انہ تقلد فی ہذہ المسئلۃ من یری جواز ذلک ویحتج علیک
بما احتج بہ من اختار ذلک فلیس لک ان تنکر علی من قلد مجتہدا او احتج دلیلا
قولہم بعض مفسرین نے کہا ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ
فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار **جواب** قول وجوب تقلید
معین پر دلیل نہیں ہے اور اوسکا جواب بیچ تاریخ مسئلہ کے بیان ہوا
قولہم فرمایا شیخ عبد الحق رح نے خانہ دین این چہار سمت ہر کہ راہی ازین

راہ ہا ودری ازین درہا اختیار نمود براہی دیگر رفتن و دری دیگر گرفتن عبث
و یا وہ باشد و کارخانہ عمل از ربط و ضبط بیرون افگندن دار مصلحتہا بیرون
افتادن ہست **جواب** یہہ صرف قیاس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے
اور اس قول سے واجب ہونا تقلید معین کا نہین ثابت ہوتا اور تحصیل التعرف
مین شیخ نے واجب ہونی تقلید معین کو یون فرمایا وہذا القول اقرب الی
الانصاف اور یہی تہا طریق متقدمین اور اکثر متاخرین کا چنانچہ بیان ہو چکا
قولہم اگر واجب نکرین اتباع مذہب واحد کی تو سوای مسائل اجماعیہ کے
کوئی شخص مکلف نرہیگا نہ حلت مین نہ حرمت مین اور کارخانہ دین کا برہم
درہم ہو جائیگا **جواب** مکلف رہیگا حلت مین بہی اور حرمت مین بہی
مسئلہ نصی قطعی کا یعنے جو کہ قرآن شریف اور حدیث متواتر سے ثابت ہو چکا
ساتہہ دلیل اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول اور دوسری آیات کی کہ اس باب مین
وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ نصی ظنی کا یعنے جو کہ حدیث شریف سے
ثابت ہو چکا ساتہہ دلیل اسی آیت کریمہ اور دوسری آیات کی کہ اس باب
مین وارد ہین اور مکلف رہیگا مسئلہ اجماعی کا یعنے جس پر اتفاق مجتہدون کا
ہوا ایک زمانہ مین ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الآیہ اور مکلف رہیگا مسئلہ
قیاسی اجتہادی کا یعنی جو کہ مجتہدون نے ساتہہ قیاس صحیح کے قرآن
اور حدیث سے مستنبط کیا بدون واجب ہونے تقلید معین مذہب واحد کی
ساتہہ دلیل اس آیۃ کریمہ کے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور برہم
درہم نہین ہونیکا کارخانہ دین کا در صورتیکہ مکلف کی نیت خیر
اور اوسکو بجا لانا حکم حق تعالی کا منظور ہو اور برہم درہم ہو جائیگا ...

دین کا درجہ ہوریکہ مکلف کے نیت فاسد اور اوسکو منظور ہو اتباع ہوای نفس
یا حق کلفے کے اور کے اور زمانہ خیر القرون مین اتباع مذہب واحد کا
بطور وجوب کے مروج نتہا تو وہ سب کی سب تارک واجب نہ تھی اور جس
کام کو اونہون نی واجب نہین جانا اور نہ کسی آیت اور حدیث سی اوسکا
واجب ہونا معلوم ہوتا ہے تو گذارش خدمت یہہ ہے کہ آپ اپنی جہتہا
سے اوس کام کو واجب نفرمائیے چنانچہ فرمایا ہماری اصولیون نی رحم
الله علیہم الواجب ما اوجبہ الله تعالی ولم یوجب علی احد ان یتمذہب
بمذہب الخ فرمایا حضرت شاہ ولی الله رح نی عقد الجید مین وانّ الصحیح ما قال
الامام عزالدین بن عبد السلام ولقد افلح من قام بما اجمعوا علی وجوبہ
واجتنب ما اجمعوا علی تحریمہ واستباح ما اجمعوا علی اباحتہ وفعل ما اجمعوا علی
استحبابہ واجتنب ما اجمعوا علی کراہتہ ومن اخذ بما اختلفوا فیہ فلہ حالان احد
ہما ان یکون المختلف فیہ مما ینقض الحکم بہ فہہنا لا سبیل الی التقلید فیہ لانہ
خطاء محض الحکم فیہ بالنقض الا لکونہ خطاء بعیدا من نفس الشرع ومأخذہ
ورعایۃ حکمہ الثانیۃ ان یکون مما لا ینقض الحکم بہ فلا باس بفعلہ ولا بترکہ
اذا قلد فیہ بعض العلماء لان الناس لم یزالوا علی ذلک یسألون من تفق
من العلماء من غیر تقیید لمذہب ولا انکار علی احد من السائلین الی ان
ظہرت ہذہ المذاہب ومتعصبوا من المقلدین فان احدہم یتبع امامہ مع بعد
مذہبہ عن الادلۃ مقلدا لہ فیما قال کانہ نبی ارسل الیہ وہذا نائی عن الحق
وبعد عن الصواب لا یرضی بہ احد من اولی الالباب قولہم فرمایا شاہ
ولی الله صاحب نے فیوض الحرمین مین عرّفنی رسول الله صلی الله علیہ وآلہ
وسلم ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ ہی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ

التی حمیت وتفسحت فی زمان جواب اسکے یہہ معنے نہین ہین کہ تمام اقوال علمای متقدمین اور متاخرین مذہب حنفی کے طریقہ انیقہ ہی بلکہ بلفظ فی سی یہی معنی مفہوم ہوتی ہین کہ بیچ مذہب حنفی کے ایک طریقہ انیقہ موافق تر ہے اور طریقون سے ساتہہ سنت کی سو بعضے علما نے یون سمجہا کہ وہ طریقہ یہہ ہے کہ وقت اختلاف مسئلہ کے فتوی دیا جاوی بموجب قوۃ دلیل کے اور اوسی قیاس کا موید ہے قول حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم اور رسالہ اعلام نامہ مین اس قول کو یون نقل کیا ہے ان فی المذہب الحنفی طریقۃ انیقۃ اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی حمیت وتفسحت فی زمان البخاری ﴿صحیح﴾ انتہی اور اسیطرح کی بشارتین اور کتابون کے حق مین بہی آئی ہین چنانچہ مولانا قطب الدین خانصاحب سلمہ اللہ تعالی لکہتے ہین مظاہر حق مین اور بہت لوگون نے خواب مین دیکہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد بن احمد مروزی درمیان رکن اور مقام ابرہیم کے سوتا تہا حضرت صلعم کو خواب مین دیکہا فرمایا کہ اے ابوزید کب تک تو کتاب شافعی کا درس کریگا میری کتاب کا درس کیون نہین کرتا آخر یہ وہ کہی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین تمہاری قربان ہو تمہاری کتاب کونسی ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل اور امام نحوی مین سے بہی اسیطرح کا خواب نقل ہے اور مولانا احمد علی مدظلہ نے لکہا ہے قال الفربری رایت محمد بن اسمعیل البخاری فی النوم خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یمشی کلما رفع قدما وضع البخاری قدمہ فی ذلک الموضع ﴿و لیہم﴾

ثابت ہوا ساتھہ کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے کہ مجتہد کبھی
مصیب ہوتا ہے کبھی مخطے پس جب کہ ثابت ہوا یہہ امر ساتھہ ادلہ
مذکورہ کے تو واجب ہوا مقلد پر کہ اختیار کرے اتباع اور تقلید مجتہد
راجح اور کامل کے تاکہ نہ پڑی بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمداً اور قصداً اور
جب کہ اختیار کیا مذہب امام راجح کامل کا تو پہر واجب ہی اوسپر دوام
اور استمرار تاکہ نہ پڑی بیچ اتباع کثیر الخطا کے عمدا اور قصدا اور یہی ہی
قول علماء اہل سنت کا **جواب** پس جب کہ ثابت ہوا مجتہد کا کسے
وقت مین مخطی ہونا تو معلوم ہوا کہ ہر مجتہد ہر مسئلہ مین ہر وقت مصیب
نہین اور ہر مجتہد ہر مسئلہ مین ہر وقت مخطے نہین اور یہہ بات بہی ظاہر
ہے کہ ہر مقلد کو یہہ ملکہ نہین ہے کہ معلوم کری کہ فلان مجتہد فلان مسئلہ
مین مخطی اور فلان مجتہد فلان مسئلے مین مصیب ہے اور فلانا مجتہد بہت مسائل
مین مخطے ہے اور فلان مجتہد بہت مسائل مین مصیب ہے اور فلان مجتہد
راجح اور کامل اور فلان مجتہد مرجوح اور ناقص ہے اور بسبب اسی علت کے
مقلدون کے اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
اور اسمین تخصیص کسے مجتہد کی نہین فرمائی بلکہ حکم عام ہے چنانچہ ثابت
ہو چکا اسی بحث مین اور حضرت رسول صلعم نے خاص کسے شخص معین
کے اتباع کا حکم نہین دیا بلکہ عام فرمایا ہے بار بار علیہ و اصحابی اور اجماع
صحابہ اور تابعین اسی بات پر ہوا کہ اتباع خاص کسیکا اوسوقت مین
نتہا چنانچہ کتب اصول سے بیان ہو چکا اور عقل بہی اسی بات کا
اقتضا کرتی ہے کہ ایسا ایک فرد کامل کہ خاص وہی کے اتباع معین
لازم ہو ہر کسی پر سوای حضرت رسول کریم صلعم کے کوئی نہین پس ثابت ہوا

ساتھہ کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کے کہ تقلید شخصی واجب نہین ہے
اور مسلمانون کو پہنچتا ہی حسب اتفاق اور حسب ضرورت عالم دیندار سی
مسئلہ پوچھین اور ہر مذہب کی روایت معتبر حاصل کرین **قولہم** بدون
تقلید مذہب ایک امام کی بنتی ہی نہین **جواب** جہان دوسری مذہب کے
کتاب نہو تو سوای تقلید ایک مذہب کی نہین بنتی چنانچہ تائید مسئلہ اوّل
مین بیان ہو چکا اور جبکہ روایات صحیحہ اور مذہبون کی اور احادیث
صحیحہ موجود ہون تو بنیاتی ہی **قولہم** مولوی نذیر حسین صاحب نے لکھا
کہ جو شخص کہ مذہب خاص کی پیروی کو بدعت اور ضلالت کہتا ہی وہ
مردود اور گمراہ ہی پس یہہ فتوی نص صریح ہی اسباب مین کہ تقلید
مذہب خاص کی سنت اور ہدایت ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ خیر القرون
مین بہی جاری تہی **جواب** جو کام کہ بدعت اور ضلالت نہین یہہ بہی
لازم نہین کہ ضرور سنت اور ہدایت ہو اور خیر القرون مین بہی جاری
ہو بہت کام مباح ہین کہ نہ سنت ہین نہ ہدایت نہ بدعت نہ ضلالت اور
اور نہ خیر القرون سی منقول ہین جیسے بعضے ترکاریون کا کہانا اور
ساگودانا اور چونا کتہا لگا کر پان چبانا وغیرہ اور بعضی قسم کی کپڑی
پہننا کہ قرون ثلاثہ سی منقول نہین ہین اور مولوی نذیر حسین صاحب
کی نزدیک تقلید مذہب معین واحد کی جائز ہی نہ حرام اور نہ واجب
قولہم کہا ابو عصمہ نوح نی کہ ہمعصر امام مالک کا ہی رأیت الناس قد اعرضوا
عن القرآن واشتغلوا بفقہ ابی حنیفۃ ومغازی ابن اسحاق فوضعتہا حسبۃ اور
ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تابعی اور تبع تابعی اور اونکی بعد کی تہی جو اپنی
مشتغل ہونا فقہ ابو حنیفہ رض کی ساتھہ برا نہین اور ہم لوگ بہی مشتغل ہین فقہ ابو

٨١

دیکہا مین نی لوگونکو کہ منہ پہیرا قرآن سی اور مشغول ہوئی فقہ ابو حنیفہ مین اور مغازی ابن اسحاق کی مین نی بنایا ... حسبۃ للہ ۱۲

کی ساتہہ اور مولوی نذیر حسین صاحب کی اکثر فتوی اسی فقہ سی ؛
ہوتی ہین اور بہت بزرگان دین اس فقہ سی مشتغل رہی لیکن یہہ آپ
فرمائیے کہ یہہ مسئلہ کہان سی نکالا کہ جو کوئی فقہ حنفی سی مشغول ہوا اوسکو
دوسری امام کی فقہ سی کوئی مسئلہ اخذ کرنا درست نہین ہم آپ سی
فقط تقلید معین کی واجب ہونی پر دلیل مانگتی ہین نہ جائز ہونی پر اور
ابو عصمہ کہ حدیثون کی وضع کرنیوالا ہی اور ایک قوم جنہون نی قران سے
اعراض کیا تہا ایسون کی قول اور فعل کا اعتبار نہین ہوتا اور اون
لوگو نکا تابعی ہونا جس کتاب معتبر سی معلوم کیا ہو بیان فرمائیے قولہم
کہا یحیی بن معین نی کہ مین نی پایا لوگون کو فقہ حنفی پر اور یحیی بن معین
ہمعصر ہی امام احمد کا اور پر ظاہر ہی کہ یہہ لوگ تبع تابعی ہتی جواب
اسکا اس سی پہلی سوال کی جواب سی سمجہہ لیجیی اور جس قوم مین جس امام
کی فقہ شایع ہوگئی اوسی پر عمل کرنی لگی اس سی واجب ہونا تقلید معین
مذہب واحد کا ثابت نہین ہوتا یہہ عمل مدد آمدی اجماع نہین ہی ۸۶
قولہم شاہ عبد العزیز صاحب نی فرمایا بستان المحدثین مین کہ اندلس
کی لوگ اول حضرت امام اوزاعی کی مذہب پر ہتی پہر حضرت امام
مالک کی بزرگی اور وسعت علم دریافت کرکے تعظیم اور تقلید اونکی
اونکی دلون مین راسخ ہوگئی پس یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح
ہے اس بات مین کہ اونہون نی امام مالک کو اول اور بڑا عالم جانکر
اونکی تقلید اختیار کی جواب یہہ قول شاہ صاحب کا نص صریح ہی
اس باب مین کہ مسائل مین ایک امام کی تقلید کرکی اوسکو چہوڑ دینا اور
دوسری امام کی مسائل پر عمل کرنا درست ہی اور عدم وجوب تقلید معین

۸۴

بہت کچھہ بیان ہو چکا ہی تو لہہ بستان المحدثین مین ہی مختصر طحاوی دلالت
کرتا ہی اسپر کہ طحاوی مجتہد منتسب تہا محض مقلد نہ تہا کیونکہ اوسنی مختصر میں
اون چیزون کو اختیار کیا ہی کہ مخالف مذہب ابو حنیفہ کی ہین پس یہہ
کلام شاہ صاحب کا نص صریح ہے اس امر مین کہ تقلید مذہب خاص کی
واجب ہی غیر مجتہد پر جواب یہہ کلام ہرگز نص صریح نہین وجوب تقلید
معین پر بلکہ اس سی اتنا ہی مفہوم ہوتا ہی کہ جیسی کہ عادت ہی بعضی مقلدین
متاخرین کی کہ سوا ایک مذہب کی اور قولون کو اختیار نہین کرتی
طحاوی نی یہہ کام نہین کیا اس سی معلوم ہوتا ہی کہ طحاوی خود مجتہد تہا
اور حضرت شاہ صاحب بستان مین فرماتی ہین حال آنکہ صدی دویم کا
حالانکہ دران زمان تقلید بیک مذہب رائج نبود نہ در عوام و نہ در خواص
اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب الا ماجد اور استاد اور مرشد شاہ
صاحب کے فرماتی ہین بل یصنع کلہا علی القبول بجملتہ و یتبع ما وافق صریح
السنتہ و معروفہا چنانچہ بیان ہوگا پس یہہ قول شاہ عبد العزیز صاحب
کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کا اور سوای اسکی اور قول شاہ ولی اللہ صاحب
کی اور صاحبان اصول کے کہ بیان ہو چکی اور طریقہ متقدمین کا بلکہ
زمانہ صحابہ کرام رض کا یہہ سب کچھہ نص صریح ہی اس امر مین کہ تقلید معین
مذہب واحد کی واجب نہین ہی بلکہ شاہ صاحب تو تفسیر عزیزی مین ایسا
لکہتے ہین تحت مین قول اللہ تعالی کی وان ہم الا یظنون زیرا کہ بر عالم
فرض است کہ موافق علم خود عمل نماید و از دروغ گفتن و تحریف کتاب
کردن احتراز کند و بر عامی فرض است کہ بر تقلید و ظن اکتفا نکند بلکہ تحصیل
یقین با قصد نماید اور تحت مین اس قول کی صم بکم عمی فہم لا یعقلون درین آیت

اشارہ ہست بابطال تقلید بطریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہرگاہ قول
مسکینی نزد تو حق ہست یا نی اگر محق بودن اورا می شناسی پس با وجود احتمال
مبطل بودن اورچرا اورا تقلید مسکینی واگر محق بودن اورا می شناسی پس
بکدام دلیل می شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی سخن دران خواہد رفت وتسلسل
لازم خواہد آمد واگر بعقل مے شناسی پس اورا چرا در معرفت حق صرف نمیکنے
ومدار تقلید برخود گوارا میداری الخ اب یہہ فرمائیے کہ یہہ قول شاہ صاحب
کا نص صریح کس بات پر ہی **قولہم** تقلید مذہب خاص کی سنت اوصحابات
ہوی بالاتفاق اور مذہب لا مذہبی کا مختلف فیہ اور مبنی علیہ فساد کا ہی
جواب تقلید مذہب خاص کی جائز ہی نہ سنت نہ واجب اور تقلید
غیر معین معمول ہے زمانہ صحابہ کرام رضی اور تابعین رضی کا تو اس امر کو مذہب
لا مذہبی اور مبنی علیہ فساد کا کہنا ہرگز مناسب نہین اعلام نا سرمین
صفحہ ۲۰ قال شاہ ولی اللہ فی کتاب الانصاف وبعد المائتین ظہر بینہم التمذہب
للمجتہدین باعیانہم الخ سو یہہ بہی خاص طریقہ مخرجون کا تہا نہ ہر خاص
اور عام کا اور مخرجون کو بسبب ضرورت خاص کے اوس زمانہ مین یہہ
امر واجب تہا چنانچہ اسکا بیان ہو چکا اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہی
اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص
لمذہب واحد بعینہ اور اوسی مین ہی وبعد القرنین حدث فیہم شیٔ من التخریج
غیر ان اہل المائۃ الرابعۃ لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذہب
واحد **قولہم** بستان المحدثین مین ہی کہ یحیی بن یحیی انچہ از امام مالک
شنیدہ بود بموجب آن فتوی میداد وہرگز بخلاف مذہب امام مالک
نمیشد انتہے **جواب** اوسکی بعید یہہ ہی حالانکہ دران زمان تقلید یک

رایج نبود نہ در عوام ونہ در خواص نوشتہ اند کہ یحیی بن یحیے در ہر مسئلہ
اتباع اجتہاد امام مالک لازم گرفتہ مگر در چہار مسئلہ کہ مذہب لیث بن سعد
مصری را اختیار میکرد **قولہم** حدیث شریف مین ہی مثل تولی من امر المسلمین
شیا فاستعمل علیہم رجلاً وہو یعلم ان فیہم من ہو اولی واعلم منہ بکتاب اللہ و
سنت رسول اللہ فقد خان اللہ ورسولہ وجماعۃ المسلمین **جواب** یہہ
حدیث نص نہین اس بات پر کہ تقلید معین مذہب واحد کی واجب ہے اور
اگر آپ قیاس کرکے اس حدیث سی اس مسئلہ کو استنباط فرماتی ہین تو
گستاخی معاف یہہ مسئلہ اعتقاد کا ہی اور قیاس اور استنباط منصب مجتہد
کا ہی اور تم مجتہد نہین ہو اور اگر آپ مجتہد ہی ہوتی تو ہم آپ کی آگی
یہ عبارت شرح مسلم کی پیش کرتی ثم القیاس مظنون الافادۃ لا تحصیل لیقین
عند الجمہور فلا یثبت بہ العقائد میزان الشعرانی مین ہی صـ۱۲ کہ فرمایا امام ابن
عبد البر رحمہ اللہ ولم یبلغنا عن احد من الائمۃ انہ امر اصحابہ بالتزام مذہب معین
ولم یبلغنا فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر احداً
من الامۃ بالتزام مذہب معین اور بقول تمہاری اگر تقلید غیر معین خیانت اللہ
اور رسول کی ہی تو علمای اصول و متقدمین اور اکثر متاخرین بلکہ اہل زمان
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہ جنکے نزدیک تقلید مذہب معین واحد کے
واجب نہین سب خاین ٹھہرتی مین اب بس کرو ایسی اجتہادون اور قیاسون سے باز
آؤ ...... **قولہم** حضرت ابو حنیفہ رضہ تابعی ہین اور مذہب ونکا مدون
ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ
رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ رواہ مسلم اور بخاری مین یون ہے
لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس اور کسی حدیث مین

نوم من ابناء فارس اور کسی مین رجل من ابناء فارس اور کسی مین ناس
من ابناء فارس واقع ہی اور یہہ حدیثین بشارت ہین بیچ حق ابو حنیفہ رضی
اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے لیس احد احق ان یقتدی بہ احد من ابی حنیفہ
الخ اور فرمایا شافعی نے من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب ابی حنیفہ اور فرمایا
سب لوگ عیال ہین ابو حنیفہ کی فقہ مین اور فرمایا امام احمد حنبل نے
بیچ حق ابی حنیفہ کی انہ کان من العلم والورع والزہد وایثار الآخرۃ بمحل لا
یدرکہ احد الخ اور کہا طحاوی نے ان دلیلا فضل ابی حنیفہ من اعظم معجزات
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بعد القرآن الخ پس ثابت ہوا اس حدیث سے
کہ ابو حنیفہ افضل علماء دین کی ہین باعتبار کہ حق بجانب اونکی ہوگا مسائل
مختلفہ مین اور یہہ کہ ساری مذہب نکلی ہین ابو حنیفہ کی مذہب سے اور
یہہ کہ ابو حنیفہ واجب الاتباع ہین انتہی مختصرا **جواب** چشم ما روشن
شعر اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ٭ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ٭ بگردان
ذکر نعمان را کہ ذکرش مشک تاتار ست ٭ چو تکرارش کنی ہر دم جہانی بوی
خوش یابد ٭ انشاء اللہ تعالی ہم ہی کچھ یہہ ذکر خیر کرینگی بیچ تائید مسئلہ
کی تمنی تو یہان حضرت امام کا تابعی ہونا بیان کیا ہم کہتے ہین کہ ہماری
امام اگر صحابی ہوتی تو ہم نہایت ہی خوش ہوتی لیکن یہہ فرمائیے کہ لفظ
واجب الاتباع سے کیا مراد ہی اگر یہہ ہی کہ وقت حاصل نہونی علم کسی
مسئلے کے قرآن مجید یا حدیث شریف سے تقلید مجتہد کی واجب ہوتی ہی
تو مسلم ہی لیکن ان معنون کر بلا تعیین ہر مجتہد واجب الاتباع ہوتا ہی
کچھ خصوصیت جناب ابو حنیفہ رض کی نہین ہی اور اگر یہہ مراد ہی کہ
تمام امت مرحومہ پر محض اتباع حضرت ابو حنیفہ کا واجب ہی تو یہ دعوی

٨٦

ممنوع ہی کسی بزرگ کی تعریف مین غلو کرنا اور اپنی اجتہاد سی ایسی بات
نکالنا کہ برخلاف مذہب جمہور اہل سنت کی ہو ہرگز نچاہیی حضرت سید
الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نی خود فرمایا ہی کہ میری تعریف مین حد سی مت
بڑہو جیسا کہ نصارا نی افراط کری بیچ تعریف حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور یہہ بات کہ حضرت امام ابو حنیفہ رض ساری علمای دین سی افضل ہین
اور ہر مسئلہ اختلافی مین اونکا قول حق اور سب کا خطا ہی اور سارے مذہب
اون کی مذہب سی نکلی ہین اور ہر کسی پر اونہین کا اتباع واجب ہی
اس دعوی پر دلیل لانا چاہیی نص صحیح صریح سی یا اجماع امت سی نہ اپنی
اجتہاد سی اور نہ قول بی سند بعض صلحا سی کیونکہ مقتدی بسبب حسن ظن
اپنی کی اپنی مقتدا کو احق بالاتباع جانتا ہی لیکن اوسکا قول اور کسی پہ
حجت نہین ہو سکتا اور اوس قول پہ نہین ثابت ہوتا کہ بس وہی مقتدا
واجب الاتباع ہی اور اسطرح اور بزرگان دین نی بہی اور مقتداؤن
کی تعریف کی ہی چنانچہ فرمایا امام شعرانی نی کشف الغمہ مین صـ ۱۳
والمذہب الواحد بلاشک لایحتوی علی کل احادیث الشریعۃ الا ان قال
صاحبہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی فیدخل فی مذہبہ کل حدیث استقل
مجتہد من المجتہدین وقد ثبت عن الشافعی ذلک فجمیع المذاہب علی ہذا مذہب
للشافعی عند کل من سلم من التعصب فی الدین اور کہا محمد بن عبد اللہ بن حکم
نی بیچ تعریف مذہب شافعی کی اخوانی ہذا لیس بمذہب انما ہو شریعۃ کلہ
کذا فی المیزان اور نقل کیا یافعی نی بعض علمار اکابر سی کہ فرمایا لو کان نبی بعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکان الغزالی کذا فی صیانۃ الاناس مین کواکب سی غرض
ان تشبیہات مذکورہ بالا سی یہ دعوی تمہارا ہرگز ثابت نہین ہوتا علمای دین رحمہم اللہ تعالی

نی کسیکو کچھہ فضیلت دی ہی اور کسیکو کچھہ کوئی علم حدیث مین افضل ہی کوئی
علم تفسیر مین کوئی فقہ مین کوئی سلوک اور تصوف اور معارف اور اخلاق
مین اور کوئی صحابیت کی جہت سی کوئی تابعیت کی سبب سی آور جو
امر قرآن شریف اور حدیث رسول کریم صلعم سی ظاہر ہنو اوس مین یہہ
ساری حضرات رضی علی حسب المراتب واجب الاتباع اور مقتدا اور پیشوا
ہین اور موافق معنی حدیث صحیح صریح غیر ماول غیر معارض کی کوئی قول
کسی حضرت کا جو اس حدیث کی معارض ہو واجب التاویل یا واجب الترک
ہی اور اتفاق ہی اہل سنت کا اسپر کہ بعد حضرات انبیاء علیہم السلام کی تمام
امت محمدیہ مین افضل ہین حضرات خلفای اربعہ رضی اللہ عنہم ہر عالم اور عابد
اور فقیہ اور زاہد اور تابعی اور صحابی ہی آور اس بات پر کوئی دلیل شرعی
قایم ہی کہ جو کوئی تابعی ہوا اور مذہب اوسکا مدون ہوا اور اوسکی فضیلت مین
بدون تصریح نام کی کچھہ اشارا حدیث شریف سی پایا جاوی اور بعضی بزرگان
دین نی اوسکی تعریف کی ہو تو وہ شخص تمام مجتہدون اور عالمون سی
افضل ہوتا ہی اور ہر مسئلہ اختلافی مین حق اوسی کی جانب ہین اور اوسکا
اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا ہی اور ساری مذہب اوسکی مذہب سے نکلے
ہوئی ہوتی ہین بلکہ یہہ امور مجموعہ تو خاص کسی شخص کی حق مین اون ؛
حضرات مین سی بہی ثابت نہین ہوتی جو بلا واسطہ شاگرد اور تعلیم یافتہ ہین
جناب مستطاب حضرت مورد وحی علیہ الصلواۃ والسلام کی اور اونہون نی
بچشم خود دیکہا حضرت حامل وحی علیہ السلام کو اور برسون حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین رہکر ہمیشہ رہی سفر اور حضر مین اور ہمیشہ آپ سے
ہمکلام رہے ؎ در سفر ہمراہ کاب او بودندی ؛

در حضر ہم خطاب و بود ندۂ ہمہ آثار وحی دیدہ از وے ہمہ اسرار دین شنیدہ
از وے اور اونکی حق مین وارد ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس لا یۃ والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم
اونکے اتباع کرنیوالون سے بھی اللہ راضی ہے والذین جاہدوا فینا لنہدینہم
سبلنا ویہدیکم صراطا مستقیما اور فرمایا حضرت صلعم نے فاقتدوا بالذین من
بعدی ابی بکر وعمر وتمسکوا بہدی عمار وما حدثکم بہ ابن مسعود فصدقوہ وافضاکم
علی واعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضکم زید کذا فی کشف الغمہ اور فرمایا
لو کان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب انا مدینۃ العلم وعلی بابہا خذو نصف العلم
من ہذہ الحمیراء علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین الحدیث اصحابی
کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ما انا علیہ واصحابی بلکہ حق تو یہہ ہے کہ مسائل اجتہاد
اختلافی مین ہر مجتہد کا قول احتمال خطا کا رکھتا ہے خواہ تابعی ہو یا صحابی
یا سوای انکی اور یہی ہے مذہب اہل سنت کا اور اگر ساری مذہب مذہب
حنفی سے نکلے ہین تو حنفیونکو تقلید شافعی رضہ اور مالک رضہ اور احمد رضہ اور دوسرے
مجتہدون کیسے کیون منع کرتے ہو کیونکہ بقول تمہاری ساری مذہب اسی
مذہب حنفی کی شاخین ہین تو ساری مذہب ایک ہی مذہب ہوئے اور
سب کی تقلید کرنا مذہب حنفی ہی کی تقلید ہوئی اور اگر ساری مجتہدون مین
حضرت ابو حنیفہ ہی کا اتباع ہر کسی پر واجب ہوتا تو تمام امت مرحومہ
کے شافعی اور مالکی اور حنبلی کہ ہزارہا اولیا اور علماء کامل بھی اونمین ہین
مثل حضرت سید عبد القادر جیلانی رضہ اور حضرت حجۃ الاسلام محمد غزالی
اور امام فخر رازی اور امام محی السنۃ بغوی اور امام محی الدین نووی
اور جلال الدین سیوطی اور جلال الدین محلی اور قاضی صاحب مصنف تفسیر بیضاوی

اور امام طیبی وغیرہم رحمہ اللہ علیہم اجمعین سب کے سب تارک واجب کے ہوتی حالانکہ
یہہ حضرات بعضے وقت مستحب کے ترک پر بہی غمناک ہوتی تہے بلکہ حضرت
شافعیؒ اور احمد حنبلؒ اور امام مالک وغیرہ مجتہدین کہ اونہوں نی باوجود
ہونی عیال ابو حنیفہ کے جدی جدی مذہب نکالی اور صدہا مسائل مین
مخالفت کرے حضرت ابو حنیفہ کے سب تارک واجب کے اور باعث
تارک واجب ہونی دوسرے مسلمانون کے یعنی اپنے مقلدین کی ہوتی
اور انکے اجتہاد باوجود متبوع کل ہونے حضرت ابو حنیفہ کی لغو ہوتی بلکہ حق
اور محقق لاریب فیہ یہی کہ واجب الاتباع اور متبوع کل اللہ مسئلہ مین
حق پر اور جسکے قول وفعل سے ساری مذہب نکلے مین وہی ذات
بابرکات ہین کہ جسکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے انا ارسلناک بالحق
بشیرا ونذیرا ایضًا کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتاب ۹۰
والحکمۃ ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون ایضًا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان
اللہ لا یحب الکافرین ایضًا واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون ایضًا لقد من اللہ
علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب
والحکمۃ ایضًا ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا وذلک الفوز العظیم ایضًا ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدود
یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین ایضًا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا
الرسول لو تسوی بہم الارض ایضًا یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم
تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا ایضًا واذا قیل لہم تعالوا

الی ما انزل الله والی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا ایضًا
وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله ایضًا فلا وربک لا یومنون حتی
یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ایضًا
ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین
والشهداء والصالحین ج وحسن اولئک رفیقا ایضًا وارسلناک للناس رسولا
وکفی بالله شهیدا ایضًا من یطع الرسول فقد اطاع الله ایضًا ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولی ونصله
جهنم وساءت مصیرا ایضًا واطیعوا الله واطیعوا الرسول واحذروا ایضًا قل
یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا الذی له ملک السموات والارض ج
لا اله الا هو یحیی ویمیت فامنوا بالله ورسوله النبی الامی الذی یومن بالله
وکلماته واتبعوه لعلکم تهتدون ایضًا یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم ایضًا والله ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مومنین ایضًا
الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخزی
العظیم ایضًا والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
وینهون عن المنکر ویقیمون الصلوة ویوتون الزکوة ویطیعون الله ورسوله
اولئک سیرحمهم الله ان الله عزیز حکیم ایضًا فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب
ایضًا واذا دعوا الی الله ورسوله لیحکم بینهم اذا فریق منهم معرضون ایضًا ام یخافون
ان یحیف الله علیهم ورسوله ایضًا انما کان قول المومنین اذا دعوا الی الله ورسوله
لیحکم بینهم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک هم المفلحون ومن یطع الله ورسوله
ویخش الله ویتقه فاولئک هم الفائزون ایضًا قل اطیعوا الله واطیعوا الرسول
ایضًا وان تطیعوه تهتدوا ایضًا فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنة

٩١

اولئک لہم عذاب الیم ایضاً و یوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع
الرسول سبیلا ایضاً و ماکان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان
یکون لہم الخیرۃ من امرہم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ایضاً یوم
تقلب وجوہہم فی النار یقولون یا لیتنا اطعنا اللہ و اطعنا الرسولا ایضاً یس و القرآن
الحکیم انک لمن المرسلین ایضاً یا قومنا اجیبوا داعی اللہ ایضاً یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ایضاً و من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنات
تجری من تحتہا الانہار و من یتول یعذبہ عذابا الیما ایضاً ان الذین
یحادون اللہ و رسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلہم ایضاً ان الذین یحادون
اللہ و رسولہ اولئک فی الاذلین ایضاً لا تجد قوما یومنون باللہ و الیوم
الاخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ و لو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم
او عشیرتہم الایۃ ایضاً و ما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہوا ایضاً ذلک
بانہم شاقوا اللہ و رسولہ ایضاً و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فان تولیتم فانما
علی رسولنا البلاغ المبین ایضاً و من یعص اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالدین
فیہا ابدا ایضاً انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا
فعصی فرعون الرسول فاخذناہ اخذا وبیلا ایضاً و ما ارسلناک الا کافۃ
للناس بشیرا و نذیرا ایضاً و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ایضاً و ما ینطق
عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی ایضاً لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ ایضاً و من یشاقق اللہ و رسولہ فان اللہ شدید العقاب ایضاً
و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما اور حدیث شریف میں ہے و لو
کان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی ایضاً خیر الہدی ہدی محمد ایضاً من اطاعنی
دخل الجنۃ و من عصانی فقد ابی ایضاً و ان ما حرم رسول اللہ ایضاً

الاوا سنے قد امرت و وعظت و نہیت عن اشیاء انہا لمثل
القرآن ایضًا لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعًا لما جئت بہ
ایضًا فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدًا فقد اطاع
اللہ ومن عصی محمدًا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس ایضًا
ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ
رسولہ ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی
فی الجنۃ انتہی اور سواے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکی
واسطے یہ مرتبہ اعتقاد کرنا ممنوع اور نہایت محظور اور محظور
اور قید کرنا دین محمدی کا ہے ایک عالم کی زبان مین اور
گویا نئی شریعت باندہنا ہے اپنے طرف سے فرمایا امام شعرانی
نے میزان مین صـ ۴۴ فان جمیع الائمۃ کلہم فی الحق سواء فلیس
مذہب اولے بالشریعۃ من مذہب ایضًا قول حضرت جلال الدین
سیوطی کا ولم یزل فی حدیث صحیح وضعیف تمییز احد من الائمۃ
المذاہب علی غیرہ علی التعیین والاستدلال بتقدیم زمن ابی حنیفۃ
لا ینہض حجۃ ولو صح لوجب تقلیدہ علی کل حال ولم یجز تقلید غیرہ
البتۃ وہو خلاف الاجماع الخ اور مشکوۃ مین صحیحین سے منقول ہے
صـ ۵۶۱ کہ وقت نازل ہونی وآخرین منہم لما یلحقوا بہم کے صحابہ نی حضرت
سی پوچہا کہ وہ کون ہین آپ نی سلمان فارسی رضی پر ہاتہہ رکہا اور فرمایا لو کان
الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہولاء اور اوسکی حاشیہ پر مرقاۃ اور طیبی سی منقول ہے
کہ احتمال ہے کہ اس سے مراد ساری عجم ہون یا اہل فارس اور لمعات سی منقول ہے کہ مراد اہل عجم
تابعین ہین اور کشف الغمہ مین ہے فقد علمت بہذہ الاحادیث والآثار الامر بالعمل بہدی صحابہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلہم وتقدیمہ علی کلام غیرہم من التابعین ومن بعدہم لورود
الاقتداء بہم والتعیین والتصریح دون غیرہم ایضا صلا و ذلک ان تعلم یا اخی
ان الشریعۃ المطہرۃ جائت عامۃ ولیس مذہب اولی بہا من مذہب فمن
ادعی تخصیصہا بمذہب لیہ امامہ من المقلدین فقد اتی بامر من الکبائر الخ۔
اور فرمایا علی قاری نے شرح عین العلم میں ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ کلف
احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفہم ان یعملوا بالکتاب
والسنۃ ان کانوا علماء وبتقلید العلماء ان کانوا جہلاء اور قول جمیل میں ہے
وصیت حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کی ومنہا ان لا نتکلم فی ترجیح
مذہب الفقہاء بعضہا علی بعض بل نتلقاہا کلہا بالقبول بجملتہ ونتبع منہا
ما وافق السنۃ ومعروفہا فان کان القولین کلاہما متخرجین اتبع ما علیہ الاکثرون
وان کان سواء فہو بالخیار ونجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد بلا التعصب
اور شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہی واما المجتہدون الذین اتبعوہم حبار
فکلہم سوار فی صلوح التقلید بہم کذا فی المعیار اور شرح مسلم میں ہی ولم یوجب
علی احد ان یتمذہب بمذہب رجل من الامۃ فایجابہ تشریع جدید اور عقد
میں ہی ولم نومن طبقتہا یا کان انہ اوحی اللہ الیہ الفقہ وفرض علینا طاعتہ
وانہ معصوم اور شرح تحریر ابن ہمام میں ہے وتخصیص العمل بفتوی مجتہد
دون مجتہد تحکم لا یلتفت الیہ بل ہو تغییر حکم الشارع من دون برہان الخ۔
ف واجب ہونی تقلید مذہب واحد معین پر کوئی دلیل شرعی قائم نہین
بلکہ بعضے حضرات نی اپنے قیاس سے اور بعضے حضرات نی بسبب کسی مصلحت
کے اور بعضے صاحبون نی بسبب الفت مذہبی اور میل طبع یا بمقتضائے
رواج کے اور بعضون نی بسبب تعصب کے تقلید معین کو لازم ٹھیرا یا ہی۔

[illegible]

سوال سب امور کے جواب لکھی گئے اور جواب کلی ان سب امور کا یا اگر کوئی
صاحب کوئی اور شبہ کری یا کسیکا قول بیان کری اوسکا یہہ ہی کہ طریقہ
صحابہ اور تابعین کے برخلاف کسیکا قول مقبول نہین ہو سکتا البتہ وجوب
تقلید مذہب واحد معین مین یہ عذر قوی ہے کہ جہان اور مذہب کے کتب
نہ ملی تو سوائی تقلید مذہب واحد کے کچہہ نہین بنتا تا یا بمقتضائے مصلحت
کے بعضے مقام مین جیسا موقع ہو ولیسا مناسب ہوتا ہی سو اس سے
وجوب نہین ثابت ہوتا الحمد للہ کہ اب کتب حدیث اس ملک مین بہت موجود
ہو گئی ہین اور مذاہب ثلاثہ کے روایات بہی بہت معلوم ہو گئے ہین
لیکن جب تلک کسی حدیث اور روایت کی تحقیق نہو وی اوسپر عمل نچاہیے
واللہ اعلم بالصواب مسئلہ جس امر مین ایک مجتہد کی تقلید کر چکا پہر اوس
مسئلہ مین دوسری مجتہد کی تقلید سے اوسکی برخلاف عمل کرنا جائز ہے
یا نہین جواب اگر بطور کہیل کے ہی یہ کہ جیسے ایک چیز کو ایک وقت مین
ایک مجتہد کے قول پر حرام سمجہا اور دوسرے وقت مین بی تحقیق اور بیضرورت
دوسرے مجتہد کے قول پہ جائز سمجہکر کہا لیا اور بطور تحقیق کے یہ کہ
حدیث صحیح موافق قول دوسرے مجتہد کے پائی اور اوسپر عمل کیا اور واسطے
ضرورت کے یہ جیسے حنفی نے بی تحقیق محض قول شافعی رض پر عمل کرکے واسطے
رفع تکلیف کے یا بخوف قضا ہو جانیکے سفر مین نماز ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو جمع کیا کہ اس مین ایک صورت ضرورت دنیاوی اور دوسری
صورت ضرورت دینی ہی یا جیسے کسی شافعی مذہب نے بی تحقیق کسی ضرورت کے
واسطے قول ابی حنیفہ رض پر عمل کرکے نکاح اپنا سامنی گواہان غیر عادل کے کر لیا
اور واسطے احتیاط کے یہ جیسے کسی حنفی نے شافعی کی تقلید سے ذکر کو ہاتہہ لگنے

95

[illegible]

سی وضو کیا یا نکاح اپنا بغیر حضور گواہان عدل کے نہ کیا تا بعید در مختار
مین ہی ولا باس بالتقلید عند الضرورۃ اور طحطاوی مین ہے صفحہ ۲۸۰
ظاہرہ انہ عند عدمہا لا یجوز وہو احد القولین فی المذہب والمختار جوازہ
ولو من غیر ضرورۃ ولو بعد الوقوع والنزول الخ اور اوسی مین ہی وان
الرجوع عن التقلید بعد العمل باطل اتفاقا وہو المختار فی المذہب شرحہ
کان قلد بحنفی مالکا فی النکاح بغیر الشہود ثم اراد الزوج ای بحکم مذہبہ بان
المہر لازم فلیس لہ ذلک د واعلم انہ لیس المراد نفی جواز ذلک التقلید مطلقا
بل فی نحو ما ذکرنا لان الرجوع ہنا یلزم منہ ضرر الغیر اور اوسی مین ہے ؛
قلت الممتنع الرجوع عن عین تلک الواقعۃ المنقضیۃ لا ما یحدث بعدہا
من جنسہا اور اوسی مین ہی وانہ لا یجوز التقلید ما زاد علی الواحد بحیث
ان یکون حنفیا وحنبلیا فی آن واحد کما ہو الواقع الان من بعض الناس
انتہی ۱ھ من غایۃ علامہ اکمل صاحب عجاب یہ تقریر مین نقل کرتی مین وذکر الامام
العلائی انہ یرجح القول بالانتقال فی صورتین احدہما اذا کان مذہب غیر
امامہ یقتضی تشدیدا علیہ واخذا بالاحتیاط والثانیۃ اذا رای بخلاف مذہب
امامہ دلیلا من حدیث صحیح ولم یجد فی مذہب امامہ جوابا قویا ولا معارضا
راجحا علیہ انتہی کذا فی المعیار فی التیسیر شرح التحریر نقل الآمدی وابن الحاجب
الاجماع علی عدم جواز رجوع المقلد فیما قلد فیہ وقال الزرکشی لیس کما قالا ففی
کلام غیرہما ما یقتضی جریان الخلاف بعد العمل ایضا وکذا فی التحبیر وفیہ کیف
تمتنع اذا اعتقد صحتہ وفی رد المحتار ان فی دعوی الاتفاق نظرا فقد حکی
الخلاف فیجوز اتباع القائل بالجواز کذا افادہ العلامۃ الشرنبلالی فی العقد
الفرید وایضا فیہ ثم ان الشرنبلالی الحنفی قرر ان المنع عن الرجوع بعد العمل انما

96

ہو فی تلک الحادثة لتخصیصہا الا فی مثلہا انتہی کذا فی فتوی مولانا بشیر الدین سلمہ اللہ تعالی اور مختتم الوصول مین ہی وفی التقریر الاتفاق ذکرہ الآمدی وابن الحاجب وتعقبہ الزرکشی بان کلام غیرہما یقتضی الاختلاف بعد العمل ایضًا وکیف یمتنع الرجوع اذا اعتقد صحة غیرہ وفی المسلم ثم الاشبہ ان عمل بتحری قلبہ ان لا یرجع عنہ مالقی التحری انتہی مختصرا مسئلہ حضرات مجتہدین نی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن اور حدیث کی بہی کیا ہی

جواب جو امر اونکو قرآن وحدیث سی واضح ہو گیا اوسمین اونہون نے قیاس کو دخل نہین دیا اور جو امر قرآن وحدیث سی منکشف نہوا لاچار ہوکے اوسمین قیاس کو خرچ کیا اور قیاس صحیح کے ساتھہ اوس مسئلہ کو قرآن وحدیث سی نکالا پہر کبہی قیاس مطابق واقع کی ہوا اور کبہی خطا ہوئی اور اس خطا مین اونکا کچہہ قصور نہین اونکو بہر صورت ثواب ہی ملتا ہی اور قصدا اون حضرات نی کبہی کوئی مسئلہ برخلاف قرآن وحدیث کی نہین کہا وتفصیل ہذا فی دراسات اللبیب وغیرہ واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ جس قول مین کسی مجتہد کی خطا معلوم ہو اوس قول کو ترک کری یا نہین

جواب اوس قول کا ترک کرنا ایمان کی بات ہی لیکن مجتہد کی خطا پکڑنا ہی ہر کسیکا کام نہین ف اللہ تعالی ہدایت کری اون لوگونکو کہ چہوٹی منہ سی بڑی بات نکالتی ہین یعنی با وجود بعلمی کے مجتہدون کے خطائین بگمان ناقص اپنی کی بطور طعن بیان کرتی ہین اور دعوی عقیدت کا جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب سی رکہتی ہین اور اون لوگون کو کہ جناب مولانا صاحب ممدوح کو حضرات مجتہدین سی بی اعتقاد جانتی ہین

مسئلہ کوئی عالم واقف فن حدیث کا اگر کوئی حدیث صحیح غیر معلوم النسخ

غیر نا قل برخلاف قول کسی مجتہد کے یا وی اوس حدیث پر عمل کری یا
نہین جواب عمل کری بیشک کما ہو الحق عند اہل الحق واللہ اعلم بالصواب
ہدایہ مین باب ما یوجب القضاء والکفارہ مین ہی لان قول الرسول علیہ
السلام لا ینزل عن قول المفتی آور عقد الجید مین ہی فی الکافی والحمیدی
ای لا یکون ادنی درجۃ من قول المفتی وقول المفتی یصلح دلیلا شرعیا
فقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اولی آور بحر الرائق مین ہی وان لم
یستفت ولکن بلغہ الخبر وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم وقولہ
علیہ السلام والغیبۃ تفطر الصیام ولم یعرف النسخ ولا تاویلہ لا کفارۃ علیہ عندہما
لان ظاہر الحدیث واجب العمل بہ خلافا لابی یوسف لانہ لیس للعامی العمل
بالحدیث لعدم علمہ بالناسخ والمنسوخ آور رسالہ مرضیہ مین ہی قال والمراد
بالعامی فی قول ابی یوسف العامی الصرف الجاہل الذی لا یعرف معنی
احادیث وتاویلہا وفی الحمیدی العامی منسوب الی العامۃ وہم الجہال
انتہی مختصرا اور ایسا ہی ہی عقد الجید مین کہ دیکہی مقام مین وفی غایۃ البیان
وقد روی الحسن ابن زیاد عن ابی حنیفۃ ایضا انہ لا کفارۃ علیہ لانہ یجب علیہ الاخذ
بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور عقد الجید مین ہی اما العالم الذی
یعرف النصوص والاخبار وہو من اہل الدرایۃ وثبت عندہ صحتہا من
المحدثین او من کتبہم الموثوقۃ المشہورۃ المتداولۃ یجوز لہ ان یعمل علیہا وان کان
مخالفا لمذہبہم یویدہ قول ابی حنیفۃ ومحمد والشافعی واصحابہ آور اوسی مین ہے
قول صاحب ہدایہ کا روضۃ العلما مین سئل عن ابی حنیفۃ اذا قلت قولا
وکتاب اللہ یخالفہ فقال اترکو قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر الرسول
صلعم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم فقیل اذا کان قول الصحابہ

یخالفہ قال ترکوا قولی لبقول الصحابۃ اور یاقوت تصنیف مولانا عبد العزیز
ملتانی میں ہی بیچ باب اصول الفقہ کے اختلف الفقہاء فیما یجد المقلد حدیثا
یخالف فتوی امامہ فعن ابی یوسف رح یتبع امامہ وعن محمد یتبع الحدیث
وقیل قول ابی یوسف محمول علے العامی الصرف الذی لا یعرف معنے
الاحادیث وعن ابی حنیفۃ رح قیل لہ اذا قلت قولا وخبر الرسول یخالفہ
قال ترکوا بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشنع صاحب الفتوحات المکیۃ
علی من یترک الحدیث لبقول امامہ وقال ہذا النسخ للشریعۃ بالہوی مع
ان صاحب المذہب قال اذا عارض الخبر کلامی فخذوا بالخبر فلیس احد
من ہولاء المقلدین علے مذہب امامہ انتہے مختصرا ولیت شعری کیف
یترک ہولاء حدیثا صحیحا علے زعم ان امامہ احاط علما بالسنن فرجح بعضہ
علے بعض مع ان الاحاطۃ غیر معلوم بل یرد علی من یدعی ما قول الائمۃ
اترکوا اقوالنا بقول الرسول وما بجاتہ لا یرتاب مسلم فی ان اللہ سبحانہ امرنا
باتباع رسولہ فلا نترک الیقین بالشک ومن لا منا علیہ فلیسلم انتہے ما
فی الیاقوت اور صراط مستقیم تصنیف مولانا محمد اسمعیل مرحوم میں لکھا ہے
مین لیس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران نکند
واہل حدیث را مقتدای خود شناسد وبدل محبت ایشان دارد وتعظیم ایشان را
لازم شمرد کہ حاملان علم پیغمبر اند ونوعی فائدہ مصاحبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
حاصل کردہ مقبول جناب رسالت مآب گشتہ اند الخ اور تفسیر مظہری میں ہے
تحت آیۃ کریمہ ان لا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ کی ومن ہہنا
یظہر انہ اذا صح عند احد حدیث مرفوع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم سالما
عن المعارضۃ ولم یظہر لہ ناسخ وکان فتوی ابی حنیفۃ رح مثلا خلافہ وقد

على وفق الحديث احد من الائمة الاربعة يجب عليه اتباع الحديث الثابت
ولا يمنعه الجمود على مذهبه من ذلك كيلا يلزم اتخاذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
روى البيهقى فى المدخل باسناد صحيح عن عبد الله ابن المبارك قد سمعت
ابا حنيفة يقول اذا جاء عن النبى صلى الله عليه وسلم فعلى الراس والعين واذا
جاء عن اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم نختار من قولهم واذا جاء من التابعين
زاحمناهم وذكر عن روضة العلماء قال اتركوا قول بخبر الرسول صلى الله عليه
وسلم وقول الصحابة ونقل انه قال اذا صح الحديث فهو مذهبى انتهى من جنيه
اور عقد الجيد مين ہى ونقل امام الحرمين فى نهاية عن الشافعى انه قال
اذا بلغكم خبر صحيح يخالف مذهبى فاتبعوه واعلموا انه مذهبى وقد صح منصوصا
انه اى الشافعى قال اذا بلغكم عنى مذهب وصح عندكم خبر على مخالفته فاعلموا
ان مذهبى موجب الخبر انتہے اور نہایت النہایہ مین ہے منقول حضرت
ابو حنیفہ رضہ سی اذا وجد احد حدیثا صحیحا فلیترک قول بخبر الرسول صلعم
وهكذا فى الخزانة والمتانة انتہے ۱۲ كذا فى اظہار الحق اور میزان الشعرانی
مین ہی صـ ۲۷ وقد تقدم قول الائمة كلهم اذا صح الحديث فهو مذهبنا انتہے ف
قول ائمہ کی سند پکڑنا واسطے عمل کرنی کی حضرت کی حدیث پر بلی دلیل ہے
کیونکہ اللہ نی ہمکو حضرت کی اتباع کا حکم دیا ہی نہ کسی امام کی اتباع کا پس
چاہی تو کہ حضرت کے قول کی سند پکڑنا وی واسطی تقلید ائمہ کی نہ ائمہ کی قول کی
سند واسطی اتباع حدیث حضرت کی لیکن چونکہ بعضی مقلد حدیث پر عمل کرنیمین
کچھ کچھ عذر لایا کرتی ہین اور ائمہ کی تقلید کو عمل بالحدیث پر مقدم رکھتی
ہین اونکی سمجھانی کی لیی اقوال حضرات ائمہ اور دوسری علماء دیندار کی
نقل کیی گئی ہین اور میزان الشعرانی مین ہی صـ ۱۲ فان قلت فما اصنع بالاحادیث

التی صحت بعد موت امامی ولم یاخذ بہا فالجواب الذی ینبغی لک انک تعمل
بہا فان امامک لو ظفر بہا وصحت عندہ لربما کان امرک بہذا فان الائمۃ
اسری کلہم فی ہذا الشریعۃ کما سیاتی بیانہ فی فصل تبریہم من الرای ومن
فعل بمثل ذلک فقد حاز الخیر بکلتا یدیہ ومن قال لا اعمل بحدیث الا ان اخذ
بہ امامی فاتہ خیر کثیر کما علیہ کثیر من مقلدی ائمۃ المذاہب وکان الاولی
بہم العمل بکل حدیث صح بعد امامہم تنفیذاً لوصیۃ الائمۃ فان اعتقادنا
فیہم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث التی صحت بعدہم لاخذوا بہا
وعملوا بہا وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل قول کانوا قالوہ انتہی
اور احیاء العلوم میں ہی بیچ کتاب امر معروف کی فیطلان مذہب من
یخالف نص الحدیث الصحیح ایضا ظاہر اور شرح سفر السعادت میں ہی
کہ اصحاب ابو حنیفہ رحمہم متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف تر
بود مقدم تر و اولی تر از قیاس واجتہاد ہست اور حجۃ البالغہ میں ہے
صفحہ ١٢١ قول شیخ عز الدین عبد السلام کا ومن عجب العجیب ان الفقہاء
المقلدین یقف احدہم علی ضعف ماخذ امامہ بحیث لا یجد لضعفہ مدفعا و
ہو مع ذلک یقلدہ فیہ ویترک من شہد الکتاب والسنۃ وینا ولہا
بالتاویلات البعیدۃ الباطلۃ نضالا عن مقلدہ ایضا صفحہ ١٢٢ وصفحہ ١٢٣ قول
امام مالک رح کا وما من احد الا وہو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور قول امام شافعی رح کا بروایت حاکم اور بیہقی کے
اذا صح الحدیث فہو مذہبی وفی روایۃ اذا رایتم کلامی یخالف الحدیث
فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط الخ ایضا صفحہ ١٦٦ بل المنقول عنہم
ان الخبر الواحد مقدم علی القیاس الا تری انہم عملوا بخبر ابی ہریرۃ رض فی الصائم

اذا اکل و شرب ناسیا وان کان مخالفا للقیاس الخ ایضا صـ۱۵۳ قال
ابن عمر لجابر ابن زید انک من فقہاء البصرۃ فلا تفت الا بقرآن ناطق
او سنۃ ماضیۃ فانک ان فعلت غیر ذلک ہلکت واہلکت ایضا صـ۱۵۸
عن ابن عباس اما تخافون ان تعذبوا او یخسف بکم ان تقولوا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال فلان عن قتادۃ قال حدث ابن سیرین رجلا
بحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل قال فلان کذا وکذا فقال
ابن سیرین احدثک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقول قال فلان کذا
وکذا ایضا واخرج الترمذی عن ابی السائب قال کنا عند وکیع فقال
الرجل ممن ینظر فی الرای اشعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول ابو
ابو حنیفۃ رح ہو مثلۃ قال الرجل فانہ قد روی عن ابراہیم النخعی انہ قال
الاشعار مثلۃ قال رأیت وکیعا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لک قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول قال ابراہیم ما احقک بان تحبس ثم لا
تخرج حتی تنزع عن قولک ہذا ایضا صـ۱۶۱ فان اقتدینا بواحد منہم فذلک لعلمنا
بانہ اعلم بکتاب اللہ وسنۃ رسولہ فلا یخلو اقوالہ اما ان یکون من صریح الکتاب
والسنۃ او مستنبطا عنہا الخ فہذا ایضا معزی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ
فان بلغنا حدیث من الرسول المعصوم الذی فرض اللہ علینا طاعتہ بسند صالح
یدل علی خلاف مذہبہ وترکنا حدیثہ واتبعنا ذلک التخمین فمن اظلم منا وما عذرنا
یوم یقوم الناس لرب العالمین الخ انتہی مختصرا اور شرح تحفہ میں ہے اذا
صح الحدیث وجب العمل بہ اور فتوحات مکیہ میں ہے ولا یوخذ من الحدیث
الا ما صح فان کان المکلف مقلدا وبلغ الیہ حدیث ضعیف مسند الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وقد عارض قول امام من الائمۃ او صاحب لا یعرف دلیل الخ

۱۰۳

فیاخذ بالحدیث الضعیف ویترک ذلک القول انکان الحدیث فی نفس الامر لیس بصحیح ولا العدول عن الحدیث واما اذا صح الحدیث وعارضہ قول صاحب اوامام فلا سبیل الی العدول عن الحدیث ویترک قول ذلک الامام والصاحب للخبر اور اوسی مین ہی ولا یجوز ترک آیۃ او خبر صحیح بقول صاحب او امام ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالاً مبینا وخرج عن دین اللہ اور فرمایا امام عبد الوہاب نے بیچ مشارق الانوار القدسیہ کے وسمعت سیدی علی الخواص رض یقول للفقیہ ایاک یا ولدی ان تعمل برای رأیتہ مخالفاً لما صح فی الاحادیث وتقول ہذا مذہب امامی فان الائمۃ کلہم قد تبرؤا من اقوالہم اذا خالفت صریح السنۃ وانت مقلد لاحدہم بلا شک فما لک لاتقلدہم فی ہذا القول وتعمل بالدلیل کما تعمل بقول مالک لاحتمال ان یکون لہ دلیل لم تطلع انت علیہ ذلک حتی لاتعطل العمل لواحد منہما اور جامع الفوائد تصنیف عارف باللہ شیخ تاج الدین عثمانی مین ہی ومن یعمل بقول المجتہدین فہو مثاب فی الدنیا والآخرۃ ما لم یجد الحدیث الصحیح المتصل الاسناد واذا وجدہ یعمل بالحدیث انتہی کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور وصیت نامہ شاہ ولی اللہ مین ہے ودر فروع پیروی علماء محدثین کہ جامع باشند میان فقہ وحدیث کردن ودایما تفریعات فقہیہ را برکتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالای بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات برکتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا کہ تقلید عالمی را دست آویز ساختہ تتبع سنت را ترک کردہ اند نشنیدن وبدیشان التفات نکردن وقرب خدا جستن بدوری ایشان انتہی اور میزان شعرانی مین ہے مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۲ خلاف ما علیہ بعض المقلدین حتی انہ قال لی لو وجدت

حدیثا فی البخاری ومسلم لم یاخذ به امامی لا اعمل به وذلک جہل منہ بالشریعۃ واوّل
من تغیر منہ امامہ وکان من الواجب علیہ عمل بامرہ انہ لم یظفر بذلک الحدیث او
لم یصح عندہ کما سیاتی ایضاحہ فی الفصول انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی میں
صفحہ ام قول حضرت علی خواص کا اذا المذہب لواحد لا یحتوی ابدا علی جمیع
ولو قال صاحبہ فی الجملۃ اذا صح الحدیث فہو مذہبی بل ربما ترک اتباعہ العمل
باحادیث کثیرۃ صحت بعد موت امامہم وذلک خلاف مراد امامہم فافہم ایضا
فصل ینبغی لکل مومن الاقبال علی العمل بکل حدیث ورد الخ ایضا صہ۲۸ قول امام
شافعی رض کا ان صح اعمال الحدیثین او القولین بحملہا علی حالین اولی من
احدہما ایضا صہ۲ فان اعتقادنا فیہم انہم لو عاشوا وظفروا بتلک الاحادیث
التی صحت بعدہم لاخذوا بہا وعملوا بہا وترکوا کل قیاس کانوا قاسوہ وکل
قول کانوا قالوہ وقد بلغنا من طرق صحیحۃ ان الامام الشافعی ارسل یقول
للامام احمد ابن حنبل اذا صح عندکم حدیث فاعلمونا بہ لناخذ بہ ونترک کل
قول قلناہ قبل ذلک وقال غیرنا الخ ایضا صہ۶۵ وکان الشافعی رض یقول
الحدیث علی ظاہرہ ولکنہ اذا احتمل عدۃ معان فاولاہا ما وافق الظاہر و
کان یقول اہل الحدیث فی کل زمان کالصحابۃ فی زمانہم وکان یقول
اذا رایت صاحب حدیث فکانی رایت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور مقامات مظہر میں ہی ہیچ مکتوب عمل بالحدیث کی
کردہ در روضۃ العلماء کہ امام ابو حنیفہ رض فرمود اترکو قولی بخبر الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم وقول الصحابۃ رض وقول مشہور ہست ازان امام
الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو مذہبی پس کسیکہ مبارک
حدیث وارد وناسخ از منسوخ وقوی از ضعیف می شناسد اگر بحدیث عمل

از مذہب امام برنمی آید چراکہ قول امام اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی نص ہست
درین باب واگر با وجود انتہضی بر حدیث ثابت عمل نکند این قول امام رہ
از کجا قولی بخبر الرسول ترک کردہ باشد و مخفی نیست کہ ہیچ یکے از علما ہست
جمیع احادیث را احاطہ نکردہ ہست بلکہ بعض ازانہا فوت شدہ و چرا فوت نشود
کہ مثل خلفا راشدین کہ اعلم این امت و ملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم بودند بعض احادیث از ایشان نیز فوت شدہ و سیدا ثرا انجنیں را
معرفتی بفن حدیث دارد و ظاہر ہست کہ برا ثرا و امت اتباع پیغمبر واجب ہست
و اتباع ہیچ یکے ازین ائمہ واجب نیست و اہل است مختار اند مذہب ہر کہ
از مجتہدین خواہند اختیار نمایند و ہر کہ میگوید عمل بحدیث از مذہب امام بر
آرد اگر برہانی برین دعوی دارد بیارد ف اگر اس عبارت سی کسیکو وہم
پڑی کہ عمل بالحدیث اوسیکو پہنچتا ہے کہ مہارت فن حدیث مین رکہتا ہو
اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف پہچانتا ہو اور عوام الناس کو نہین
پہنچتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عوام الناس کو نہ سمجھہ حدیث کی ہی نہ فقہ کی
اونکو تو مفتی سی پوچھنا اور عمل کرنا پہنچتا ہے مفتی فتوی حدیث سی دی یا
فقہ سی اور تفصیل اس امر کی مسئلہ مین ہوگی انشاء اللہ تعالی او در سوالات
مظہریہ مین ہی صفحہ سطر مطبوعہ مطبع نظامی و سیفر مودند کہ شریعت عبارت
از ہمین اعتدال و اقتصا دہست و دست را برابر سینہ می بستند و می فرمودند
کہ این روایت ارجح ہست از روایت زیر ناف اگر کسی گوید کہ درین صورت
خلاف حنفیہ بلکہ انتقال از مذہب بمذہب لازم می آید گویم بموجب قول
حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اذا ثبت الحدیث فہو مذہبی از انتقال در مسئلہ جزئی
خلاف مذہب لازم نمی آید بلکہ موافقت در موافقت ہست چنانچہ حضرت الشاہ

١٠٥

درین باب منقولی است بغایت متین هرکرا ریب وشبهه باشد دران جا رجوع
نماید ونیز مصرح بوده اند که سکوت مقتدی در قرائت جهریه اولی است چنانچه برای
فاتحه در سریه الخ الی ان قال وقنوت ثلاثه که در اخبار وآثار وارد است
جمع می نمودند اول اللهم انا نستعینک دوم اللهم اهدنی فیمن هدیت الخ سوم
اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ اور فرمایا مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم
نے بیچ رسالہ تنویر العینین کے ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین
مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولة عن النبی صلی الله علیه وسلم الصریحة الدالة
علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامه ففیه شائبة من الشرک
کما یدل علیه حدیث الترمذی عن عدی ابن حاتم انه سئل رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن قوله تعالی اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله فقال
انهم احلوا لهم ما احلوا وحرموا ما حرموا الی ان قال والعجب من القوم لا یخافون
مثل هذا الاتباع بل یخافون تارکه فما احق هذه الآیة فی جوابهم وکیف اخاف
ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم بالله ما لم ینزل به علیکم سلطانا فای الفریقین
احق بالامن ان کنتم تعلمون فتدبروا الصف ولا تکونن من الممترین ونعوذ بالله
ان اکون من المتعصبین ف ایک بزرگ نے یوں فرمایا کہ مولوی اسمٰعیل صاحب
اور شاہ ولی اللہ صاحب نے درباب عمل بالحدیث کی جو کچھ فرمایا ہی بسبب
غلبہ محبت سنت کے فرمایا ہے سو اسکا جواب یہہ ہی کہ محبت سنت کی اللہ تعالی
ہر کسیکو نصیب کری اور یہ حضرات غلبہ محبت سنت مین مسلوب العقل نہین
ہو گئی تہے کہ کچھ کا کچھ کہدیا ہو بلکہ وہی فرمایا ہے جو عین تحقیق اور اصلی
مذہب ہے اور ایسا ہی فرمایا ہے حضرت مرزا جانجانان صاحب اور قاضی
ثناء اللہ صاحب اور امام فخر رازی اور امام شعرانی اور امام ابو شامہ اور

١٠٦

مجد الدین فیروز آبادی اور قدوری اور ابن صلاح اور محمد غزالی اور امام
طیبی اور شیخ اکبر وغیرہم محققین نے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بلکہ ایسا ہی فرمایا
حضرت ابو حنیفہ رض وغیرہ مجتہدین رض نے چنانچہ بعضے حضرات کی اقوال
یہاں بھی بیان ہوئی ہیں اور ہونگے انشاء اللہ تعالی بلکہ بات یہہ ہے
کہ اس بزرگ کا یہہ قول محمول ہے اوپر غلبہ محبت تقلید کے فرمایا امام طیبی
نے بیچ شرح اس حدیث کی الا انی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشک
رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القران فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ
وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الحدیث فی ہذا الحدیث توبیخ وتقریع ینشاء
من غضب عظیم علی من ترک السنۃ والعمل بالحدیث استغناء عنہا بالکتاب
فکیف بمن رجح الرای علی الحدیث واذا سمع حدیثا من الاحادیث الصحیحۃ
قال لا علی ان اعمل بہا فان لی مذہبا اتبع انتہی اور عقد الجید میں ہی کہ
خطیب بغدادی نے سند صحیح سے نقل کیا الداركی من الشافعیۃ كان يستفتی
وربما يفتی بغير مذہب الشافعی وابی حنيفۃ فيقال لہ ہذا يخالف قولہما فيقول
ويلكم حدث فلان عن فلان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تقریر میں ہی بیچ
قول علائی کی بیچ بیان عمل بالحدیث کی والثانیۃ اذا رای بخلاف مذہب
امامہ دليلا من حديث صحيح ولم يجد فی مذہب امامہ جوابا قويا ولا معارضا راجحا
عليہا فلا وجہ لہجر الحديث الصحيح محافظۃ علی مذہب التزمہ قلت ہذا موافق
لما نص عليہ احمد والقدوری الحنفی ومشی عليہ ابن الصلاح وغيرہ كذا فی المعيار
اور عقد الجید میں ہی الوجہ الثانی ان يظن الفقيہ انہ بلغ الغايۃ القصوی
فلا يمكن ان يخفی عليہ بلغہ حديث صحيح صريح يخالف مقالتہ لم يترک او يظن
انہ لما قلدہ كلفہ اللہ بمقالتہ فكان كالسفيہ المحجور عليہ فان بلغہ حديثا واستيقن

بصحتہ لم یتنبہ لکون ذمتہ مشغولا بالتقلید فہذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس لہ
شاہد من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقۃ لیفعل ذلک
وقد کذب فی ظنہ من لیس بمعصوم من الخطاء معصوما حقیقۃ او معصوما فی
حق العمل بقولہ وفی ظنہ ان اللہ تعالی کلفہ بقولہ وان ذمتہ مشغولۃ بتقلیدہ
وفی مثلہ نزل قولہ تعالی انا علی آثارہم مقتدون وہل کان تحریفات
الملل السابقۃ الا من ہذا الوجہ انتہے اور سفر السعادۃ مین ہی کہ در باب
عبادات اعتماد کلی بران کن یعنی بر آنچہ از حضرت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم
بصحت رسیدہ است اور مظاہر حق شرح مشکوۃ شریف تصنیف مولانا محمد
قطب الدینخان مین ہی اور سبب تصنیف کرنی صحیح بخاری کا یہہ ہی کہ
ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹھے ہوئی تہے اسحاق
بن راہویہ کی یاروں اور شاگردوں نی کہا کہ اگر کوئی توفیق یادی
کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ
اعلے کو پہنچے ہوں اونہین پر اکتفا کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالے ایسے
اور بی وسواس اور بی تامل اوسپر عمل کرین اور احتیاج پوچہنے کسی عالم
کے نہو کہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف ہی بعد اوسکی وہ مجلس برخاست ہوگئے
لیکن یہہ بات بخاری کی دلمین رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب
بخاریکا اوسکے دلمین مقرر ٹہرا اور جتنا کہ حدیثون مین سی کہ نزدیک
بخاری کی موجود تہین انمین سی چنکر اپنی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ
بہت صحیح تہین اونہین پر اکتفا کیا انتہے اور بستان المحدثین مین یوں لکہا
ہی کہ عمل کنندگان بی دغدغہ وبی مراجعت مجتہدین بدان عمل نمایند الخ
بجای اس عبارت کے کہ عمل کرنیوالی الخ ف ایک مولویصاحب فرماتے

کرین لی ہی صحیح بخاری پڑہی تہی واسطے تبرک کی سو اوسکا جواب یہ ہی
کہ برکت بہی حاصل کرو اور عمل بہی کرو مصنف نے صحیح بخاری کو محض واسطے
برکت کی نہین تصنیف کیا بلکہ سواسطے کہ عمل کرنیوالی بی شبہ اور بلا سوچ
اور بی تامل اور بدون پوچہنے کے کسی مجتہد سے اوس پر عمل کرین جیسا کہ
بیان ہوچکا اور قرآن اور حدیث کا پڑہنا اگر محض برکت ہی کیواسطی
ہوتا تو تصنیف کرنا تفسیرون اور ترجمون قرآن مجید کا اور شروح اور حواشی
اور ترجمون احادیث کا اور اونکا پڑہنا پڑہانا اور ایسا ہی تصنیف کرنا اور
چہپوانا اور پڑہنا پڑہانا علم صرف اور نحو اور لغت اور معانی اور منطق وغیرہ
کا سب عبث اور بیفائدہ ہوتا کیونکہ یہہ سب کچہہ واسطے سمجہنے معانی قرآن و
حدیث کے اور اوسپر عمل کرنیکے لیے ہے نہ واسطے محض برکت کی اللہ تعالی
فرماتا ہی انا انزلنا علیک القرآن لتشقی الا تذکرۃ لمن یخشی وہذا کتاب انزلناہ
مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون اور فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ہان اجتہاد
اور استنباط احکام کا قرآن اور حدیث سی حضرات مجتہدین کا کام ہی سو مسائل
قیاسی اجتہادی مین تقلید مجتہدون کی لازم ہے نہ اون مسائل مین جو
ظاہر قرآن اور حدیث سی معلوم ہون ہان اتنا ضروری ہی کہ قرآن اور حدیث
کی معنی تحقیقی وہی ہین کہ محققین مفسرین سلف اور محدثین اور مجتہدین نے
سمجہے ہین نہ وہ کہ اہل بدعت اور ہوا اور پیر محروح سمجہے ہین تفسیر نیشاپوری
مین ہی قال الامام فخر الدین رازی رح قد شاہدت جماعۃ من مقلدۃ الفقہاء
قرأت علیہم آیات کثیرۃ من کتاب اللہ فی مسائل کانت تلک الایات مخالفۃ
لمذہبہم فیہا فلم یقبلوا تلک الآیات ولم یلتفتوا الیہا وکانوا ینظرون الی کالمتعجب
یعنی کیف یمکن العمل لظواہر تلک الآیات مع ان الروایۃ عن سلفنا وردت

بجلا فہا ولو تاملت حق التامل وجدت ہذا الدار ساریا فی عرق الاکثرین انتہی
کذا فی المعیار **ف** اگر کوئی کہے کہ بعضی حدیثونکا ظاہر ہونا بعضے مجتہدون کے
وقت مین یہہ تو ممکن ہے لاکن قرآن مجید تو پہلے ہی جمع ہو چکا تہا پہر یہہ کسطرح
ممکن ہے کہ کسے امام کا قول برخلاف قرآن مجید کی ہو سو اُسکا جواب یہہ ہے
کہ بعضے وقت کسی آیت سی غفلت ہوتی ہے یا دہنین رہتی اور کسی آیت کی
مسئلہ نکالنے مین ایک مجتہد صواب کو پہنچتا ہے اور ایک سے خطا ہو جاتی ہے
مسئلہ اگر کوئی عامی اس عالم کی تحقیق پر اعتماد کرکے اوس حدیث پر عمل
کری جائز ہے یا نہین **جواب** جائز ہے بلکہ واجب ہے عند وضوح الدلیل القوی
کما لایخفی علی الماہر **تائید** رسالہ دافعۃ البلوی مین مرقوم ہی حامداً و مصلیاً
حسبۃً للہ واسطے دفع نزاع اور حاصل ہونی صلاح بین المسلمین کے جواب
اس سوال کا بیان فرماوین کہ ایک عالم دیندار ماہر فن حدیث وفقہ اگر کوئی
حدیث غیر معلوم النسخ معمول بہ اکثر فقہا اور محدثین کی معارض کسی مسئلہ مذہب
حنفی وغیرہ کی پاوی اور اوسکی تحقیق اور تنقیح مین سعی بلیغ کرکے اوسی حدیث
پر عمل کرنیکو ترجیح جانی اور اوسپر عمل کری یا ایک عامی کہ اس عالم کی ساتھ
عقیدت اور حسن ظن رکہتا ہو اوسکی فتوی پر عمل کری بہ نیت ثواب و اتباع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بطور لہو کے اور نہ واسطے ضد کسی شخص کے
اور نہ کسیکے چہیڑنیکو اور امام ابو حنیفہ رح وغیرہ مجتہدین کی جناب مین بہی
حسن ظن رکہتا ہو اور دل اور زبان سی کسیطور اونپر طعن اور اونکی توہین
نکری یعنی عمل بالحدیث بارادہ توہین مجتہد نہو تو آیا اس عالم اور اس عامی کو
اسطور کا عمل بالحدیث جائز ہے یا نہین اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑہنی
بلاکراہت جائز ہے یا نہین اور اسطور کی عامل بالحدیث کو اگر کوئی شخص رافضی

اور بد مذہب اور دشمن ابو حنیفہ رح کا کہی وہ شخص کیسا ہی **الجواب** اسطور کا
عمل بالحدیث جائز اور اوسپر امید ثواب کی ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز
جائز بلا کراہت اور ایسے شخص کو جو کوئی رافضی اور دشمن ابو حنیفہ رح کا
کہے وہ خود گمراہ اور غلطی پر ہے واللہ اعلم بالصواب ؛ اقل عباد اللہ محمد شاہ
الجواب صحیح خدا بخش **ف** اگر کوئی کہے کہ اس عالم کی تحقیق سے سو درجہ
زیادہ بہتر ہے تحقیق ابو حنیفہ رح کے سوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہان تحقیق
سے مراد اجتہاد نہین ہی بلکہ اتنا تحقیق کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اوسکے معنی
محقق محدثون نی یون فرمائی ہین اور اسکا منسوخ ہونا معلوم نہین فقط
یہان کلام عمل بالحدیث مین ہی نہ اجتہاد مین اور یہہ بات ثابت ہو چکی
ہے کہ جب حدیث محقق ہو جاوے اوسپر عمل کری خواہ موافق قول امام کے
ہو یا مخالف اور یہہ بھی ہے کہ بعضون کو نہ سمجھ حدیث کی ہی نہ فقہ کی انکو
تو مفتی کی فتوی پر عمل کرنا پہنچتا ہے اور یہہ ہی جاننا چاہیے کہ جو کچھہ فقہ
کی کتابون مین لکھا ہے یہہ سب حضرت ابو حنیفہ رح کی قول نہین ہین خاص
حضرت ابو حنیفہ رح کے قول تہوڑی ہی ہین اور بہت قول علمائے صاحب
تخریج کے ہین کہ جنکے کئی اقسام ہین چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ مین ہی صفحہ ۹۵
ومنہا انی وجدت بعضہم یزعمون ان جمیع ما یوجد فی ہذہ الشروح الطویلۃ
وکتب الفتاوی الضخمۃ ہو قول ابی حنیفۃ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول
المخرج وبین ما ہو قول فی الحقیقۃ ولا یحصل معنی قولہم علی تخریج الکرخی کذا
وعلی تخریج الطحاوی کذا ولا یمیز بین قولہم قال ابو حنیفۃ کذا وبین قولہم
جواب المسئلۃ علی مذہب ابی حنیفۃ او علی اصل ابی حنیفۃ کذا انتہی اور فرمایا ملا
علی قاری نی بیچ رسالہ سم العوارض کے فقد قال الکمال ابن الہمام ان الفقہاء

سبع طبقات الاولی طبقة المجتہدین فی الشرع کالائمة الاربعة الخ والثانی طبقة
المجتہدین فی المذہب کابی یوسف ومحمد وسائر اصحاب ابی حنیفة الخ والثالثة
طبقة المجتہدین فی المسائل التی لا روایة فیہا عن صاحب المذہب کالخصاف
وابی جعفر الطحاوی والکرخی وشمس الائمة الحلوانی وشمس الائمة السرخسی و
فخر الاسلام البزدوی وفخر الدین قاضیخان وامثالہم والرابعة طبقة اصحاب
التخریج من المقلدین کالفخر الرازی الخ والخامسة طبقة اصحاب الترجیح من
المقلدین کابی الحسن القدوری وصاحب الہدایة الخ والسادس طبقة
المقلدین القادرین علی التمییز بین الاقوی والقوی الخ والسابعة طبقة المقلدین
الذین لا یقدرون علی ما ذکر ولا یفرقون بین الغث والسمین ولا یمیزون
الشمال من الیمین بل یجمعون کما یجدون کحاطب اللیل فالویل لہم ولمن
قلدہم کل الویل انتہی مختصرا اور میزان الشعرانی میں ہی صفحہ ۴۳، فاذا
عن اصحاب امام مسئلة جعلوہا مذہبا لذلک الامام وہو تہور فان مذہب الامام
حقیقة ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ فقد لا یرضی
الامام ذلک الامر الذی فہموہ من کلامہ ولا یقول بہ لو عرضوہ علیہ فعلم ان من
عزی الی الامام کل ما فہم من کلامہ فہو جاہل بحقیقة المذاہب الخ اور رسالہ
عمل بالحدیث میں ہی کہ آنچہ بابی حنیفہ رح منسوب است دو طور دارد یکی اقوال
انکہ مروی از ابی حنیفہ رح کہ آنرا در کتب فقہ عن ابی حنیفہ رح منسوب نمیسند دیگر
مسائل مستنبط کہ علمای دیگر از اقوال ابی حنیفہ رح استنباط نمودہ منسوب بہ
ابی حنیفہ رح میکنند و آنرا در کتب فقہ منسوب نمیسند عند ابی حنیفہ رح واین اجتہاد
در اجتہاد است اول آن اقوال خود مستنبط از قرآن و حدیث بودند و
بار دیگر از آن اقوال مسائل دیگر مستنبط شدند واین مسائل احتمال خطا

دارند کہ در ہر اخراج احتمال یک خطا است الخ اور اوسی مین ہی کہ بر واقفان
کتب فقہ پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم رح کتابی منقول نیست کہ بران بنائی
مذہب شان نمودہ آید اما اقوال چند و در کتب متعارفہ مثل کنز وہدایہ وعالمگیری
وقاضیخان وغیر ذلک کہ مسائل خارج از شمار یافتہ میشوند ہمہ از امام اعظم رح
منقول نیست بلکہ مسائل چند بآن امام منسوب اند واکثری بصاحبین وبسیاری
بعلمای متقدمین دیگر وبیشماری بمتاخرین مثل صاحب ہدایہ وفتاوی
وذخیرہ کہ ایشان از فراست خود دران مسائل یجوز ولا یجوز مینویسند
پر ظاہر ست کہ اعتقاد درباب دیانت وفراست از وجدان قلب ملاحظہ
مسائل وتواتر استماع نقدی کہ در حل خود از طرف امام اعظم رح بہم رسانیدہ
اہم ان اعتقاد بخدمت ہر علما کہ خود را حنفی قرار دادہ اند داریم پس اگر
شخصے مسئلہ را ازین کتب مشہورہ بسبب مخالفت قرآن وحدیث یا استنباط ۱۱۴
ناپسند ساقط از نظر نمودہ درحقیقت آن نقصانی نیست انتہی مسئلہ
بعضے شخص کہتے ہین کہ حدیث تو صحیح ہی لیکن یہہ حدیث شافعی مذہب کی
ہے اسسے ہم عمل نہین کرتے یا یون کہتے ہین کہ ہم اس حدیث پر اسواسطے
عمل نہین کرتے کہ ہماری امام نے اس حدیث پر عمل نہین کیا یہہ کلام
کیسا ہی جواب یہہ قول اونکا سخت بیجا ہی اور اگر اس قول کی تاویل
نکیجاوی تو کلمہ کفر کا ہی ف کلمہ کفر کا اسواسطے کہ انکار ہے حدیث پر عمل
کرنیسے آور کلمہ کفر نہونے کی یہہ تاویل کہ ہماری امام نے جو اس حدیث پر
عمل نہین کیا شاید اس حدیث کو منسوخ سمجہا ہوگا یا حدیث کی کچہہ تاویل
ہوگی یعنے ظاہری معنی مراد نہونگی اور امام شافعی کی تحقیق ایسی نہین
جیسے ہماری امام کی ہی آور سخت بیجا ہی اسواسطے کہ حدیث کی مقابلہ میں

اور کسیکا قول وعمل بیان کرنا ادب سے بعید ہی اور عمل نکرنا امام کا دلیل ترک
نہین ہی تائید میزان الشعرانی مین ہی صفحہ ۵۰ وقال الامام محمد الکوفی
رأیت الامام الشافعی رح بمکۃ و یفتی الناس ورایت الامام احمد و اسحاق
ابن راہویہ حاضرین فقال الشافعی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہل
ترک لنا عقیل من دار فقال اسحاق روینا عن الحسن وابراہیم انہما لم یکونا
یریانہ و کذالک عطاء و مجاہد فقال الشافعی لاسحق لو کان غیرک موضعک
لفرکت اذنہ اقول قال رسول اللہ صلعم وتقول قال عطاء و مجاہد و الحسن
و ہل لاحد مع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ بابی ہو و امی صفحہ ۹۲
و یتیرکون الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور و اتباعہ غیر معذورین
و قولہم ان امامنا لم یاخذ بہذا الحدیث لا ینتہض حجۃ لاحتمال انہ لم یظفر بہ او ظفر بہ
لکن لم یصح عندہ وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا الخ ایضًا
صفحہ ۱۱ و اقل من یتبرء منہ امامہ و کان من الواجب علیہ حمل امامہ علی انہ
لم یظفر بذالک الحدیث او لم یصح عندہ الخ اور اس مضمون کے کئی قول صحابہ
اور تابعین اور دوسرے محققون کے بیان ہو چلے تائید مسئلہ مین **مسئلہ ۹**
بعضے یون کہتے ہین کہ مجھکو اس حدیث کا صحیح اور غیر منسوخ ہونا معلوم
نہین مین بیچارہ بعلم اس تحقیق کو کیا جانون مین اسواسطے اس حدیث پر
عمل نہین کرتا کہ مبادا منسوخ ہو یا روایت معتبر نہو اور میری امام کا قول
بھی حدیث ہی سی ہے اسواسطے مین اوسپر عمل کرتا ہون یہہ کلام کیسا ہے
جواب یہہ کلمہ کفر کا نہین ہے لیکن اوس شخص کو چاہیے کہ علماے دیندار یا ماہر فن
حدیث سی اس حدیث کو تحقیق کری اور طالب تحقیق حق کا رہی اذا
ظہر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیہ ترک التقلید و اتبع الحدیث قال رسول اللہ صلی

۱۱۵

علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ انہم لم یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ کذا فی حجۃ اللہ البالغۃ للشیخ المحقق شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی قدس سرہ

اس سوال مین عذر اس شخص کا نہایت نرمی اور حسن ادب سے ہے اور منسوخ اور غیر معتبر ہونا حدیث کا عذر قوی ہی بیچ عمل نکرنیکے حدیث پر لیکن ہر حدیث منسوخ اور غیر معتبر نہین ہوتی اسیواسطے جواب مین جناب مولوی صاحب نے لکھا کہ طالب تحقیق حدیث کا رہی اور اس سے ایک اور بات معلوم ہوتی ہے کہ بدون تحقیق مسئلہ کے عمل نکرنا چاہیے یہان مولوی صاحب نے یہہ نہین فرمایا کہ بی تحقیق عمل کرلے اور حق سبحانہ تعالیٰ نی فرمایا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم اب اس زمانہ مین بعضی جہلا جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید کر کے حنفی سے رفع یدین نہین کرتا اور آمین پکار کر نہین کہتا اوسکو یکایک بہت تاکید سی حکم اس امر کا کرتی ہین وہ بیچارہ منکر سنت نہین ہی لیکن بسبب عذرہای مذکورہ کی اس امر کی سنت ہونے مین اوسکو شک ہے اسواسطے عمل نہین کرتا تو اوسکو تارک سنت بلکہ منکر سنت کہدیتی ہین ایسا ہرگز نہ چاہیے اور وہ بیچارہ ہرگز تارک منکر سنت کا نہین ہے منکر سنت وہ ہو کہ ایک امر کو سنت جانی اور پہرا انکار کرے اور جسکو ایک امر کی سنت ہی ہونے مین شک ہو بسبب گمان منسوخ ہونیکے یا بسبب خوف معتبر نہونی روایت کے یا بسبب تحقیق نہ ہونے معنے حدیث کے تو اوس شخص کو کسطرح منکر سنت کا کہا جاوے البتہ نرمی سے سمجہانا چاہیے کہ بہائی صاحب اس امر کو تحقیق کرلو اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ رفع یدین وغیرہ ایسے کام کچہہ فرض و واجب بہی نہین ہین کہ جنکے واسطے اتنا اہتمام اور خفگی کرنا ضرور ہو اول بڑی بڑی امور مین کوشش چاہیے

بعد ازان ایسے امور مین لیکن تنا اعتقاد ہر خاص و عام کو لازم ہی کہ جب قرآن
شریف یا حدیث شریف سی ایک امر ثابت ہو جاوے اوسکے مقابلہ مین کسی
عالم فاضل غوث قطب امام مجتہد کا قول نہ لانا چاہیے چنانچہ اس امر مین
بہت اقوال بزرگان دین کی نقل ہو چکی ہین اور بعضے محققین نے اس امر کو شرک
خفی مین داخل کیا ہی چنانچہ مذکور ہو چکا ہیچ تائید مسئلہ کے اور تفسیر
نیشاپوری مین ہے اتخذوا فی معنی اتخاذہم اربابا بعد الاتفاق علی انہ لیس
المراد انہ جعلوہم آلہۃ فقال اکثر المفسرین المراد انہم اطاعوہم فی اوامرہم
ونواہیہم الی ان قال الربیع قلت لابی العالیۃ کیف کانت الربوبیۃ فی
بنی اسرائیل فقال انہم ربما وجدوا فی کتاب اللہ یخالف قول الاحبار والرہبان
فکانوا یاخذون باقوالہم وما کانوا یقبلون حکم اللہ تعالی کذا فی المعالم
مسئلہ بعضے یون کہتے ہین کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہی
لیکن مذہب حنفی مین نہین ہے اسواسطے نکرنا چاہیے **جواب** یہہ کلام
نہایت قبیح ہی کیونکہ سب مذہب تابع سنت کے ہین نہ سنت تابع کسی مذہب کے
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ پیش نظر رکھیے **ف** جبتک ایک امر کے
سنت ہونے مین شک ہے تو عذر عمل نکرنیکو گنجایش ہے اور جب کہ اقرار
سنیت کا ہوا پہر انکار عمل کو گنجایش نہین ہان کفر سے بچانیکو اس قول
کی یہہ تاویل ہو سکتی ہی کہ رفع یدین اور آمین جہر ضرور سنت ہے
اور نکے حقمین جنکے اماموں نی اسکو سنت سمجھا ہے لیکن چونکہ علماے حنفیہ
کی تحقیق مین اس امر کا سنت ہونا ثابت نہین تو شاید یہہ حدیث منسوخ
ہوگی سو جسکام کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کر دیا اوس پر عمل نچاہیے
یا ضعیف ہوگی یعنی اسکے حدیث ہونے مین شک ہوگا اور جبتک ایک امر

۱۱۸

حدیث سے ثابت ہوا اوسپر عمل کیونکر کیا جاوے اور اگر یہہ حدیث صحیح ہوئی تو مذہب حنفی مین ضرور معمول ہوتی فقط یہہ تاویل صرف واسطے نہ لگانی حکم کفر کے اوس شخص پر ہے لیکن بہر صورت یہ کلام نہایت قبیح ہے اور اسپر خوف ہے کفر کا کیونکہ ظاہر مین انکار پایا جاتا ہے سنت سے تائید میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۱۵ فقیل لہ مرة وما الاصول فقال الکتاب والسنة والقیاس علیہما اور صفحہ ۴۴ فقیل لہ ما ہی الاصول فقال ہی الکتاب والسنة واجماع الامة اور فرمایا حضرت سید عبد القادر جیلانی رح نے فتوح الغیب مین والسلامة مع الکتاب والسنة والهلاک مع غیرہما ترجمہ شیخ عبد الحق سلامت از آفات نفس و شیطان و از ضلالت و خذلان مقرون باخذ کردن و عمل نمودن بکتاب و سنت ہست و نیست شدن و آفت زدہ گشتن و افتادن در راہ ضلالت و خسران با غیر کتاب و سنت ہست اور حدیث شریف مین ہے فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین وعضوا علیہا بالنواجذ ایضًا من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائة شہید ایضًا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ایضًا ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة کذا فی المشکوة اور فتاوی عالمگیریہ مین ہے من لم یقر ببعض الانبیاء علیہم الصلوٰة والسلام اولم یرض بسنة من سنن المرسلین فقد کفر اور اسی طرح ہے فصول عمادیہ مین اور بحر الرائق مین ہے یکفر بعدم الاقرار ببعض الانبیاء او عیبہ نبیا او عدم الرضاء بسنة من سنن المرسلین صلوٰة اللہ علیہم اجمعین کذا فی الظواہر اور بحر مین ہے یکفر باستخفافہ بسنة من السنن انتہی مختصرًا ذکرہ مولانا قطب الدین فی عروس المومنین اور مشکوة شریف مین ہے روایت حضرت عائشہ رض سے قال رسول اللہ صلعم

ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبي يجاب الزائد في كتاب الله والمكذب بقدر الله
والمتسلط بالجبروت ليعز من اذل الله ويذل من اعز الله والمستحل لحرم الله
والمستحل من عترتي ما حرم الله والتارك لسنتي رواه البيهقي كذا في عروس
المومنين **ف** یعنے صاحب عمل بالحدیث اس ظاہر انکار کرنیکو کفر سمجھکر
کچھ کچھ عذر اور بہانہ پیش کیا کرتے ہین بعضی اونمین سے جو سنی یا ہمین لکھ
دیکھیے یہان بیان ہوتی ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیث سمجھنا پیدا اکن رہی ہو
سمجھنا اور عمل کرنا مجتہدونکا کام ہے سو اسکا **جواب** یہہ ہی کہ بعلم کو سمجھنا
قرآن اور حدیث اور فقہ سبکا مشکل ہے اور اہل علم معنی قرآن اور
حدیث اور فقہ کے سمجھہ سکتے ہے لیکن استنباط اور اجتہاد خاص مجتہدون
کا کام ہے چنانچہ شرح شاشی مین ہی کل عالم له اصابة الحکم المنصوص علیه
مطلقا سواء کان قطعیا او ظنیا بحسب الدلالة والاثبات وما کان 118
ظني الثبوت اعني القياس فهو المختص بالمجتهد اور تحریر ابن ہمام مین ہے
انه ولالة النص يخالف القياس في ان القياس يختص بالمجتهد و
دلالة النص يفهمها العوام اور بحر الرائق مین ہی عوام کے حق مین لان
ظاہر الحدیث واجب العمل به انتہے کذا في الخيار ایضا ہم کیا جانین کہ یہہ
حدیث منسوخ ہی یا نہین **جواب** تم کیا جانو کہ یہہ مسئلہ فقہ کا مرجوع
عنہ ہی یا نہین یعنے جیسے ہر حدیث پر احتمال منسوخیت کا کرتی ہو
ایسے ہی ہر قول مجتہد پر احتمال ہے کہ اوس سے رجوع کر لیا ہو جیسا کہ
میزان الشعرانی مین ہے صفحہ ۲۳ فان مذہب الامام حقيقة ہو ما قاله ولم
يرجع عنه الى ان مات تو اس وہم پر کسی مجتہد کے قول پر عمل درست
نہوگا اور یہہ بہی جان لینا چاہیے کہ حدیث کے منسوخ ہونیکا حکم بی تامل

کر دیا گیا ہے جیسا کہ حجۃ اللہ البالغہ مین بہی صفحہ ۱۴۴ و قول الفقہا ر
لما یجد و نہ خلاف عمل مشائخہم منسوخ غیر مقبول اور میزان الشعرانی مین ہے
صفحہ ۱۵ قول امام محمد ابن منذر کا اذا اثبت عن الشارع صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر مالم یثبت النسخ فیعمل المکلف
فہذا الامر تارۃ وبہذا الامر تارۃ اخری اور رسالہ عمل بالحدیث مین ہے
کہ تا زمانیکہ حدیث ناسخ بہ شخصے نرسیدہ منسوخ بحق او منسوخ نیست اگرچہ
بواقع نسخ شدہ باشد و وقتیکہ حدیث دریافت عمل بمنسوخ ہرگز ہرگز
روا نبود و استعمال ضمنم و دو بار در حق قوم رسیدہ منسوخ نباشد تا وقتیکہ
حکم ناسخش بدیارشان نرسیدہ پس منع سنت را باید کہ اگرچہ
یک حدیث در مدت العمرش باو نرسید ہمون حدیث را غنیمت
بارودہ شمردہ باحتمال دور و دراز از دست نگذارد و ملغوا عنی ولو آیۃ
برسانید از ما اگرچہ یک حدیث باشد این حدیث ہمین معنی وارد ایضاً
ہم کیا جانین کہ یہہ حدیث روایت معتبر ہے یا نہین جواب تم
کیا جانو کہ یہہ روایت فقہ کی معتبر ہے یا نہین حالانکہ حفاظت روایات
فقہے مین اتنی کوشش نہین ہوئی جتنے حدیث مین ہوئی ہے اور
فن تحقیق اسماء الرجال واسطے دریافت حدیث قوی اور ضعیف کے
مقرر ہوا نہ واسطے فقہ کے اور علاوہ اسکے حدیث قول معصوم کا ہے
اور فقہ قول غیر معصوم کا ہے اگرچہ نکالا ہوا اوسی سے ہے لیکن نص
اور قیاس مین بہت فرق ہے نص اصل ہے اور قیاس نقل پس
قول معصوم کو کہ جسکے نقل مین بہت حفاظت ہوئی ساتھہ قول غیر
معصوم کے کہ جسکے حفاظت ویسی نہین ہوئی ترک کرنا کب پسند ہی ایضاً

بعضے لوگون نے جہوٹی حدیثین بناکر حضرت صلعم کے نام لگا دین ہین
پہر ہم کیا جانین کہ کونسے حدیث موضوع ہے **جواب** اسمارالرجال
سے علما کو حدیث موضوع اور غیر موضوع سب معلوم ہو سکتے ہے اور
موضوع کی کتابین بہی تصنیف ہو چکی ہین اور ایسا ہی بعض لوگون
نے جہوٹی باتین بناکر اماموں کے نام بہی لگا دین ہین پہر ہم کیا جانین
کہ کونسا قول موضوع ہے جیسا کہ لکہا ہے کسے بیدین نے اپنی تصنیف
مین وطیات الشافعی ولیس بدیے علے ربہ اور بہ الدا اور جیسا کہ
بعضوں نے حضرت ابو حنیفہ رح کے نزدیک اجرت زنا کو حلال بتا یا
چلپے مین ہے اور امام مالک کی مذہب مین سگ بچہ چشم بند کا گوہ
اور متعہ اور وطی غلام حلال کہا لیکن محقق ہر فن کے قول جہوٹی کو
سچے سے تمیز کر لیتے ہین **ایضا** بعضے حدیثون کا مضمون آپسین مخالف
اور معارض ہوتا ہے اوسوقت کونسے پر عمل کرین **جواب** فقہا کی
صدہا قول ایک دوسرے کے مخالف اور معارض ہوتی ہین اوسوقت
کونسے پر عمل کروگے بلکہ خاص ایک امام کے مذہب مین امام اور اوسکے
شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہوتا ہے چنانچہ اونمین سے
بیش مسئلہ یہان لکہے جاتی ہین امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک نماز مین
ایک آیۃ کا پڑہنا فرض ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک آیت دراز
یا تین آیتین چہوٹی امام قران مجید مین دیکہکر قرأت پڑہے تو امام رح
کے نزدیک نماز اوسکے فاسد ہی اور صاحبین کے نزدیک فاسد نہین
وتر واجب ہے امام رح کے نزدیک اور سنت ہی صاحبین کے نزدیک نفل
کہڑی ہو کر شروع کرے پہر بغیر عذر بیٹہ جاوے امام کی نزدیک جائز اور

صاحبین کے نزدیک بہ تاخیر جائز ہے ظہر نہین پڑہے اور نہ پڑہنا اوسکا یاد رہی اور
عصر ادا کری امام کی نزدیک عصر فاسد ہے بفساد موقوف یعنی اگر معہ عصر کے
چہہ وقت کی نمازین ادا کری اور ظہر اب تک ادا نہین کی تو یہ چہہ نمازین
جائز ہین اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز چلتی کشتی مین نماز بیٹہہ کر بغیر
مرض کے جائز ہے امام کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین جائز جمعہ کی
نماز مین کم سی کم تین نمازیون کا ہونا سوائی امام کے شرط ہے نزدیک امام
کے اور صاحبین کے نزدیک دو کافی ہین نماز ظہر جمعہ کے دن گہر مین ادا
کری جماعت ہونیسے پہلے پہر چلا جمعہ کی نماز پڑہنے کو ساتہہ جماعت کی تو
ظہر پڑہی ہوئی فاسد ہوئی امام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اسوقت
باطل ہوئی جب جماعت مین داخل ہوا جمعہ کی نماز مین امام کی رکوع سجود سے
۱۲۱ پہلے اگر نمازی بہاگ جاوین تو حضرت ابو حنیفہ کے نزدیک امام کو چاہیے
کہ ظہر پڑہے نہ جمعہ اور صاحبین کے نزدیک جبکہ شروع کر چکا تو جمعہ پڑہے
عیدگاہ کو جاتا ہوا امام کے نزدیک تکبیر پکار کر نکہے اور صاحبین کے نزدیک
کہی اوپر قیاس عید الضحے کے تکبیرات تشریق امام کے نزدیک عرفہ کی دن
نماز صبح سی عصر عید تلک اور صاحبین کے نزدیک تیرہوین تاریخ کی عصر تلک
گہوڑونکی زکوۃ امام کی نزدیک ہر ہر گہوڑی پر ایک ایک دینار یا قیمت مقرر کرکے
چالیسوان حصہ اور صاحبین کے نزدیک گہوڑون پر زکوۃ نہین جا مگر محرم عورت سے
نکاح اور وطی کری تو امام کے نزدیک اوسپر حد زنا نہین اور سزا سخت ہے اور
اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حد ہی مدت رضاع امام کی نزدیک تیس
مہینے اور صاحبین کے نزدیک دو برس شوہر غایب پر عورت گواہ نکاح پیش
کری تو قاضی کو شوہر غایب پر حکم لگانا اور قرض لیکر عورت کو نفقہ دینا جائز نہین

اور زفر کے نزدیک جائز اور اسی پر فتویٰ ہے کذا فی الدر مختار شرط امام کے
نزدیک نہایت تین دن اور صاحبین کے نزدیک زیادہ بھی جائز ہے اگر
مقرر کیے خیار مشتری کا بیع کو بائع کے ملک سے نکلجانیکو منع نہین کرتا لیکن
مشتری کی ملک مین نہین ہوجاتا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک مین
ہوجاتا ہے اور اس اختلاف پر بہت مسائل متفرع ہوتی مین ایک ڈھیر گیہون کا
بیع کیا یہ کہکر کہ ایک پیمانہ ایک درم کو تو امام صاحب کے نزدیک ایک ہی پیمانہ
کی بیع صحیح ہوئی اور اگر سب پیمانو نکا ذکر کیا تو سب کی بیع ہوگئی اور
صاحبین کے نزدیک سب کے بیع ہوگئی اگرچہ سب کا ذکر نکری جھوٹی گواہی
گذرنی سی چند عقود کے جیسے بیع اور نکاح اور طلاق مین .. حکم قاضی کا نافذ
ہوجاتا ہے اور صاحبین اور زفر اور شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک ظاہر
مین نافذ ہوتا ہے نہ حقیقت مین کما فی الدر دو شخصون مین حتی کہ ایک شخص مسجد
کردے امام صاحب کے نزدیک جائز نہین اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے یہ مسائل
ہدایہ وغیرہ مین موجود مین اور بہت جگہ مین ایک ہی امام سے کئی روایتین
مختلف منقول ہوتی مین چنانچہ بعض اسکے بیان ہوتی مین کہا سید بادشاہ
شارح تحریر نے وقیل التشقیق تتبع الرخص فسق واستیفاء عن احمد وابن ابی ہریرہ کہا
بحر العلوم نے شرح مسلم مین کذا فی المعیار اور شرح وقایہ فارسی مین ہی اگر شخصے
را بہ تیزی کشد زود چنانکہ میرد قصاص واجب شود واگر بہ پشت کشد زود ہست
نزدیک صاحبین و شافعی نیز قصاص واجب شود واز امام دران سہ روایت است
بیک روایت دران قصاص واجب نشود و بیک روایت واجب شود و بیک روایت
اگر جراحت کرده است قصاص واجب شود و ہو الصحیح کذا فی الہدایہ اور مطحاوی
مین ہے صفحہ ۲ کہ اگر قاضی خلاف مذہب اپنے کے حکم کری عمداً تو امام سی

اوسکی نافذ ہوتی ہین دو روایتین ہین کما قال و فی المحمدیہ روایتان انتہی اور
سراجی مین ہے بیچ بیان میراث حمل کے دیوقف عند ابی حنیفۃ رح نصیب اربعۃ
بنین او اربع بنات ایہما اکثر ویعطی لبقیۃ الورثۃ الانصبا و عند محمد رح یوقف
نصیب ثلاثۃ بنین او ثلاث بنات ایہما اکثر رواہ عنہ لیث بن سعد و فی روایۃ
اخری نصیب ابنین وہو قول الحسن واحدی الروایتین عن ابی یوسف رواہ عنہ
ہشام وروی الخصاف رح عن ابی یوسف رح ان یوقف نصیب ابن واحد او بنت
واحدۃ وعلیہ الفتوی اور میزان الشعرانی مین ہے صـ۱۲۷ کہ آدمی مردہ کی
نجاست اور طہارت مین دو قول ہین امام شافعی رح سی اور اوسی مین ہی
صـ۱۲۹ کہ مسح کانون کے ایک یا تین بار ہوتی ہین احمد رح سی دو روایتین ہین
اور اوسی مین ہی صـ۱۶۳ کہ نماز مین ہاتھ باندہنی مین ناف سی نیچی یا اوپر
احمد سی دو روایتین ہین ایضاً صـ۱۷۰ اسوای دو رکعت اول کے سورۂ فاتحہ
کے ضم کرنیکے مسنون ہوتمین دو قول ہین شافعی کے ایضاً صـ۱۸۰ ستر عورت کا
ہونا درمیان ناف اور گھٹنے کے یا محض فرج اور دبر ا سمین دو روایتین ہین
احمد اور مالک سے ایضاً حرہ کا تمام بدن عورت ہوتمین سوای منہ اور کفین
اور قدمین کی دو روایتین ہین احمد سے ایضاً صـ۱۸۶ بدن کپڑا مکان پاک
ہونا واسطے صحت نماز کے شرط ہے یا نہین امام مالک سے اسمین تین روایتین
ہین ایک روایت سی بہر صورت شرط ہے اور دوسری روایت سے مطلقاً شرط
نہین اور صحیح تر روایت یہہ ہے کہ اگر نمازی کو معلوم ہے کہ کپڑا یا بدن
یا مکان پلید ہے تو نماز صحیح نہین اور اگر معلوم نہین یا بہول گیا تو نماز صحیح ہے
ف اگر کہو کہ واسطے دفع معارضہ اور مخالفت قول فقہا کے قاعدہ مقرر ہے
بموجب اوسکی تعارض اور تخالف کو دفع کیا جاتا ہے چنانچہ وہ قاعدہ بیان ہو چکا ہے

بیچ تائید مسئلہ کے جواب مین اس قول کے تو لکہم طحطاوی مین ہے الخ تو ہم کہتے
مین ایسا ہی واسطے رفع تعارض احادیث کے قاعدہ اصول مین مقرر ہے کہ بموجب
اوسکے تعارض کو دفع کیا جاتا ہے اور معیار مین نقل کیا شرح نخبہ سے کہ قاعدہ وقت
تعارض کے درمیان دو حدیثون کی اور اگر موافق نہو سکین تو دیکھین کہ دونون
سی کون ازراہ تاریخ موخر ہے پس موخر کو ناسخ سمجھکر اختیار کرین اور اگر تاریخ
بہی معلوم نہو تو ایک کو دوسری پر ترجیح دیوین اگر ترجیح بہی ممکن نہو تو
دونون کی عمل سے متوقف رہین اور رجوع کرین طرف ماورون کی ایضاً
میری امام کا قول یہہ حدیث ہے سی ہے جواب امام کا قول حدیث سی
ہے اور یہہ خود حدیث موجود ہے اوس قول پر بہی عمل کرو اور اس حدیث پر
عمل کرو اور اگر قول اور حدیث مین مطابقت نہو سکے تو قول کو ترک اور حدیث
پر عمل کرو میزان الشعرانی مین صـ ۲ و قال الامام الشافعی وغیرہ ان العمال
الحدیثین او القولین اولی من الغاء احدہما وان ذلک من کمال تمام الایمان
اور اوسی مین ہے صـ ۱۵ وکان الامام محمد بن المنذر رح یقول اذا ثبت عن
الشارع صلی اللہ علیہ وسلم فعل امرین فی وقتین فہما علی التخییر مالم یثبت النسخ فیعمل المکلف
بہذا الامر تارۃ وبہذا الامر تارۃ اخری اور فرمایا شیخ عبدالحق رح نے بیچ شرح
سفر السعادت کے بیچ رفع یدین اور عدم رفع کے پس چارہ نیست از قول بہ ثبت
ہر دو ایضاً حضرت ابو حنیفہ تابعی مین اور تابعی کا قول یہہ حدیث ہی سو جب
کوئی حدیث صحیح معارض قول ابو حنیفہ کے ہو اور کوئی حدیث ضعیف اور قول
کے موافق ہو تو اس قول پر عمل چاہیے نہ حدیث پر جواب یہہ قاعدہ کو کسی
حدیث یا کتاب اصول مین ہی اور اگر اپنی رائی سی کہتی ہو تو نہایت برا کرتی
ہو شرح مسلم الثبوت مین ہی لان التشریع بالرای حرام اور حضرت ممدوح کے

تابعی ہوئین بہی اختلاف ہے اور تابعی کے قول کو حدیث کہنا اگر باعتبار معنے لغوی کے ہے تو ہر کسی کے قول پر اطلاق ہوسکتا ہی اور اس سے بیان کیا بحث ہے اور اگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ہے تو بہی مفید مطلب تمہاری کا نہیں ہے اور اس اصطلاح مین بہی اختلاف ہے اور اگر اس اعتبار سی کہ تابعی کا قول بعینہ فعل بعینہٖ حضرت رسول صلعم کا قول اور فعل ہے تو باطل ہے اور خود فرمایا ابو حنیفہ رضی اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلعم نختار من قولہم واذا جاء من التابعین زاحمناہم رواہ البیہقی فی المدخل باسناد صحیح عن عبد اللہ ابن المبارک کذا فی التفسیر المظہری آور تقلید ہر مجتہد کے قول پر عمل کرنیکو عمل بالحدیث ہی جانتی ہین جبکہ حدیث نہو کیونکہ حدیث ہی سی مستنبط ہے اگرچہ احتمال خطا کا رکہتا ہو لیکن وہ جناب پاک جنکے رسول ہوئین اور اونکی قول کے حدیث ہونے مین کسیکو اختلاف نہین اور صحابہ رضو اور تابعین اور سب مجتہد اوسی ذات بابرکات کی قول مبارک کے تابع ہین جبکہ اونکا قول صریح صحیح محفوظ متصل الاسناد پایا جاوی اور کتب مین نظر کرنیسے اور ایک مجمع علماء متبحر کا اوسپر عمل ہونیسے ظاہر معلوم ہو کہ منسوخ بہی نہین پہر اوسکی ترک کرنیمین کیا عذر ہے فرمایا شاہ ولی اللہ رح نے اس امر مین حجۃ اللہ البالغہ مین صـ ۱۲۶ وما عذرنا یوم یقوم الناس لرب العالمین اور صـ ۱۲۱ فحینئذ لاسبب لمخالفۃ حدیث النبی صلعم الا نفاق خفی او حمق جلی سو اس فخر ذات الصفات کی قول کے مقابلہ مین کسیکے قول پر عمل نہین ہوسکتا تابعی ہو یا غیر تابعی آور ایک اور بات سمجہنا چاہیے کہ جب بعضے مقامون مین حضرت امام رح کا قول ترک کیا جاوی ساتہہ قول ابی یوسف رح اور محمد رح کے تو ساتہہ ایسی حدیث صحیح کے ترک کرنیمین کیا قباحت ہے بلکہ واسطی

١٢٥

ضرورت کے گواہونکو قسم دینے کیواسطے قول چاروں اماموںکا ترک کیا گیا
ساتھہ قول ابن ابی لیلے کے پہر اس سی زیادہ کیا ضرورت ہے کہ حدیث صحیح
رسول اللہ صلعم پر عمل نصیب ہو کہ ساری شریعت اسی کی واسطے ہے اور حضرت
ابو حنیفہ رضہ اگر ایسے حدیث کو پاتی خود اپنے قول سی رجوع فرماتی اور حدیث پر
عمل کرتے میزان الشعرانی میں ہے صـ ٢٧ انہ لو عاش حتے دونت احادیث
الشریعۃ لیعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک
کل قیاس کان قاسہ باقی رہی حدیث ضعیف اوسکی تو حدیث ہی ہونہیں سکتی
ہوتا ہے پہر مقابلہ حدیث صحیح کے کیونکر مقبول ہو **ایضا** سید احمد صاحب نے
فرمایا کہ فقہ کی متون کتابیں مانند حدیث متواتر کے ہیں اوسی پر تم انکہہ موندی عمل
کرتی رہو الخ **جواب** سید صاحب نی کچہہ اور فرمایا ہوگا کہ شاید کسی سطور سمجہا
ورنہ سید صاحب ایسا کلام کیوں فرماتی کہ مخالف اصول اہل سنت کی ہو ١٢٦
حدیث متواتر کا منکر کافر ہے اور روایت متون فقہ کا منکر اگر دلیل شرعی
کے ساتھہ انکار کرے فاسق بہی نہیں ہے چنانچہ حضرات مجتہدین کی اقوال
بیچ مسائل مختلفہ کے کہ متون فقہ میں مندرج ہیں ایک کا قول دوسرے کے قول
کو رد کرتا ہے ~~البتہ بسبب~~ اصول مذہب حنفی کے یہ بات ضروری کہ کتاب
جامع صغیر اور جامع کبیر اور مبسوط اور سیر اور زیادات تصنیف امام محمد رحمہ
جنکو ظاہر الروایت کہتے ہیں ان کتابوں کی مسائل کی اسناد حضرت ابو حنیفہ
تک ایسی معتبر ہے جیسے حدیث مشہور کے اسناد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تک سوا اس سی یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ حدیث مشہور کی موجود ہوتی اوسکی خلاف
ان کتابوں کی روایت پر عمل کیا جاوی بلکہ بہر صورت ترجیح عمل بالحدیث
کو ہی چنانچہ ثابت ہو چکا **ایضا** تم مقلد ہو یا مجتہد **جواب** ہم مقلد ہیں حضرت

مجتہدین کے بیچ مسائل قیاسی اجتہادی کے اور بیچ مسائل النصی کی نہ مقلد نہ
مجتہد بلکہ عامل بالنص جیسا کہ بیان ہو چکا تحریر وغیرہ سے و دلالۃ النص یفہمہا
العوام اور یہ حصر لازم نہیں ہے کہ سوائے مقلد یا مجتہد ہونیکے تیسرا امر نہ چاہیے
بلکہ تقلید محض مسائل قیاسی اجتہادی میں ہے واسطے لاچاری کے نہ اور امر
میں کہ اچھی طرح ظاہر ہو قرآن اور حدیث سے لیکن معنی قرآن اور حدیث کے
سمجھنے میں اور صحت نقل اور صحت الفاظ میں ہمکو حاجت ہے تقلید اہل لغت
اور صرف اور نحو اور معانی اور حضرات مفسرین محققین اور محدثین اور مجتہدین
اور حافظان قرآن اور قاریوں کی سو یہ تقلید اور طرح کی ہے اور بیان صحیح
کہ ظاہر الحدیث واجب العمل بہ اور دراسات میں ہے واما الثانی وھو العمل بالحدیث
فلیس لک باجتہاد کما ہو لیس بتقلید ایضا فرمایا شیخ عبد الحق دہلوی نے بیچ شرح
۱۲۷ سفر السعادت کی وآنچہ در صحاح اخبار آمدہ بالرأس والعین وعمل بدان موجب
سعادت دنیا وآخرت است اما درین روزگار پیش این کار صورت نہ بندد و لا
الی ان قال والعہدۃ علیہم جواب انا للہ وانا الیہ راجعون موجب ظاہر
قول حضرت شیخ کے بڑی مصیبت پیش آئی کہ سعادت دنیا اور آخرۃ کی
اس زمانہ میں ہم لوگوں کو نصیب نہیں ہو سکتی اس کار سے اگر مراد عمل بالحدیث
ہے تو کچھ مشکل نہیں رفع یدین اور آمین جہر اور اذان اور اقامت اور تسبیح
اور تہلیل اور تکبیر اور درود شریف پڑہنا وغیرہ ایسے اعمال جو ظاہر حدیث سے
ثابت ہوئی ہیں جنمیں اجتہاد کی کچھہ حاجت نہیں سب صورت پذیر ہیں پس
صورت نہ بندد کی کیا معنی اور اگر مراد ہے اجتہاد کرنا تو یہاں کلام اجتہاد
میں نہیں ہے بلکہ عمل بالحدیث میں ہے اور اجتہاد بھی ہمیشہ تک انشاء اللہ
تعالی اس امت مرحومہ میں جاری رہیگا کوئی دلیل اسکی محال اور منقطع ہونے پر

قایم نہین چنانچہ انشاء اللہ تعالی اسکا بیان ہوگا اور یہ قول حضرت شیخ کا خود ادلۂ
اجتہاد معلوم ہوتا ہی اور یہ جو فرمایا والعہدۃ علیہم یہ عہدہ حضرات مجتہدین نے
اپنے ذمہ کب لیا ہے بلکہ انہوں نے فرمایا ہے اترکوا قولنا بخبر الرسول صلعم اور
اپنے خاص شاگردونکو فرمایا ہے کہ ہماری قول پر عمل نکرنا جبتک نجانو کہ ہمنے
کہان سی کہا ہی فرمایا شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الرد علی من اخلد
الی الارض کے بیچ ان مالک وابو حنیفۃ والشافعی رح قط لاحد تقلید ہم جاشا
منہم بل انہم قد نہوا عن ذلک ولم یشحوا لاحد فیہ آور یواقیت والجواہر سی نقل کیا
عقد الجید مین وکان الامام احمد یقول لیس لاحد مع اللہ ورسولہ کلام لا تقلدنی
ولا تقلدن مالکا ولا الاوزاعی ولا النخعی ولا غیرہم وخذ الاحکام من حیث اخذوا
من الکتاب والسنۃ آور حضرت شیخ نے پہلے فرمایا بالراس والعین پھر فرمایا
صورت شبہ دو اسکی یہہ مثال کہ بچون کا کہنا سر پر لیکن پرنالہ یہان سی تو
نہین ہوسکتا **الضا** حدیث مین تو گوہ بھی حلال ہے اور حدیث پر عمل کرو
توتمکو سوریون کے پانی سی وضو کرنا پڑیگا **جواب** ہمکو اللہ تعالی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے سو حضرت کی حدیث شریف
سی جس چیز کا حلال یا پاک ہونا معلوم ہو گو وہ ہو یا سوریونکا پانی یا اور کوئی
چیز پھر اوسپر اعتراض کرنا مسلمان کا کام نہین خواہ اپنی طبیعت کو اوس چیز سے
نفرت ہو یا رغبت **بیت** گر طمع خواہد زمن سلطان دین ؛ خاک بر فرق قناعت
بعد ازین ؛ لیکن بسبب مرض تعصب تقلید کی ایسی چیزونکا ذکر وقت ذکر
عمل بالحدیث کے سوجھتا ہے نہ وقت عمل فقہ کے حالانکہ فقہ مین ایسی باتین
بہت مین شارح حام کی کیچڑ کو فقہانی حکم پاکی کا دیا اور امام مالک رح کے
نزدیک گوبر اور صورت حیوانات حلال کا پاک ہی اور بعضون کے نزدیک بیٹ

٥

حرام کی پاک ہی اور چوہی کی مینگنیان آٹی مین پس جاوین تو معاف ہین اور ہ
آتش پرست کی مزدوری کرنا واسطے جلانی آگ کی درست ہی اور بعد تشہد
اخیر کے قصداً گوز مارنے سے نماز نہین ٹوٹتی اور فتاوی عالمگیریہ مین
الّو کو حلال لکھا ہے اور طحطاوی مین فرج کی رطوبت کو پاک لکھا ہے اور
اوسی مین ہے کہ پاخانہ سی پانی بہتا اگر چوکی کے اوپر کا ہے تو پاک ہے
اور تجرید مین ہے شعر الخنزیر لیصح انہ لا یفسد الماء اسطرح کی اور بہی روایتین
ہین کہ جتنے مقلدین متعصبین کو عار نہین آتی ذرا اللہ اور رسول سی شرم تو
کرو کہ حدیث حضرت سید المرسلین کے مقابلہ مین ایسا کلام کرتی ہو واللہ باللہ
کہ ہمکو ایسی روایات فقہا پر طبیعت کی کراہت سی ہرگز اعتراض نہین اور
جو کوئی کری ہم اوسکو برا جانتے ہین کیونکہ فقہا ء مجتہدین کے اقوال حدیث
ہی سے مستنبط ہوتی ہین اور اونپر عمل کرنا حقیقت مین حدیث ہی پر عمل
کرنا ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ اعتراض نہ فقہ پر ہو نہ حدیث پر اور اگر کوئی مسئلہ
فقہ کا برخلاف حدیث کے معلوم ہو تو ترک کیا جاوی بسبب مخالفت حدیث
کے نہ بسبب کراہت طبع کے اور فقہا ہی ویسا ہی حسن ادب کہا جاوی
میزان مین ہے صفحہ ١٢ وسمع الامام احمد ابن ابی اسحاق السبیعی قائلا یقول
الی متی حدیث اشتغلوا بالعلم فقال له الامام احمد قم یا کافر لا تدخل علینا
بعد الیوم ثم انہ التفت الی اصحابہ وقال ما قلت ابدا لاحد من الناس لا تدخل
داری غیر ہذا الفاسق اور اوسی مین ہے صفحہ ٢٩ جمیع اقوال المجتہدین تابعۃ
لادلۃ الشریعۃ اور فرمایا مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے بیچ ایضاح الحق کی احکام
مستنبطہ مجتہدین سابقین ہمہ از قبیل سنت حکمیہ است انتہی مختصراً الضا
مقلد کو نہین پہنچتا کہ برخلاف رای مجتہد کے کتاب اور سنت سی مسئلہ نکالی

جواب رسالہ اظہار الحق مین ہے کہ بیچ تفسیر مدارک اور کشاف کے بیچ
تحت مین قول اللہ تعالیٰ کے وآتیتم احدٰہن قنطارا کے روایت ہے حضرت
عمر رضہ سے کہ کہڑے ہوئے خطبہ پڑہتے پہر فرمایا ای لوگو نہ بڑہاؤ مہر عورتونکا
اگر بزرگ ہوتا یہہ کام دنیا مین اور تقوی اللہ کے یہان تو اولی تہی تم سے بہ
اس بات مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو حضرت نے مہر نہین باندہا
کسی بیوی کا بارہ اوقیہ سے زیادہ پہر کہڑی ہوئی اونکے طرف ایک عورت
پہر اوس نے کہا یا امیر المومنین آپ کیون منع فرماتے ہین ہمارا حق جسکو دیا
اللہ نے ہماری واسطے اور اللہ فرماتا ہے اور جو دو تم اون عورتون مین سے
ایک کو ایک قنطار یعنے ڈہیر مال پہر فرمایا حضرت عمر رضہ نے ہر کوئی عمر سے
زیادہ جاننے والا ہے پہر فرمایا اپنے یارون سے تسمعونی اقول مثل ہذا القول
فتنکرونہ علی حتی ترد علی امراۃ لیست من اعلم النساء یعنے سنتے ہو تم مجہسے مین اس طرح
کہتا ہون سو تم انکار نہین کرتے ہو میری قول پر ایک عورت میرا قول رد کرتی
ہے جو زیادہ علم والی عورتون سے نہین انتہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے
کہ امیر المومنین خلیفہ سید المرسلین امام المجتہدین جنکے شان مین حضرت نے
فرمایا ہے لوکان نبی بعدی لکان عمر ابن الخطاب یعنی اگر میری بعد کوئی
نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا اور کئی بار قرآن آپ کی رائے اور اجتہاد
پر نازل ہوا ہے سو قول ایسے خلیفہ رسول کو ایک عورت کم علم نے مخالف
نص پاکر اوسپر اعتراض کیا اور اونہون نے اوسکی بات کو قبول فرمایا اور
اپنے قول پر رد وانکار کرنے کے سبب سے عتاب فرمایا انتہے مختصرا کذا فی
پہر اب جو کوئی کسی مجتہد کا قول خلاف نص پاکر قبول نکرے تو کیا حرج
ہے بلکہ یہہ عمل موافق وصیت مجتہدون کے ہے اور اسمین کچہہ ال و بے

اون حضرات کے لازم نہین آتے اور حدیث کے مقابلہ مین قول مجتہد کو ترک کرنا
اگر موجب بی ادبی مجتہد کا ہے تو مجتہد کے قول کے مقابلہ مین حدیث کو ترک کرنا
موجب بی ادبی صاحب حدیث کا ہے نعوذ باللہ منہا اور جلالین کے حاشیہ
پر مدارک سی نقل کیا ہے صـ ما لا عظیما کما مر فی آل عمران وقال عمر رضہ علی المنبر
لا تغالوا الصدقات النساء فقالت امراۃ انتبع قولک ام قول اللہ وآتیتم احدٰہن
قنطارا فقال عمر کل احد اعلم من عمر تزوجوا علی ما شئتم ف اگر کوئی غور سے
اس مسئلہ مین نظر کرے تو حضرت عمر رضہ کو خطا بھی واقع نہین ہوئی مہر کا زیادہ
کرنا کچھ مخالف اس آیت کے نہین ہے لیکن اوسوقت یون ہین آپ کی
سمجھ مین آیا کہ ہمسے خطا ہوئی مقصود یہ ہے کہ کسی بزرگ کی خطا بیان کیا اگر
بہ نیت اہانت اور بی ادبی کے ہو تو مضائقہ نہین ہے اور بزرگون کی خود
وصیت ہے کہ جو ہماری خطا معلوم ہوجاوے اوسکو ظاہر کرو اور روایت ہے ۱۳۱
کہ ایک شخص نے بیچ تحقیق معنے ان مع العسر یسرا کے خطا حضرت علی رضہ کی
پکڑی آپ نی اوسکے قول کو قبول ور اپنے خطا کا اقرار کیا بیت پسند آمد
شاہ مردان جواب :: کہ من بر خطا بودم او بر صواب ف حضرت عمر رضہ کی
یہ شان کہ اگر حضرت صلعم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ ہوتے اور حضرت علی رضہ باب
مدینۃ العلم جبکہ ایسے حضرات اپنے لاعلمی ور خطا کا اقرار کرین تو آب علماء دین
کو بھی اس امر مین ان حضرات کی خصلت اختیار کرنا چاہیے نہ پاس سخن اور التعصبا
الضنا بھلا بتلاؤ تو کونسا مسئلہ فقہ حنفی کا برخلاف حدیث کے ہے جواب
اس بات کو حضرت شیخ اکبر اور امام عبدالوہاب اور امام طیبی اور امام محمد
غزالی اور قاضی ثناءاللہ صاحب اور حضرت مرزا جانجانان صاحب اور
شاہ ولی اللہ صاحب اور مولانا اسمعیل شہید اور مولانا عبدالعزیز ملتانی اور شیخ

عزالدین عبدالسلام اور شیخ تاج الدین عثمانی اور علامہ دارکی شافعی
اور قدوری حنفی اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم حضرات محققین
سے پوچھنا چاہیے جنہون نے فرمایا ہے کہ حدیث کی مخالفت پاکر کسیکے قول پر
عمل مت کرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن سیرین اور وکیع وغیرہ
حضرات سے پوچھنا چاہیے جنہون نے حدیث کے مقابلہ مین کسیکے قول کو
لانے پر تشدد فرمایا ہے بلکہ حضرات مجتہدین اور خاص حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ
سے پوچھنا چاہیے جنہون نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلعم
ایضاً حضرت ابوحنیفہ نے حدیث پر عمل کرنیکے واسطے ہر کسی کو اجازت
نہین دی بلکہ خاص حضرت ابو یوسف اور محمد کو کہ خود مجتہد اور حدیث
کے سمجھنے والے اور حضرت ابوحنیفہ کے سامنے تھے جواب کہین یہ
نہ کہہ بیٹھو کہ آیۃ کریمہ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا
حکم پیغمبر خدا نے ہر کسیکو نہین دیا بلکہ خاص ان لوگون کو کہ خود حضرت کے
اصحاب اور قرآن اور حدیث کے سمجھنے والے تھے اور حضرت ابو یوسف
اور محمد کہ جنہون نے صدہا مسائل مین حضرت ابوحنیفہ رضہ کے روبرو حضرت
ابوحنیفہ سے خلاف کیا اور مسائل کو قرآن اور حدیث سے اخذ کیا وہ تو عامل
بالحدیث تھے ہی انکو ترغیب دینا اس بات پر کہ اترکوا قولی بخبر الرسول
کیا ضرور تھا بلکہ عبث اور فضول تھا اور یہہ تو فرمائیے کہ آیا حضرت شیخ اکبر
اور امام عبدالوہاب اور طیبی وغیرہ ان حضرات نے بھی امام ابو یوسف اور
محمد کو عمل بالحدیث کی تاکید فرمائی ہے اور ایک اور بات مین پوچھتا ہون
اسکا جواب اللہ سے شرم کرکر دیجیے کہ آیا رسول اللہ کی حدیث پر عمل کرنیکے
واسطے کسی مسلمان کو حاجت ہے کہ حضرت ابوحنیفہ یا کسی امام صاحب سے اجازت

طلب کریں بلکہ حضرت ابو حنیفہ رضہ یا کسی اور صاحب کی متابعت کرنی کے
واسطے اجازت شرط ہے حضرت رسول اللہ صلعم کی اور اگر کہو کہ احتمال ضعیف
یا منسوخ ہونی یا معنی نہ سمجھنے حدیث کا عذر ہے حدیث پر عمل نکرنیکا تو ایسے
عذرونکا جواب اس بحث مین بخوبی دیا گیا ہے اور اسیواسطے نقل کیے گئے
مین قول بعضے بزرگان دین کے ایضا مسلمانون کو لازم ہی کہ غیر مقلدون
کی باتون کیطرف خیال نکرین اور جس طریقہ پر کہ اکابر علماء امت و ہزارہا
اولیاء اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہین اوسی پر چلین جواب مسلمانونکو
لازم ہے کہ کسی متعصب مقلد یا غیر مقلد کی باتون کی طرف خیال نکرین
اور جس طریقہ پر کہ اکابر علماء امت اور ہزارون اولیاء اللہ مقبول خدا کا
کہ اوّل اونکے صحابہ کرام رضہ اور پہر تابعین اور مجتہدین مین اجماع ہو چکا ہے
اوسی پر چلین اور یہی فرمایا ہے اللہ اور رسول نی ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین الایۃ ما انا علیہ واصحابی اصحابی
کالنجوم بحدیث الناس لکم تبع اتبعوا السواد الاعظم اور امر اختلافی کو رجوع
کرین طرف کلام اللہ اور رسول کے اور سنت خلفای راشدین کے فرمایا حقتعالے
نے فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول الایۃ اور فرمایا حضرت صلعم نے
فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین الحدیث ایضا اس آیت کریمہ مین
اولی الامر سی مراد ہین امیر لشکر کے نہ حضرات مجتہدین اور بیضاوی مین ہے
اذ لیس للمقلد ان ینازع المجتہد فی حکمہ بخلاف المروس جواب تفسیر مظہری
مین بیچ تحت اسی آیۃ کریمہ کے وکذا یشتمل الفقہاء والعلماء والمشائخ بل
اولی لانہم ورثۃ الانبیاء وقالوا احکام اللہ ورسولہ اور اوسی مین ہے مسئلہ
اذا افتی المجتہد وظہر ان فتواہ مخالف للکتاب والسنۃ وجب علینا اتباع الکتاب والسنۃ

اور لکہا جہگڑا نہ مجتہد سی چاہا نہ رئیس سے نہ اور کسی شی تفسیر جلالین مین ہے
تحت اسی آیت کے ذلک ای الرد الیہما خیر لکم من التنازع والقول بالرای
اور فرمایا اللہ تعالے نے ولا تنازعوا الآیۃ اور وقت ملنے آیت یا حدیث صحیح
مخالف قول کسیکے یا واسطے ضرورت تو ہی کے جہگڑا معقول کرنا خالی نفسانیت
سے ہر کسی سی ورستے چنانچہ اوس عورت نی مہر کے مسئلہ مین حضرت عمر رض
جہگڑا اکیا اور آپ نی اوسکا قول قبول کیا اور حقتعالی نی فرمایا قد سمع اللہ
قول التی تجادلک فی زوجہا اور فرمایا وجادلہم بالتی ہی احسن اور یہہ
کب کہتے ہین کہ مقلد مجتہد سی جہگڑنے لگے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ اگر مجتہد کا
قول خلاف حدیث کی معلوم ہو اوسکو ترک کری **ایضا** مولوی اسماعیل
عالم کو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کرے **جواب** جس عالم محقق کو اپنی تحقیق
سی اور جس عامی کو عالم کی تقلید سی معلوم ہو گیا کہ حدیث شریف مین یون
آیا ہی اوسکو پہنچتا ہے کہ حدیث پر عمل کری **ایضا** مولانا محمد اسحاق رح
لامذہبون پر بہت خفا ہوتی تہی اور لامذہبون نی فلانی فلانی جگہہ بہت مار
کہائی اور فلان فلان شہر سی نکالی گئے اور مکہ معظمہ سے نکالی گئے اور سید
احمد صاحب نی ایک لامذہبی کو اپنے قافلہ سے نکلوا دیا اور ہر جگہہ لامذہبی
ذلیل ہی رہی **جواب** اگر لامذہبون سی مراد وہ کہتے ہو حدیث پر عمل
کرنیوالے تو ایسے شخصون پر مولانا ممدوح ہرگز خفا نہین ہوتی تہی بلکہ
مولانا مظفر حسین مرحوم سی سنا گیا ہے کہ ان لوگون سی مولانا اسحاق مرحوم
محبت رکہتے تہے البتہ بعضے مفرط نافہم بیعلم کہ دعوی عمل حدیث کا کرکے
اور کتب فقہ اور فقہا کو سورا دیتے یا دکرتے الیون پر ضرور خفا ہوتی ہو
اور جو کوئی حدیث کی مقابلہ مین فقہا کے قول کو لا دی ایسی شخص پر بہی لا

۱۳۴

محمد اسحاق مرحوم خفا ہوتی تھے مولانا مظہر حسین مرحوم نے نقل فرمایا کہ ایکدن
میں ایک شخص نے کہا کہ حدیث میں ایسا آیا ہے اوسنے کہا ہم اوسپر عمل
نہیں کرتے یا یون کہا کہ ہم نہیں مانتے امام صاحب کا قول اسکے برخلاف ہے
مینے یہ ماجرا مولانا اسحاق صاحب کیخدمت مین گذارش کیا بغیر لیئے نام
اوس شخص کے مولانا صاحب نے فرمایا ایسا کلمہ بولنے والا کافر ہے آور مارکہانا
اور شہر سے نکالاجانا اور ذلیل ہونا اگر بسبب عمل حدیث کے نصیب ہوا تو
۹ زہی طالع زہی دولت زہی بخت ؎ مظلوم ہوئی اور ثواب پایا مظلوم
اور ذلیل ہونیسے بدمذہب ہونا ثابت نہیں ہوتا حضرت امام بخاری اور
حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام احمد حنبل اور سوائی انکے اور بزرگان
دین نے ظالمون کے ہاتہ سے ایذائین پائین حضرت کی اہل بیت پر یزید
اور مروانیون کے ہاتہ سے کیا کیا ظلم ہوئی ظالم جب حجت شرعی سے بے دلیل
ہوجاتی مین تو اونکو ظلم اور نکالدینا ہی سوجہتا ہے فرمایا اللہ تعالی نے فما کان
جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قریتکم الایۃ ایضًا قالوا انا تطیرنا
بکم لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم ایضًا وقال الذین کفروا لرسلہم
لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا الایہ ایضًا وہموا باخراج الرسول الایہ
ایضًا وکاین من قریۃ ہی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اہلکنا ہم فلا
ناصر لہم اور مکہ معظمہ سے بعضے شخص بے تحقیق بہ تہمت وہابیت نکالی گئی
ہیے لیکن محققین حضرات مکہ نے بعد تحقیق پہر اونکو طلب فرمایا چنانچہ مولوی
عبد اللطیف صاحب اور مولوی محمد صاحب سہارنپوری سلمہما اللہ تعالی
اونہین مین سی مین کہ اب تلک مکہ معظمہ مین موجود ہین اور شہر سے نکال دینا
بعضے وقت بلحاظ مصلحت بہی ہوتا ہے بدون قصور کے چنانچہ حضرت

ابو ذر رضہ کو حضرت عثمان رضہ نے مدینہ منورہ سے نکلوا دیا تہا اور آخیر عمر تک حضرت ابو ذر مدینہ منورہ سے باہر ہی رہے اور حضرت ابو ذر کی بزرگی کی قایل سب صحابہ تہے اسیطرح احتمال ہے کہ حاکم نے ان بزرگون کو اور سید احمد صاحب نے اوس شخص کو جسکو تم لامذہبی کہتے ہو کسی مصلحت کیواسطے نکالدیا یا وہ شخص مفسد ہوگا

ایضا بعضے صاحب بڑی خفگی سے فرماتے ہین کہ یہ حدیث تمکو ملی کیا امام صاحب کو نہ ملی تہی سو اسکا **جواب** ہم نہایت نرمی سے گذارش کرتے ہین کہ ہو سکتا ہے کہ بعضے حدیثین امام صاحب کو یا کسی اور مجتہد کو نہ ملین ہون یا ملین ہون لیکن اونکے نزدیک صحیح نہوئی ہون یا یاد نہ رہی ہون اور ہمکو نقل صحیح ملی ہون جنسے اونسے حاصل کرلے اسمین کچہ حضرت امام کی شان کم نہین ہوتی اور اگر یہی ہوتا کہ حضرات مجتہدین ہر حدیث پر حاوی ہوتے ہین تو وہ حضرات یہ وصیت کیون کرتے کہ ہماری اقوال کو حدیث کے سامنے چہوڑ دیجیو آپ ذرا غصہ کو موقوف کرکے اقوال محققین بزرگان دین پر کہ کچہ اونمین سے بیان ہو چکے ہین اور وصیت ائمہ اربعہ پر نظر فرماوین تا جواب اسبات کا سمجہ مین آوے اور امام صاحب کی وقت مین کہ وہی زمانہ حضرت سفیان اور اوزاعی وغیرہما کا تہا اتنی حدیثین مدون نہ تہی جتنی اونکی بعد محدثون کو ملین جیسا کہ رسالہ انصاف اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین ہے بیچ بیان حال اہل حدیث کی صفحہ ۱۵۳ فاجتمع باہتمام اولئک من الاحادیث والآثار مالم یجتمع لاحد قبلہم وتیسر لہم مالم یتیسر لاحد قبلہم انتہی اور اوسی مین ہے وظہر علیہم احادیث کثیرۃ لم تظہر علی اہل الفتوی من قبل قال الشافعی لاحمد انتم اعلم بالاخبار الصحیحۃ منا فاذا کان خبر صحیح فاعلمونی حتی اذہب الیہ کوفیا کان او بصریا او شامیا حکاہ ابن الہمام وذلک لانہ کم من حدیث صحیح

۱۴۷

لا یرویہ الا اہل بلدۃ خاصۃ کافراد الشامیین والعراقیین او اہل بیت کنسخۃ
برید عن ابی بردۃ عن ابی موسی ونسخۃ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ
او کان الصحابی مقلا خاملا لم یحمل عنہ الا شرذمۃ قلیلون فمثل ہذہ الاحادیث
یغفل عنہا عامۃ اہل الفتوی اجتمعت عندہم آثار فقہاء کل بلد من الصحابۃ و
التابعین وکان الرجل فیما قبلہم لا یتمکن الا من جمع حدیث بلدہ واصحابہ
اور اوسی میں ہے وکان تخمین سفیان ووکیع وامثالہما یجتہدون غایۃ الاجتہاد
فلا یتمکنون من الحدیث المرفوع المتصل الا من دون الف حدیث کما
ذکرہ ابو داود السجستانی فی رسالتہ الی اہل مکۃ وکان اہل ہذہ الطبقۃ
یروون اربعین الف حدیث فما یقرب منہ بل صح عن البخاری انہ اختصر
صحیحہ من ستۃ مائۃ الاف حدیث وعن ابی داود انہ اختصر سننہ من
خمسۃ الاف حدیث وجعل احمد مسندہ میزانا یعرف بہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فما وجد فیہ ولو بطریق واحد منہ فلا اصل والا فلا اصل
لہ الخ اور ترجمہ مشکوۃ شریف میں ہے کہ وقت تصنیف بخاری کی چھ لاکھ
حدیثیں امام بخاری کے پاس موجود تھی چنانچہ بیان ہو چکا اور تنویر العینین
تصنیف مولانا اسمعیل شہید میں ہے رب تحقیق عالم وسیع اختفی علیہ مسئلۃ یتفق
علیہا ویکون مشہورۃ قبلہ فان مالکا مع کونہ اعلم من الثوری علی ما شہد
بہ اقوال الفقہاء قد خفی علیہ وضع الید علی الاخری فی الصلوۃ وحکم
انہ حکم بالارسال مع انہ کان مشہورا فی القرن الاول واتفق علیہ اکثر
العلماء فی القرن الاخر بلکہ صحابہ کرام رض سلاز ماں خدمت حضرت
خیر الانام علیہ السلام کہ جنکا علم اور فضل سب مجتہدین کے علم اور فضل سے برتر ہے
چنانچہ فرمایا شافعی رض نے والصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد وورع وعقل

ورلی کل امر استدرک برعلم کنا الی المیزان جیسے اور اونمین بہی خاص الخاص
چنانچہ حضرت ابن عمر رضہ کہ صحابی ابن صحابی اور فقیہ اجل ہین اور حضرت
ابو ہریرہ رضہ حافظ حدیث کہ بسبب کثرت روایت حدیث کے اونکی بابت
بزبان بخاری شریف کو دیوان ابو ہریرہ کہتے ہین اور حضرت ابن مسعود رضہ
کہ جنکا وسعت علم اور کثرت اجتہاد اور دوام صحبت ساتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مراتب علم جانا ہے اور حضرت علی رضہ کہ دروازہ شہر علم کے اور حضرت
عمر رضہ کہ بعد حضرت کے کبھی نبی ہوتی تو وہ ہوتی اور حضرت صدیق اکبر بالاتفاق
اون سب سے افضل ہین وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ان حضرات کو بہی
بہت حدیثین نہین معلوم ہوتی تہین اوروں سے دریافت کرتے تہے چنانچہ
فرمایا حضرت مرزا جانجانان رحمۃ اللہ نے مکتوب ۱۲ مقامات مظہریہ مین وخفی
نیست کہ ہیچ یکے از علمای امت جمیع احادیث را احاطہ نکردہ بہت بعضے از
انہا فوت شدہ وچرا فوت نشود کہ مثل خلفای راشدین کہ اعلم این امت
وملازم صحبت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بودند بعض احادیث از ایشان
نیز فوت شدہ ومیدانند اینخبر را ہر کہ معرفت بفن حدیث دارد اور داری
مین ہے فقد کان ابو بکر الصدیق رضہ وعمر بن الخطاب رضہ خلیفتا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ووزیراہ وخیر الناس بعدہ فی حال امتہما یسألان عن الحکم
فلا یعرفان فیہ من سنۃ حتی یسألا الناس فیخبرا اور حجۃ اللہ البالغہ مین
ہے صـ ۱۴۵ کہ حضرت صدیق اکبر رضہ کو کسی قضیہ کا فیصلہ جبکہ اول قرآن
مین پہر حدیث مین نپاتے تو لوگون سے حضرت کی حدیث اوس امر مین طلب
کرتے پس اکثر کئے شخص جمع ہوکر اوس باب مین حضرت کی حدیث
بیان کرتے تو حضرت صدیق اکبر رضہ فرماتے الحمد للہ الذی جعل فینا من یحفظ

۱۲۸

اور تنویر العینین میں ہے صـ ۲۹ فقد خفے علی الاجلۃ من الصحابۃ اشیاء
کثیرۃ قد خفی علے ابن مسعود الاخذ بالرکبۃ فی الرکوع وکان یطبق یدیہ علی الاول
وخالف الصحابۃ کلہم فی ذلک وخفی علی علی الفاضرمتہم امہات الاولاد
وعلی عمر تطہیر المتیمم من الجنابۃ ومثل ہذا کثیر اور حاشیہ صحیح بخاری میں ہے
صـ ۵۲۹ اور ۱۳۰ قال فی المجمع کان یقرء والذکر والانثے حیث انزل
اولا کذلک ثم انزل وما خلق الذکر والانثی فلم یسمعہ ابن مسعود وابو الدرداء
وسمعہ سائر الناس واثبتوہ فہذا کظن عبد اللہ ان المعوذتین لیستا من القرآن
اور رسالہ انصاف میں ہے ولذلک کان الشیخان ابوبکر وعمر رض اذا لم یکن
لہما علم فی المسئلۃ یسألان الناس عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور اوسی میں ہے روایت نسائی وغیرہ سے ان ابن مسعود رض سئل عن
امرأۃ مات عنہا زوجہا ولم یفرض لہا فقال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقضی فی ذلک فاختلفوا علیہ شہرا والحوا فاجتہد برأیہ وقضی بان لہا مہر
نسائہا لا وکس ولا شطط وعلیہا العدۃ ولہا المیراث فقام معقل بن یسار
فشہد بانہ صلے اللہ علیہ وسلم قضے بمثل ذلک فی امرأۃ منہم ففرح بذلک ابن
مسعود فرحۃ لم یفرح مثلہا قط بعد الاسلام ف اسیطرح جو احادیث
کہ بعضے حضرات مجتہدین کو نہیں ملی یا ملیں لیکن صحیح نہیں ہوئیں اگر
ونکو بصحت نقل ملتیں تو مثل حضرت صدیق اکبر اور ابن مسعود کے
ہایت سے خوش ہوتی ایسا اونکے مقلدوں کو بھی حدیث کے ملنے پر
خوش ہونا اور عمل کرنا چاہیے نہ خفا ہونا اور اوسی رسالہ میں ہے
ان ابا ہریرۃ رض کان من مذہبہ انہ من اصبح جنبا فلا صوم لہ حتے اخبرتہ
بعض ازواج النبی صلے اللہ علیہ وسلم بخلاف مذہبہ فرجع اور اوسی میں ہے

۱۳۶

۱۴۷

روی الشیخان انہ کان من مذہب عمر بن الخطاب ان التیمم لا یجزی الجنب
الذی لا یجد ماء فروی عندہ عمار انہ کان مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فی سفر فاصابتہ جنابۃ ولم یجد ماء فتمعک فی التراب فذکر ذالک
لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما
کان یکفیک ان تفعل ہکذا وضرب بیدیہ الارض فمسح بہما وجہہ ویدیہ فلم
یقبل عمر ولم ینہض عندہ حجۃ لقادح خفی راٰہ فیہ (وہو عدم تذکرہ رضہ ایضا مع
حین قال عمار کنت انت حاضرا فی تلک الواقعۃ) حتی استفاض الحدیث
فی الطبقۃ الثانیۃ من طرق کثیرۃ واضمحل القادح فاخذوا بہ اور اوسی مین
ہے اخرج مسلم ان ابن عمر کان یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن
فسمعت عائشۃ رضہ بذلک فقالت یا عجبا لابن عمر ہذا یامر النساء ان
ینقضن رؤسہن افلا یامرہن ان تحلقوا رؤسہن لقد کنت اغتسل انا
ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وما ازید علی ان افرغ علی
راسی ثلاث افراغات آور باوجود کثرت احادیث کے بیچ فضیلت نماز
ضحے کے حضرت صدیق اکبر رضہ اور حضرت ابن عمر رضہ کو اس نماز کا مسنون
ہونا معلوم نتہا چنانچہ مشکوۃ شریف مین ہے صـ ۱۰۹ وعن مورق العجلی
قال قلت لابن عمر تصلے الضحے قال لا قلت فعمر قال لا قلت فابوبکر
قال لا قلت فالنبے صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخالہ رواہ البخاری آور
اوسکے حاشیہ مین نقل کیا شرح السنۃ سے واما ما روی عن ابن عمر انہ
قال صلوۃ الضحے بدعۃ فمحمول علے ان صلوتہا فی المسجد والتظاہر بہا کما
یفعلون بدعۃ لان اصلہا ان تصلے فی البیوت او نقول ان ابن عمر لم
یبلغہ فعل النبے وامرہ بذلک او قال المواظبۃ بدعۃ اور اوسی مین ہے

روی عن ابی بکرۃ انہ رای ناسا یصلون الضحے فقال انہم یصلون صلوۃ
ما صلاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر کوئی کہے کہ ابن عمر رض کو سنت ہونا اس
نماز کا تو معلوم تہا لیکن اونہون نے اس نماز پر مداومت اور محافظت
کرنیکو یا اسکے مسجد مین پڑہنے کو بدعت کہا ہے. تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
یہ محض احتمال ہے اور احتمال سے استدلال نہین ہوسکتا اذا تطرق بہ
الاحتمال بطل الاستدلال اور اگر بالفرض یہ احتمال صحیح ہے تو وہ حدیثین
کہ جنسے اس نماز پر مواظبت اور محافظت کرنا اور مسجد مین پڑہنا ثابت
معلوم ہوتا ہے حضرت ابن عمر کو معلوم نہین بہر صورت حضرت ابن عمر کو
نہونا علم بعضے حدیثون کا اور نہ قبول کرنا علما کا قول حضرت ابن عمر رض کو
ان امرین ثابت ہوا اور حدیثین مواظبت اور مسجد مین پڑہنے کی یہ ہین
مشکوۃ شریف مین صہ ۱۰۸ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من حافظ علی شفعۃ الضحے غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد
البحر رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ایضا عن معاذ بن انس الجہنی قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ
الصبح حتے یسبح رکعتی الضحے لا یقول الا خیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت
اکثر من زبد البحر رواہ ابو داؤد اور مظاہر حق مین ہے صہ ۵۵ ہیہ قول
ملا علی حنفی رہ کے پس صواب یہ ہے کہ کہا جاوی کہ مواظبت کرنی اسپر
مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا انتہے اور باوجود کثرت
احادیث کے بیچ تعذیب میت کے بسبب رونی اہل او سکے حضرت عایشہ رضہ
فرماتی ہین لا واللہ ما حدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المیت
یعذب ببکاء اہلہ الحدیث کذا فی المشکوۃ صہ ۱۵۴ پس بہر صورت نہونا

۱۴۱

علم لعض صحابہ کو تھا اصحاب کبار کو اور نہ قبول کرنا علما کا قول ذکیا ثابت
ہوا پہر اگر وقت ملنے حدیث کے کسی مسئلہ مین قول حضرت ابو حنیفہ رح
یا کسی اور مجتہد کا ساتہ ایسے احتمالات مناسبہ کے ترک کیا جاوے تو کیا
حرج ہے اور میزان الشعرانی مین ہے صہ ۷ واعتقادنا واعتقاد
کل منصف فی الامام ابی حنیفۃ رحمہ لقرینۃ ما رویناہ آنفاً عنہ من ذم الرای
والتبری منہ ومن تقدیم النص علی القیاس انہ لو عاش حتی دونت
احادیث الشریعۃ لبعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد والثغور وظفر بہا
لاخذ بہا وترک کل قیاس کان قاسہ وکان القیاس قل فی مذہبہ کما
قل فی مذہب غیرہ بالنسبۃ الیہ لکن لما کانت ادلۃ الشریعۃ متفرقۃ
فی عصرہ من التابعین وتابع التابعین فی المداین والقری والثغور
کثر القیاس فی مذہبہ بالنسبۃ الی غیرہ من الائمۃ ضرورۃ لعدم وجود
النص فی تلک المسائل التی قاس فیہا بخلاف غیرہ من الائمۃ فان
الحفاظ کانوا قد رحلوا فی طلب الاحادیث وجمعہا فی عصرہم من المداین
والقری ودونوہا فجاوبت احادیث الشریعۃ بعضہا بعضاً فہذا کان
سبب کثرۃ القیاس فی مذہبہ وقلتہ فی مذاہب غیرہ ویحتمل ان الذی
اضاف الی الامام ابی حنیفۃ انہ یقدم القیاس علی النص ظفر بذلک
فی کلام مقلدیہ الذین یلزمون العمل بما وجدوہ عن امامہم من القیاس ویترکون
الحدیث الذی صح بعد موت الامام فالامام معذور واتباعہ غیر معذورین
وقولہم ان امامنا لم یاخذ بہذہ الحدیث لاینہض حجۃ لاحتمال انہ لم یظفر بہ
او ظفر بہ لکن لم یصح عندہ وقد تقدم قول الائمۃ کلہم اذا صح الحدیث فہو مذہبنا
ولیس لاحد معہ قیاس ولا حجۃ الا طاعۃ اللہ ورسولہ بالتسلیم

۱۴۴

۱۴۳

انتہے وہذا الامر الذی ذکرناہ یقع فیہ کثیر من الناس فاذا وجدوا من صحاب امام مسئلۃ جعلوہا مذہبا لذلک الامام وہو تہور فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قالہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ الخ اور فرمایا ابو شامہ رحمہ نے بیچ کتاب موءمل کے وقد کانت العلماء فی الصدر الاول معذورین فی ترک ما لم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم تکن حینئذ فیما بینہم مدونۃ انما کانت تتلقی من افواہ العلماء وہم یتفرقون فی البلدان وقد زال ذلک العذر وللہ الحمد بجمع الاحادیث المحتج بہا فی کتب بوبوہا وقسموہا وسہلوا الطریق الیہا وبینوا ضعف کثیر منہا وصحتہ وتکلموا فی عدالۃ الرجال وجرح المجروح منہم وفی علل الاحادیث ولم یدعوا المستعمل ما یتعلل بہ وفسروا القران وتکلموا فی غریبہا وفقہہا وکل ما یتعلق بہا فی مصنفات عدیدۃ جلیلۃ وآلات مہیاۃ الخ اور رسالہ عمل بالحدیث مین ہے ہرچند درین باب ثواب سعی و رسند وجمع برای متقدمین اکثر ہست اما فضیلت زیادتی علم احادیث برای محدثین متاخرین حاصل آمد مانند کسیکہ وارث گشت ترکہ پدر و مادر و خواہر و جد خود را پس لیتہ وارث در غنا وکثرت اموال زیادہ خواہد شد از مورثان اگرچہ آن اموال جملہ از کسب کردہ ہمان مورثان است پس اکثر احادیث بالشرط سند بموجب مقتضای وقت باکثر محدثین نرسیدند ایضاً جبکہ تمنے مسئلہ فقہیہ ساتھہ حدیث بخاری کے چھوڑکر حدیث پر عمل کیا تو اوس مسئلہ مین تمنے ابو حنیفہ کے تقلید چھوڑکر بخاری کی تقلید کری سو تقلید بہرصورت باقی رہے پہر ابو حنیفہ کی تقلید مین کیا قباحت ہے جواب اول تو ہر مسئلہ فقہ کا قول ابو حنیفہ کا نہین ہے چنانچہ بیان ہوچکا

اور تقلید کو برا کون کہتا ہے اور بخاری کی تقلید کرنی بیچ صحت نقل
الفاظ حدیث کے نہ بیچ عمل کرنیکے مسئلہ پر اور بخاری کی تقلید صحت
حدیث مین ایسے ہے جیسے صاحب ہدایہ کی تقلید صحت قول مجتہدین
بخاری سند حدیث کی پہنچاتا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
تلک اور مصنف ہدایہ نقل کرتا ہے کتب تصنیف امام محمد سے اور جیسا
بخاری کی حدیث پر عمل کرنا اتباع ہے قول حضرت رسول صلعم کا ایسا ہی
ہدایہ کے مسئلہ پر عمل کرنا تقلید ہے قول اور قیاس حضرت ابو حنیفہ اور انکے
شاگردون کی پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین کیا تحقیق
ہی اور اگر یہہ کہو کہ ان حضرات کا قول بھی مستنبط حدیث ہی سے ہی تو
ہم کہینگے وہ قول اور قیاس مستنبط ہے حدیث سے اور یہہ خود حدیث
بعینہ موجود ہی اور نقل اور مستنبط مین اور موجود اور غیر موجود مین بڑا
فرق ہے سعہ جب اصل ملے تو نقل کیا ہے یہان وہم وگمان کو
دخل کیا ہے ایضاً حدیث پر عمل کرنا اوس شخص کو پہنچتا ہے کہ صحاح
ستہ وغیرہ کتب حدیث پڑہا ہو اور ناسخ اور منسوخ اور قوی اور ضعیف کو
پہچانتا ہو جواب اگر یہی قاعدہ ٹہیک ہی تو فقہ پر عمل کرنا بھی اوس
شخص کو پہنچتا ہے کہ مبسوط اور زیادات اور جامع صغیر اور جامع کبیر
اور سیر اور محیط وغیرہ کتب فقہ پڑہا ہو اور روایت فقہی مرجوح عنہ
اور غیر مرجوح اور قوی اور ضعیف اور راجح اور مرجوح کو بخوبی جانتا
اسکے کیا معنے کہ فقہ پر عمل کرنا مفتاح الجنۃ اور نجات المومنین ملکہ کنز المصلی
کے پڑہنے والیکو درست ہو اور حدیث پر عمل کرنا اوسیکو درست ہو کہ
سب کتب اصول حدیث پڑہا ہو فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

١٤٥

بلغوا عنی ولو آیۃ ایک بزرگ نے ایک حدیث کی طلب مین آنی جانی کا منو
منزل کا سفر اختیار کیا یعنے مدینہ منورہ سے دمشق کو گیا چنانچہ مشکوۃ شریف
کے کتاب العلم مین ہے ایضا یعنے وقت رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ
کی حدیث پر عمل کرنیسے فساد پیدا ہوتا ہے اور جاہل لوگ بد اعتقاد ہوکر
اور مسائل ضروری بہی قبول نہین کرتے جواب ایسی امور مستحبات مین
اگر ایسی موقع پر جہان بظن غالب فساد کا خوف ہو ایسی امور کو مصلحت
کیواسطے موقوف رکہا جاوے تو مضایقہ نہین مولانا اسمٰعیل شہید مرحوم نے
بہی واسطے مصلحت کے چند مدت تک رفع یدین نہین کیا بلکہ حضرت رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے برعایت مصلحت وقت چہوڑ دیا تہا زمین بیت اللہ
شریف کو عمارت کعبہ سے باہر رکہا اور ابو ذر رضہ کو واسطے مخفی رکہنے اسلام
فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین ہے یا اباذر اکتم ہذا الامر وارجع الی بلدک فاذا بلغک
ظہورنا فاقبل لیکن وہ عاشق رسول اپنے نفس کو ضبط نکرسکا اور کہا والذی
بعثک بالحق لاصرخن بہا بین اظہرہم سو مصلحت اور موقع وقت کی رعایت
ضرور رکہنا چاہیے خصوص علما اور واعظون کو اور فرمایا اللہ جل شانہ
نے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور ایک کہا گیا ہے
کہ یکے من علم زیادہ من عقل ہے بایں سو علما کو ضرور ہے کہ وعظ وغیرہ
اوقات مین فرضون اور واجبون کو سنتون پر اور سنتون کو مستحبات
پر اور مسائل اتفاقی کو اختلافی پر مقدم رکہین اور اول ہی مسائل اختلافی
اور مستحبات مین مخلوق خدا کو تنگ نہ پکڑین یعنی جس بستی مین لوگ
شرک اور بدعت اور محرمات اور اخلاق ذمیمہ مین مبتلا اور بے نماز اور
مانع زکوۃ اور اور طرح طرح کے فاسق ہون ایسے مقام مین اول ان امور

خطبہ کو بیان کرنا چاہیے نہ اول ہی رفع یدین وغیرہ مستحبات اور مخالفات کو
اسکے یہہ مثال کہ جیسے ایک شخص ننگا سر یا برہنہ ہو تو اول اوسکو نصیحت
ڈہانکنے ستر غلیظہ کے کرنیکو مقدم رکہنا چاہیے نہ عمامہ اور شملہ کے لیکن
اتنا لحاظ ضرور چاہیے کہ مبادا نفس اور شیطان کی شرارت سے مداہنت
اور خلاف مصلحت کو مصلحت قرار دیا جاوے اور بڑی بڑی امور دین
اور واجبات کی ترک لازم آوے چنانچہ بعضے خبیث ننگ دنیا کہتے ہین
کہ بیوہ عورت کا نکاح کرنا اور بیٹیون کو میراث دینا اگرچہ امر مشروع اور
حکم خدا ہے لیکن بمقتضای شرافت قوم اور تکلیف تقسیم وغیرہ ضرور تون
کے مصلحت یہی ہے کہ اس زمانہ مین ایسی امور کو رواج ندین منہ کالا ایسی
شخصون کا کہ مفسدہ کو مصلحت قرار دیکر شریعت کے احکام کو بدلتے ہین
اور کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ بعضے صاحب ایک امر کو مصلحت سمجہتے ہین لیکن ۱۴۶
محققین مبصرین اکابر دین بسبب مخالف ہونے اوس امر کے ساتہہ حکم اللہ
اور رسول کے اوسکو مصلحت نہین جانتے چنانچہ مولانا قطب الدین مرحوم
رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین مظاہر حق کے باب الاضحیہ مین کہ خلاصہ مضمون اسکا
یہہ ہے کہ مروان نے خطبہ کو مقدم کیا نماز پر واسطے اس مصلحت کی کہ مبادا
نماز کے بعد لوگ خطبہ کا انتظار نکرین حضرت ابوسعید خدری رضی تین بار
خدا کی قسم کے ساتہہ مروان کے قول کو رد کیا اور جماعت مین شریک نہ
ہوئی اور احیاء العلوم مین ہے کہ مروان نے واسطے خطبہ عید کی بسبب
کثرت آدمیون کے منبر احداث کیا ابوسعید رضی اس کام کو بدعت سمجہکر
انکار کیا انتہی ملخصا اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ وقایع سال
اا کے ہجرت سے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن

١٤٧

کو واسطے حرب روم کے امیر لشکر کا کرکے بیر کے دن رخصت کیا اور اوسیدن انتقال فرمایا بعد دفن حضرت کے خبر پہنچی کہ بعضے قبایل عرب کی مرتد ہوئی بعضے صحابہ رضہ نے چاہا کہ جب تلک مرتدون کے فتنہ سی فراغت ہو کوچ کرنا اسامہ رضہ کا موقوف رہے واسطے اس مصلحت کے کہ مبادا لشکر عظیم کے نکلجانیسے مرتد لوگ دلیر ہوکر مدینہ کو تباہ کرین حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے اس مصلحت کو پسند نکیا اور فرمایا کہ ہم اگر جانین کہ بسبب روانہ کرنے لشکر اسامہ کے مدینہ مین ہمکو حیوانات درندہ پہاڑ کہا دین گی تو بہی خلاف کرنا فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جائز نرکہون انتہے اور بلال بن عبد اللہ بن عمر رضہ نے جدا جانی کیا مصلحت سمجہکر کہا تہا کہ ہم عورتون کو مسجدون سی منع کرین کے جسپر حضرت عبد اللہ ابن عمر رضہ نی اونکو بہت برا کہا اور تمام عمر اونسے کلام نکیا چنانچہ مشکوۃ کے باب الجماعۃ مین ہے عن بلال بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظهن من المساجد اذا استاذنکم فقال بلال واللہ لنمنعهن فقال لہ عبد اللہ اقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتقول انت لنمنعهن وفی روایۃ عن سالم عن ابیہ قال فاقبل علیہ عبد اللہ فسبہ سبا ما سمعتہ سبہ مثلہ وقال اخبرک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول واللہ لنمنعهن رواہ مسلم وعن مجاہد عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن رجل اہلہ ان یاتوا المساجد فقال ابن لعبد اللہ بن عمر فانا نمنعهن فقال عبد اللہ احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول ہذا فما کلمہ عبد اللہ حتے مات رواہ احمد لیس کل موہم مصلحتے اور پہنچا ہتی وغیرہ مین استخارہ مسنون اور مشورہ علما رد بیدار ہمیں

دور اندیشی کا اور نفسانیت سے الگ درنیت بخیر ہونا اور استمداد دینی
کرنا نہایت ہی ضرور ہے مبادا کہ مصداق اس آیۂ کریمہ کے ہو جاویں و
زین لہم الشیطان اعمالہم اور ہر کسیکو ہچہاتی رہنا چاہیے کہ حدیث نبوی
کو ہر کسیکے قول اور فعل پہ مقدم رکہین اور جو کوئی کسی امر مسنون کو ادا
کری اوسکو برا نجانین اگرچہ انکے نزدیک اتبک اوس امر کا مسنون ہونا
ثابت نہوا ہو اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ونعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیات اعمالنا ٥ کیا تجہی کہون حدیث کیا ہے ؛ وہ دانۂ
فیض مصطفا ہے ؛ صوفی فاضل حکیم دینی ؛ کرتے رہے ہیں اپنی خوشہ چینی
بابا کی یہان سی کون لایا ؛ جسنے پایا یہین سی پایا ؛ بالفرض فلان
تہا مرد کامل ؛ اوسنی تہا کیا کہان سی حاصل ؛ وہ بہی اسی در کا اک
گدا تہا ؛ گو غوث و امام و مقتدا تہا ؛ جب اصل ملی تو نقل کیا ہے
یہان وہم وگمان کو دخل کیا ہے ؛ اب زیادہ نکر تو تجہسے کل کل
خورشید سے آگے کیا ہے مشعل ؛ ملفوظ بہت ہین تو ان دیکہے ؛ ملفوظ
محمدی کو اب لی ؛ مسئلہ چار مذہب مشہورہ کے سوای کسی اور امام
اہل سنت کے قول پر عمل جائز ہے یا نہین جواب اگر روایت بنقل
صحیح ملے تو جائز ہے عف امام مجتہد جو ہو کوئی من ائمہ اربعہ سے
پہلے اور اونکے ہمعصر بہے اور اونکی بعد بہی لیکن کسیکے مذہب کی
روایتین بنقل صحیح محفوظ نہین ہین مگر شاذ ونادر اسواسطے بعض
علما سوای ان چارون کی اورکی تقلید ہی منع کرتے ہین یہانتک کہ
بعضون نے یون لکہہ دیا ہے ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ
فہو من اہل النار اور تنویر الحق مین اشباہ اور تحریر سے اس امر

سلہ اردو تحقیق ... الانبیاء دین

... مین سی ...

۱۴۹

ع نقل کیا ہے اور تفسیر مظہری میں ہی ثم لم یبق فی فروع المسائل
ہذہ المذاہب الاربعۃ فقد انعقد الاجماع المرکب علی بطلان قول
ت کلہم الخ لیکن بموجب قاعدہ اصول کی اجماع کی واسطے بسیط ہو
رکب شرط ہے اتفاق مجتہدوں کا بیچ زمانہ واحد کی اور یہہ چاروں
رات سب کی سب ایک وقت میں نہیں ہوئی تو شاید اجماع سے
مو اتفاق ایک جماعت علما کا چنانچہ شرح مسلم میں ہے بل الذی
ن مختارا عند احد و یکون الجماعۃ متفقین علیہ یقال اجمع المحققون علی
التقی کذا فی صیانۃ الاناس اور معیار میں تنقیح سے نقل کیا ہے الرکن
ت الاجماع وہو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی
ر علی حکم شرعی اور مسلم وغیرہ میں ہے اذا لم یتجاوز اہل العصر علی
ین فی مسئلۃ لم یجز احداث ثالث وخصہ بعض الحنفیۃ بالصحابۃ و
ز عند طائفۃ مطلقا الخ شرح تحریر تصنیف بحر العلوم میں ہے واما المجتہدون
ین اتبعوہم باحسان فکلہم سواء فی صلوح التقلید بہم فان وصل فتوی
یان بن عیینۃ او مالک بن دینار یجوز الاخذ بہ کما یجوز الاخذ بفتوی
ئمۃ الاربعۃ الا انہ لم یبق عن الائمۃ الآخرین نقل صحیح الا اقل القلیل و
نع من منع من التقلید ایاہم فان وجد نقل صحیح منہم فی مسئلۃ فالعمل
العمل بفتوی الائمۃ الاربعۃ سواء اور ایسا ہی مضمون ہے شرح مسلم میں
فرمایا مولانا نظام الدین لکہنوی نے شرح مسلم میں علم ان بعض المتعصبین
وا اختتم الاجتہاد المطلق علی الائمۃ الاربعۃ ولم یوجد مجتہد مطلق بعدہم
الاجتہاد فی المذہب اختتم علی العلامۃ النسفی صاحب الکنز ولم یوجد
مجتہد فی المذہب بعدہ وہذا خلط رجم بالغیب فان سئل من این علمتم ذلک

لا یقدرون علی ایراد دلیل اصلا ثم ہو اخبار بالغیب وتحکم علی قدرۃ الله
فمن این یحصل علم ان لا یوجد الی یوم القیامۃ احد یتفضل الله علیه
مقام الاجتہاد فاجتنب عن مثل ہذہ التعصبات انتہی اور الیسا ہی
فرمایا بحر العلوم نے شرح مسلم میں اور یہ ہے فرمایا اونکے حق میں
جواب مجتہد کا ہونا جائز نہیں رکھتے اختو نہیں علم فضلوا واضلوا
ان ہذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمہن الا الله انتہی مختصرا کذا فی
قال السیوطی فی رسالتہ نقل المزنی عن الشافعی انہ نہی عن تقلیدہ و
تقلید غیرہ ولا شک انہ لا یمکن نہی الخلق بأسرہم عن التقلید لا
یجوز لہم التقلید بالاجماع وانما نہی الشافعی ان یطیق اہل العصر کلہم علی
لان فیہ تعطیل فرض من فروض الکفایات وہو الاجتہاد وتحت الله
لیکون فی کل عصر من یقوم بہذہ الفرض الخ اور فرمایا
نے بیچ کتاب اصول کے وقد حرم الفقہاء فی زماننا النظر فی کتب
والآثار والبحث فی فقہہا ومعانیہا ومطالعۃ الکتب النفیسۃ
فی شروحہا وغیرہا بل قنعوا بما نہم وعمرہم فی النظر فی اقوال
متاخری الفقہاء وترکوا النظر فی نصوص نبیہم المعصوم من الخطاء
علیہ وسلم وآثار الصحابۃ الذین شہدوا الوحی وعاینوا المصطفی صلی
علیہ وسلم وفہموا المقاییس الشرعیۃ فلا جرم حرم ہولاء رتبۃ الاجتہاد
مقلدین علی الآباء وقد کانت العلماء فی الصدر الاول معذورین
ترک ما لم یقفوا علیہ من الحدیث لکون الحدیث لم یکن حینئذ فیما
انما کانت تلتقی من افواہ العلماء وہم متفرقون بالبلدان وقد زال
العذر ولله الحمد بجمع الاحادیث المجتمع بہا فی کتب تو دوہا وقسموہا۔

150

۱۵۱

وبیّنوا ضعف کثیر منہا وصحتہ وتکلموا فی عدالۃ الرجال وجرح المجروح منہم و
العلل للاحادیث ولم یدعوا المستعمل مما یشتغل بہ وفسروا القرآن وتکلموا
فی غریبہا وفقہہا وکل ما یتعلق بہا فی مصنفات عدیدۃ جلیلۃ والاتفاقیات
لمن طلب صادق وذکاء وفطانۃ وکذا اللغۃ وصناعۃ العربیۃ وکل
فن قد حرّرہ اہلہ وحققوہ فالتوصل الی الاجتہاد بعد التبحر والنظر
فی الکتب المتداولۃ اذا رُزق الانسان الحفظ والفہم ومعرفۃ اللسان
اسہل منہ قبل ذلک الخ کذا فی الرسالۃ المدراسیۃ اور صیانۃ الانسان
میں ہے منقول مسلم اور شرح مسلم سے قال الامام یعنی امام الحرمین اجمع
المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل یجب علیہم اتباع
الذین سبروا وبوّبوا وجمعوا وفرقوا وعللوا وعلیہ استثنی ابن الصلاح
فی تقلید غیر الاربعۃ وفیہ ما فیہ فی الحاشیۃ قال القرافی انعقد الاجماع
علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من شاء من العلماء من غیر حجر واجمع الصحابۃ
علی ان من استفتی ابا بکر وعمر امیری المومنین فلہ ان یستفتی ابا ہریرۃ
ومعاذ بن جبل وغیرہما ویعمل بقولہم من غیر نکیر فمن ادعی رفع ہذین الاجماعین
فعلیہ البیان انتہی فقد بطل بہذین الاجماعین قول الامام وقولہ اجمع
المحققون لا یفہم منہ الاجماع الذی ہو الحجۃ حتی یقال یلزم تعارض الاجماعین
بل الذی یکون مختارا عند احد ویکون جماعۃ متفقین علیہ یقال اجمع المحققون
وکذا ثم فی کلامہ خلل آخر وہو ان التبویب لا دخل لہ فی التقلید وکذا
التفصیل فان المقلدان فہم مراد الصحابی رض بالسؤال والاستدلال عن مجتہد
اذا فہم ویبطل بہذا القول ابن الصلاح ایضا ثم فیہ خلل آخر اذ المجتہدون
الذین بدون الصحابۃ لو اجدہم مثل الائمۃ الاربعۃ وانکار ہذا مکابرۃ وسوء

اور بل الحق انہ انما منع من منع من تقلید غیرہم لانہ لم یبق لہ
مذہبہم محفوظۃ تھے لو وجد روایۃ صحیحۃ من مجتہد آخر یجوز العمل بہا
مختصراً وعن ابن مسعود رضہ قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات
فان الحی لا یؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
افضل ہذہ الامۃ ابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا اختارہم اللہ لصحبۃ
نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی آثارہم وتمسکوا
بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم کانوا علی الہدی المستقیم رواہ رزین
آور فرمایا حضرت نے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور
میزان میں ہے صــــ ۳۳ وہذا الحدیث وان کان فیہ مقال عند المحدثین فہو صحیح
عند اہل الکشف آور فرمایا خذوا النصف العلم من ہذہ الحمیراء والیضاً اقتدوا
باللذین من بعدی ابی بکر وعمر والیضاً انا مدینۃ العلم وعلی بابہا والیضاً علیکم بسنتی
وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی الحدیث آور مظاہر حق
ترجمہ مشکوۃ میں ہے صـــ ۳ و ۹ بیچ بیان فضیلت صحابہ کرام رضہ کے
بہت کامل تھے علم میں یعنے تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قرات اور
فرائض اور تصوف خوب رکھتے تھے اور فہم رسا اور غور عالی اللہ تعالی
نے عطا فرمایا تہا کہ اوروں کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہے آور میزان میں ہے
صــ ۲۲ قول حضرت شافعی رح کا والصحابۃ فوقنا فی کل علم واجتہاد
وورع وعقل وفی کل امر استدرک بہ علم اور مظاہر حق میں ہے
اور قول صحابی کا حجت ہے ہماری لیے اور واجب ہے تقلید انکی ا
۱۴ مسئلہ بعضے لوگ حضرت ابوحنیفہ رضہ کو بیعلم اور بے سمجھ جانتے ہیں
اور بے ادبی سی یاد کرتے ہیں جواب ایسے لوگ خود جاہل اور بے

۱۵۲

اور فاسق ہیں سباب المؤمن فسوق وقتالہ کفر ثبت حضرت امام ابوحنیفہ رضہ

وہ شخص ہیں کہ جنکی بزرگی اور علم اور فضل جمہور اہل سنت میں متفق علیہ

ہی آپ حجر شافعی نے ایک کتاب اونکی مناقب میں تصنیف کی ہی

جسکا نام ہی قلائد العقیان فی مناقب ابحنیفۃ النعمان اور فرمایا امام شافعی رضہ

الناس کلہم فی الفقہ عیال ابحنیفۃ رضہ کذا فی المیزان اور اوسی میں

ہی صـ ۸۰ قول حضرت شقیق بلخی کا کان الامام ابوحنیفۃ من اورع

الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطًا

فی الدین واجدہم عن القول بالرائی فی دین اللہ عز وجل الخ اور

اوسی میں ہے قول ابراہیم ابن عکرمہ مخزومی کا ما رأیت فی عصری

کلہ عالما اورع ولا ازہد ولا اعبد ولا اعلم من الامام ابحنیفۃ رضہ ایضًا قول

عبد اللہ ابن مبارک کا دخلت الکوفۃ فسالت علماءہا وقلت من

اعلم الناس فی بلادکم فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اورع

الناس فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من ازہد الناس فقالوا

کلہم الامام ابوحنیفۃ فقلت لہم من اعبد الناس واکثرہم اشتغالا للعلم

فقالوا کلہم الامام ابوحنیفۃ فما سألتہم عن خلق من اخلاق حسنۃ الا وقالوا

کلہم لا نعلم احدًا تخلق بذلک غیر الامام ابحنیفۃ رضہ ایضًا صـ ۴۳ فاشہم تبرئیا

من کل رای یخالف ظاہر الشریعۃ الامام الاعظم ابوحنیفۃ النعمان

بن ثابت رضہ خلاف ما یضیفہ الیہ بعض المتعصبین ویا فضیحتہ یوم القیامۃ

من الامام اذا وقع الوجہ فی الوجہ فان من کان فی قلبہ نور لا یتجرد

ان یذکر احدًا من الائمۃ بسوء واین المقام من المقام اذ الائمۃ کالنجوم

فی السماء وغیرہم کاہل الارض الذین لا یعرفون من النجوم الا خیالا علی وجہ الماء

مسئلہ ۱۲ حضرات محدثین جیسے امام بخاری رح وغیرہ اور ائمہ مجتہدین
جیسے حضرت ابو حنیفہ رض اور اونکے تابعین جیسے مجتہد فی المذہب
اور مصنفان کتب دین جیسے مصنف مشکوۃ شریف اور صاحب ہدایہ
اور قسطلانی وغیرہم کیسے شخص تھے اور جو کوئی ان بزرگون کو بدی
اور سب اور طعن سے یاد کرے وہ کیسا جواب یہ حضرات علے
حسب المراتب حافظ دین مبین کے اور مصداق اس آیت کی ہین
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون جزاہم اللہ خیر الجزاء عنا وعن سایر
المسلمین اور اونکو بدی اور سب سے یاد کرنیوالا گمراہ اور جہو ٹا اور مفتری
اور واجب التعزیر ہے مگر معصوم ہر قوم مین نہ اعتقاد کرے تاہم ۱۵۴
فرمایا حضرت امام محمد غزالی رح نے بیچ احیاء العلوم کی الفقہاء الذین ہم
زعماء الفقہ وقادۃ الخلق لیعنی اکثر الذین کثر اتباعہم فی المذاہب خمستہ
الشافعی ومالک وابو حنیفۃ واحمد بن حنبل وسفیان الثوری رحمہم اللہ
تعالی وکل واحد منہم کان زاہدا وعابدا وعالما بعلوم الآخرۃ وفقیہا فی
مصالح الخلق فی الدنیا ومریدا بفقہہ وجہ اللہ تعالی انتہی اور میزان کے
خطبہ مین ہے ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدی من ربہم فی کل حین وآوان
وکما لا یجوز لنا الطعن فیما جاءت بہ الانبیاء مع اختلاف شرائعہم فکذلک
لا یجوز لنا الطعن فیما استنبط الائمۃ المجتہدون بطریق الاجتہاد والاحسان
ایضا صـ ۳۲ وقد تقدم ان اللہ تعالی لما من علی بالاطلاع علی عین
الشریعۃ رایت المذاہب کلہا متصلۃ بہا ایضا صـ ۳۴ فالحمد للہ الذی
جعلنا ممن یرجح کلام جمیع علماء الشریعۃ ولا یرد من اقوالہم شیئا
لشہودنا اتصال اقوالہم کلہا بعین الشریعۃ ویؤید نا حدیث اصحابی کالنجوم

ایضاً ومعلوم ان المجتہدین علی مدرجة الصحابة سلکوا فلا تجد مجتہداً الا وسلسلة متصلة بصحابی تعال بقوله او بجماعة منہم ایضاً قول شیخ الاسلام ذکریا رحمہ اللہ ایاکم ان تبادروا الی الانکار علی قول مجتہد او تخطیة الا بعد احاطتکم بادلة الشریعة کلہا ومعرفتکم بجمیع لغات العرب التی احتوت علیہا الشریعة ومعرفتکم بمعانیہا وطرقہا ایضاً صہ ۳ اعلم ان مما یوید ہذہ المیزان ما اجمع علیہ اہل الکشف وصرح بہ الشیخ محی الدین فی الکلام علی مسح الخف من الفتوحات فقال لا ینبغی لاحد قط ان تخطی مجتہداً او یطعن فی کلامہ لان الشرع الذی ہو حکم اللہ تعالی قد قرر حکم المجتہد فصار شرعاً للہ تعالی بتقریر اللہ تعالی ایاہ قال وہذہ مسئلة تقع فی محظورہا کثیر من اصحاب المذاہب لعدم استحضارہم لما نبہنا ہم علیہ مع کونہم عالمین بہ فکل من خطاء مجتہداً بعینہ فکانہ خطاء الشارع فیما قررہ حکما انتہی ف مجتہد کی قول کو برخلاف حدیث صحیح کی پاکر ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا یا بطور مناظرہ اور تحقیق کے بہ نیت خالص بے تعصب خطا اور صواب مین گفتگو کرنا اور چیز ہے اور مجتہد کی خطا پکڑنا اور اوسکے قول مین نقصان نکالنا اور طعن اور غیبت کرنا اور چیز ہی اوس امر مین اور اس امر مین بڑا فرق ہی وہ عبادت ہی اور یہ معصیت واللہ اعلم ایضاً قول بعض اہل کشف کا فیحشر علماء ہذہ الامة حفاظ ادلة الشریعة المطہرة العارفون بمعانیہا فی صفوف الانبیاء والرسل لا فی صفوف الامم الخ ایضاً وکل عالم لہ درجة الاستاذیة فی علوم الاحکام والاحوال والمقامات الی انقطاع الدنیا بخروج المہدی علیہ السلام ایضاً صہ ۶ وکان احمد بن شریح

يقول اہل الحديث اعظم درجة من الفقهاء لاعتنائهم بضبط الاصول
انتہے ايضاً حـــ د • قول امام شافعی رضہ کا اہل الحديث فی كل زمان
كالصحابة فی زمانهم ايضاً اذا رايت صاحب الحديث فكانی رايت
احدامن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علامات قیامت
مین حدیث شریف مین آیا ہی ولعن آخر ہذہ الامة اولہا كذا فی
المشكوة اى اشتغل الخلف بالطعن فی السلف الصالحين والائمة
المهديين • اش ف ان بزرگون کو اللہ تعالی دوہرا ثواب دیگا
ایک اونکے اعمال کا دوسری طعن اور سب اور غیبت کرنیوالون
کے اعمال کا اللہ تعالی تحسین فرماتا ہے اون پچھلون کی جو دعا
پہلون کی دعا کرین اور ایمان والون کی طرف سی کینہ رکھنی کو
برا جانین ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا
تجعل فی قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم معاذ رضہ کو
حضرت نی بہت سی نصیحتین فرماکر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ان
سب کی جڑ معاذ نی عرض کیا کیون نہین بتلائی ہوا ای نبی اللہ کے
آپنی اپنی زبان مبارک کو پکڑکر فرمایا كف عليك هذا معاذ نی عرض کیا
ای نبی اللہ کے کیا ہم زبانون کی بولیون پر بھی پکڑے جاوینگے
آپ نی فرمایا ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس فی النار على
وجوههم او على مناخرهم الا حصائد السنتهم كذا فی المشكوة فی كتاب الايمان
مسئلہ بعضے شخص کہتے ہین کہ مولوی سید نذیر حسین صاحب مین
اور مولوی قطب الدین خان صاحب مین بسبب اختلاف بعضی مسائل تقلید کے
بغض اور عداوت ہے یہ بات کسطرح سے جواب مسائل مین اختلاف ہونا ۱۵۶

۱۵۶

موجب بغض اور عداوت کا نہین ہوتا صحابہ کرام رض اور تابعین رض اور حضرات مجتہدین رض اور بعد اونکے اور علماء دین مین بہت مسائل مین اختلاف ہے بغض اور عداوت ہرگز نتہا اور خود حضرت ابو حنیفہ اور اونکے شاگردون مین بہت مسائل مین اختلاف ہے بغض اور عداوت کو دخل نہین اور اس عاجز کو ہرگز کسی مسلمان کی ساتہہ بغض اور عداوت نہین ہے چہ جای کہ مصدر حسنات جامع الخیرات جناب مولوی قطب الدین خانصاحب سی ہو سلمہ اللہ تعالی البتہ بعض مسائل مین اختلاف ہی اور اس اختلاف مین اونکو مخطی جانتا ہون نہ معاذ اللہ فاسق اور مبتدع اور ازانجملہ ایک یہ مسئلہ بہی ہی کہ اونہون نے تقلید یعین ایک مجتہد کو اپنے ذہن مین واجب ٹہیرایا اور مقرر کیا ہی اور میری نزدیک اس امر کی وجوب پر کوئی دلیل شرعی قائم نہین ہی کذا فی القول السدید ومسلم الثبوت والتحریر وفتح القدیر وغیرہ ف باوجود اختلاف مسائل کے صحابہ کرام رض ایک دوسرے کے خیر خواہ ہی غیبت نکرتی تہی عداوت اور بغض نرکہتی تہی اگر کبہی کسی حضرت کو بسبب بشریت کی کچہہ غصہ آجاتا جلد فرو ہوجاتا اور دل اونکی صاف تہی اللہ جلشانہ اونکی آپس کی محبت اور دوستی کی گواہی دیتا ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم الآیۃ رحماء صیغہ صفت کا ہی دلالت کرتا ہے اوپر دوام اور ثبوت کے اور حضرات مجتہدین کے باہم محبت اور خیر خواہی کا ذکر قلیل پہلی ہوچکا جو کام کہ بالاتفاق حرام ہے وہ حضرات کیونکر اوسکے مرتکب ہوتی بغض وعداوت کی مذمت جابجا شریعت مین موجود

اور بغض للہ جو حدیث شریف مین وارد ہی برحق ہی لیکن اگر کسی
فاسق اور مبتدع سی بسبب فسق اور بدعت کے اوسکی بغض رکہی تو چاہیی
کہ بسبب اوسکی ایمان کے محبت بہی رکہی اور اگر جانی کہ نرمی اور
خلق کی ساتہہ سمجہانی سی سمجہ جانی کی امید ہے تو اظہار بغض نکری
ــہ وقتی ملاطفت گو و مدارا دمردمی ؛ باشد کہ در کمند قبول آوری
دلی ؛ اور اگر دیکہی کہ نرمی اور خلق کام نہین کرتا تو اظہار غصہ
اور ترک ملاقات کری ــہ وقتی بقہر گرمی کہ صد کوزۂ نبات ؛
گہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظلی ؛ لیکن دل سی اوسکا خیر خواہ اور
اوسکی حقمین دعا ہدایت کی کرتا رہے اور خیال کری کہ اس شخص
مین یہ عیب ہے مجہ مین اور بہت عیب ہین اور اپنی آپ کو اوس سے
بہتر نہ یقین کری شاید اللہ اوسکو توبہ نصیب کری اور میں اوس گناہ
مین مبتلا ہو جاوی اور خدا جانی خاتمہ بالخیر ہو یا نہو اس بات سی
بہت ہی ڈرتے رہنا چاہیی غرض بہر صورت ایک کو دوسرے کا خیر خواہ
ہونا چاہیی اور بغض تو وہ بلا ہی کہ جس سی بہت گناہ اور کمینے
کے کام پیدا ہوتی ہین جیسی حسد اور شماتت اور ترک ملاقات
اور ترک سلام و مصافحہ اور ترک قبول دعوت اور تحقیر مسلمان
اور جہوٹ اور غیبت اور عیب گیری اور پردہ دری اور استہزا اور
ایذا رسانی اور قطع رحمی اور حق تلفی اور ترش روئی کج خلقی
اور بدگوئی اور ترک جماعت اور ترک امداد اور ترک دعا اور ترک
مروت و مواسات اور ترک عفو اور ترک محبت انتہے کذا فی احیاء
العلوم اور صحیح بخاری اور مسلم مین ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ترى المومنين فى تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد
اذا اشتكى عضوا تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى ايضًا المومن للمومن
كالبنيان يشد بعضه بعضا ثم شبك بين اصابعه ايضًا المسلم اخو المسلم
لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته ومن
فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة اور
صحيح مسلم میں ہے المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى
ہاہنا ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرأ من الشر ان يحقر اخاه
المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه ايضًا والذى نفسى
بيده لا يومن عبد حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه ايضًا والله لا يومن
والله لا يومن والله لا يومن قيل من يا رسول الله قال الذى لا يامن
جاره بوائقه اور شعب الایمان میں ہے المومن مالف ولا خير فيمن
لا يالف ولا يولف ايضًا من قضى لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره
بها فقد سرنى ومن سرنى فقد سر الله ومن سر الله ادخله الجنة ايضًا
الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عياله اور صحيح
میں ہے الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلك وصلته
ومن قطعك قطعته لا يدخل الجنة قاطع ايضًا لا يحل للرجل ان يهجر
اخاه فوق ثلاث ليال الحديث ايضًا اياكم والظن فان الظن اكذب
الحديث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا
وكونوا عباد الله اخوانا وفى رواية ولا تنافسوا اور مسلم میں ہے
يفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك
بالله شيئًا الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء فيقال انظروا هذين ؎

حتی لیصطلی ایضا لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا
وینمی خیرا ای یبلغہ مالم یسمعہ منہما من الخیر آور احمد اور ابوداؤد نے
نقل کیا لایحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث فمن ہجر فوق ثلاث
فمات دخل النار اور ابوداؤد اور ترمذی فی الا اخبرکم بافضل
من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قلنا بلی یا رسول اللہ قال صلاح
ذات البین وفساد ذات البین ہی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن
یحلق الدین آور ترمذی فی نقل کیا ملعون من ضار مومنا او مکر بہ
ایضا صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنبر فنادی بصوت رفیع
یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان فی قلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا
تعیروہم ولا تتبعوا عوراتہم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ
عورتہ ومن تتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ آور ابوداؤد
نے نقل کیا لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون
وجوہہم وصدورہم فقلت من ہولاء یا جبریل فقال ہولاء الذین
یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم ایضا حسن الظن من حسن
العبادۃ انتہی کذا فی المشکوۃ آور رسالہ حقوق الاسلام میں ہے
ایک حدیث کی اخیر میں ہے ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المومنین یوم القیامۃ
رواہ الحاکم والبیہقی اور اوسی میں ہی بنا بر اخوۃ اسلامی ملائکہ
برای مومنان استغفار میکنند حقتعالی میفرماید الذین یحملون العرش
ومن حولہ یسبحون بحمد ربہم ویومنون بہ ویستغفرون للذین آمنوا
الا یہ انتہی اور اللہ تعالی اپنے حبیب مقبول کو مسلمانوں کی خاطرداری

ارشاد فرماتا ہی واخفض جناحک للمومنین الخ واذا جاءک الذین
یومنون بآیاتنا فقل سلام علیکم الآیۃ اور فرمایا ہی اللہ ولی الذین
امنوا الآیۃ اور حضرت موسیٰ اور ہارون کو فرمایا جب کہ فرعون کی
پاس بہیجا فقولا لہ قولا لینا الآیۃ جب کہ فرعون جیسی کافر کے ساتھہ
نرم کلامی کا حکم فرمایا تو مسلمانون کی ساتھہ تو نرم کلامی نہایت ہی
مستحسن ہوئی اور صحیحین مین ہے حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام
وعیادۃ المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس اور کینہ کی حاکم کی
یہ ساری حق ثلث ہوتی ہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ حق سبحانہ تعالے
قیامت کے دن فرماویگا یا ابن ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف
اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض
فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک
فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت
انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک
عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یارب کیف اسقیک
وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو
سقیتہ وجدت ذلک عندی ف اللہ تعالی کی نزدیک ایمان والون
کی کسقدر عزت ہے کہ مسلمان کی بیمار ہونیکو اپنا بیمار ہونا اور اوسکی
بیمار پرسی کو جانا اپنی ملاقات کا ثواب فرمایا اور اوسکی کہلانی اور
پلانی کو اپنا کہلانا اور پلانا فرمایا وای ہماری حال پر کہ ہم مسلمانونکو
ذلیل اور خوار کرین اور اوسکی فرشتی مسلمانون پر درود بہیجین چنانچہ
فرمایا ہو الذی یصلی علیکم وملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور اور

۱۶۱

ہم مسلمانون پر تبرا بہیجین استغفر اللہ العظیم اور فرمایا اللہ تعالی نی وللہ
العزة ولرسولہ وللمؤمنین الآیۃ بعضے صاحب یہ گمان کرتی ہین کہ یہ
عداوت ہماری لوگون سی للہ ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ حب اور بغض جو اللہ کیواسطے ہو کمال ایمان کا ہی سو اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بغض ہرگز للہ نہین ہو سکتا کہ ایک شخص ایک امر کو سنت
جانکر ادا کری یعنی رفع یدین کرنا یا نکرنا اور آمین پکار کر کہنا یا آہستہ
اور تراویح آٹھہ رکعت یا بیس رکعت یا کوئی اور ایسا کام اور تمہاری
گمان مین اوس امر کہ سنت ہونا ثابت نہو یا ایک شخص کے نزدیک
ابہی ایک امر کا مسنون ہونا ثابت نہین ہوا وہ شخص اوس کام کو
ادا نکری اور تم اوس شخص کے ادا کرنی کو اور اس شخص کی ناادا
کرنی کو صرف بسبب مخالف ہونی تمہاری سمجھ کے برا سمجھکر اون
شخصون سی دشمنی رکھو ایسی صدہا مسائل مین صحابہ کرام رض اور حضرات
مجتہدین مین آپسکے اختلاف تہا اونمین ہرگز بغض و دبیر نتہا چنانچہ
کچھہ اونمین سی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی دنیا مین بی نماز ظالم
رشوت خوار زناکار اور سنت نبوی کی مٹانیوالی اور طرح طرح کی
ایسی کبیرہ گناہون کی مرتکب ہین کہ بالاتفاق حرام ہین اونسی
بغض للہ کرو لیکن دل سی اون کی بہی خیرخواہ اور دعاگو رہو اور
حدیث شریف مین ہے لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنون
حتی تحابوا اولا ادلکم اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم
اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے نقل کیا اولی الناس باللہ
من بدأ بالسلام اور صحیحین مین ہے من لا یرحم لا یرحم وایضا فیہ

مر رجل بغصن شجرة علی ظهر طریق فقال لانحین ہذا عن طریق المسلمین
لا یوذیہم فادخل الجنۃ اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے نقل کیا
ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا اور انس رضؓ
سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی
ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل یا بنی وذلک من سنتی ومن احب
سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی ابو برزہ رضؓ
روایت کرتے ہیں قلت یا نبی اللہ علمنی شیئا انتفع بہ قال اعزل
الاذی عن طریق المسلمین رواہ مسلم انتہے کذا فی المشکوۃ مسئلہ
جس مسئلہ میں ایسے علماء دیندار میں اختلاف ہو تو ہم لوگ کسکے
قول پر عمل کریں ہم لوگ سخت مصیبت میں آگئے کوئی عالم کچھہ کہتا ہے
اور کوئی کچھہ ایسا کسکے قول کو حق اور کسکو خطا پر جانیں جواب
یہ مصیبت تم لوگوں نے اپنی غلط فہمی سے ٹہرا رکھی ہے ایک ذرہ بہی
مصیبت نہیں ہے اختلافی مسئلہ میں جس عالم کے قول پر زیادہ اعتماد
ہو اوسکے قول پر عمل کرو لیکن نفسانیت اور جانب داری سے
خالی ہوکر اور حقیر اور ذلیل کسی عالم کو مت جانو اور اسطرح کا اختلاف
صحابہ رضؓ کے وقت سے چلا آتا ہے یہ اختلاف مصیبت نہیں بلکہ اختلاف
اس امت کا رحمت ہے اور میں ہرگز اس بات کا خواہاں نہیں ہوں
کہ لوگ میرے ہی فتوی پر عمل کریں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ دین کی امر میں
تساہل مت کرو نفسانیت سے خالی ہوکر جس مسئلہ میں جس عالم دیندار
کے قول پر زیادہ اعتماد ہو اوسپر عمل کرو ونعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تہا سید صحابہ کرام رضہ اور تابعین رضہ اور حضرات مجتہدین میں بہت
مسائل میں اختلاف تہا لیکن بغض وعداوت نہ تہا اور باوجود خلاف
مذہب کی ایک دوسریکا خیرخواہ اور ایک دوسری کی پیچہے نماز پڑہتا
تہا اس زمانہ میں بعضی مسلمانونکا حال اونکی برخلاف دیکہا جاتا ہی
رسالہ انصاف میں اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہی صـــ ۱۶۴ وقد کان فی
الصحابۃ والتابعین ومن بعدہم من یقرء البسملۃ ومنہم من لا یقرء
ومنہم من یجہر بہا ومنہم من لا یجہر بہا وکان منہم من یقنت فی الفجر و
منہم من لا یقنت فی الفجر ومنہم من یتوضأ من الحجامۃ والرعاف والقئ
ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من مس الذکر ومس
النساء بشہوۃ ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ مما مستہ
النار ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومنہم من یتوضأ من اکل لحوم ۱۶۴
الابل ومنہم من لا یتوضأ من ذلک ومع ہذا فکان یصلی بعضہم خلف
بعض مثل ما کان ابو حنیفۃ واصحابہ والشافعی وغیرہم رضوان اللہ
علیہم یصلون خلف الائمۃ المدینۃ من المالکیۃ وغیرہم وان کانوا لا
یقرءون البسملۃ لا سرا ولا جہرا وصلی الرشید اماما وقد
احتجم وصلی الامام ابو یوسف خلفہ ولم یعد وکان افتاہ الامام مالک
بانہ لا وضوء علیہ وکان امام احمد بن حنبل یری الوضوء من الرعاف
والحجامۃ فقیل لہ فان کان الامام قد خرج منہ الدم ولم یتوضأ ہل
یصلی خلفہ فقال کیف لا اصلی خلف الامام مالک وسعید بن مسیب
وروی ان ابا یوسف ومحمدا کانا یکبران فی العیدین تکبیر ابن عباس
لان ہارون الرشید کان یحب تکبیر جدہ وصلی الشافعی الصبح قریبا

من مقبرة ابي حنيفة رح فلم لقينت له ورباً مع وقال ايضاً ربما اخذ بنا الى
مذهب اهل العراق وقال مالک للمنصور وهارون الرشيد ما ذكرنا عنه
سابقا وفی البزازية عن الامام الثانی وهو ابو يوسف رح انه صلى يوم
الجمعة مغتسلا من الحمام وصلى بالناس وتفرقوا ثم اخبر بوجود فارة
ميتة فی بئر الحمام فقال اذا ناخذ بقول اخواننا من اهل المدينة اذا
بلغ الماء قلتين لم يحمل خبثا انتهى ف ایسی مقامون مین بعضی حضرات
یہ شبہ لاتے ہین کہ مجتہد کو تقلید دوسرے کی جائز نہین ہے تو یہ روایات
معتبر نہونگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ حضرات مذہب غیر اپنی کو ہر
مسئلہ مین باطل نجانتے تھے بلکہ اختلافات سے بچنے کو اولی اور مستحب
جانتے تھے چنانچہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب نے بیچ رسالہ انصاف کے
والحق ان اكثر صور الخلاف بين الفقهاء لاسيما فی المسائل التی ظهر فيها
اقوال الصحابة فی الجانبين كتكبيرات التشريق وتكبيرات العيدين ونكاح
المحرم وتشهد ابن عباس وتشهد ابن مسعود والاخفاء بالجهر بالبسملة و
بآمين والاشفاع والايتار فی الاقامة ونحو ذلک انما هو ترجيح احد
القولين وكان السلف لا يختلفون فی اصل المشروعية وانما كان
خلافهم فی اولى الامرين ونظيره اختلاف القراء فی وجوه القراءات
وقد عللوا كثيرا من هذا الباب بان الصحابة رض مختلفون وانهم جميعا
على الهدى ولذلک لم يزل العلماء يجوزون فتاوى المفتين في
المسائل الاجتهادية ويسلمون قضاء القضاة ويعملون فی بعض الاحيان
بخلاف مذهبهم ولا ترى ائمة المذاهب فی هذه المواضع الا وهم يصححون
القول ويبينون ويقول احدهم هذا احوط وهذا هو المختار وهذا احب

165

الخ و لیقول بالبنا الا ذلک وہذا کثیر فی المبسوط و آثار محمد و کلام ابن ...
ثم خلف من بعدہم خلف اختصروا کلام القوم فعقدوا الخلاف ویثبتوا اعلی
مختار المیتہم الخ اور مائۃ المسائل میں ہے مسئلہ میں صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ
سے منقول ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو طرف
بنی قریظہ کے بہیجا فرمایا لا یصلین احد صلوۃ العصر الا فی بنی قریظۃ
یعنے عصر کی نماز کو کوئی سوای جگہ بنی قریظہ کی ہرگز نہ پڑہے بعضون
نے راہ مین نماز پڑہی بلحاظ اس بات کی کہ حضرت کی غرض اس حکم
سے یہ تہی کہ چلنے مین دیر نکرین نہ یہ کہ نماز کو وقت سے فوت کرین
اور بعضون نے بموجب ظاہر لفظ حدیث کی راہ مین نہ پڑہی یعنی
وقت سے فوت کردی جب حضرت نے سنا کسی پر انکار نہین فرمایا
پس عمل دونو طرح جائز ہوا اور سفر السعادت مین ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم منا سے طرف عرفات کی متوجہ ہوئے بعضے
صحابہ رضہ تکبیر کہتے تہے اور بعضے لبیک حضرت نے کسی پر انکار نہین
فرمایا اور حدیث شریف مین ہے کہ سفر مین حضرت کی ساتہہ بعضے
صحابہ رضہ روزہ رمضان رکہتے تہے اور بعضے نہین رکہتے تہے اور
کسی نے کسی پر عیب نہین کیا کذا فی المشکوۃ اور مظاہر حق مین ہے
باب التیمم مین کہ حضرت عمر رضہ اور عمار رضہ سفر مین تہے حضرت عمار نے
جنابت کے لیے تیمم کیا اور نماز پڑہی اور حضرت عمر نے نماز نہ پڑہی
کیونکہ انکا یہ مذہب تہا کہ جنبی کی لئے تیمم کفایت نہین کرتا یہ مسئلہ
انکو اچہی طرح معلوم نہتا انتہے مختصرا اور اوسکی مین ہے کہ دو شخصون
نے سفر مین بسبب نہونے پانی کی تیمم کیا اور نماز پڑہی پہر وقت ہی مین

پانی ملا ایک نی وضو کر کی نماز پہیری اور دوسری نی نہ پہیرے
پہر حضرت کی خدمت مین آئی اور یہ ذکر کیا حضرت نی فرمایا کہ
پہیرنی والیکو کہ پہنچا تو سنت کو اور کافی ہی تجکو نماز تیری اور
فرمایا پہیرنی والیکو کہ تیری واسطے دونا ثواب ہی اور شریفیہ شرح
سراجی مین ہی کہ کہا ابو بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر
اور ابن عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابو سعید خدری اور ابی بن کعب
اور معاذ بن جبل اور ابو موسی اشعری اور عائشہ نی رضی اللہ عنہم
اجمعین کہ بہائی اور بہن حقیقی اور علاتی جد کی ساتہہ وارث نہین
ہوتی اور یہی ہی مذہب ابیحنیفہ اور شریح اور عطا اور عروۃ بن
زبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ کا اور کہا
علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت نی رضی اللہ عنہم کہ بہائی ۱۷۶
اور بہن حقیقی اور علاتی وارث ہوتی ہین ساتہہ جد کی اور یہی ہے
مذہب ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی کا اور پہر ابن مسعود
اور علی اور زید رضی اللہ عنہم مین اختلاف ہی مسئلہ تقسیم مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا
یہ مذہب ہے کہ بہن بہائی حصہ پاتی ہین جب تلک کہ جد کو سدس سے
کم نہ ہی اور حضرت ابن مسعود اور زید کا یہ مذہب ہے کہ جب تک
جد کو ثلث سے کم نہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی اتنا اختلاف پایا تو
صحابہ کو ایک گہر مین جمع کیا تاکہ آپس مین مناظرہ اور تحقیق کرکے
اختلاف رفع ہو جاوی ناگاہ ایک سانپ چہت سی آپڑا اسسے
متفرق ہو گئے پس فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی ابی اللہ ان یجمعون
فی الجد علی شئی یعنی اللہ کو منظور نہین کہ اس مسئلہ مین اتفاق ہو

ہو جاوی اور عینی شرح کنز مین ہی کہ غلام مکاتب اگر مر جاوی
آزاد مرا نزدیک ابن مسعود رضہ کی اور یہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا
اور غلام مرا نزدیک ابن ثابت کی اور یہی ہے مذہب شافعی کا
اور کنز فارسی مین ہی کہ تقسیم زمین بقول شیخین کی گز کی ساتھ
ہے اور بقول محمد کے قیمت مقرر کرکے اور بقول ابی حنیفہ کی ایک گز
نیچی کی زمین کا برابر دو گز اوپر کی زمین کی ہی اور بقول ابی یوسف
کی برابر اور ہدایہ مین ہی کہ قرارت فاتحہ خلف الامام نزدیک شافعی
کے رکن ہی نماز کا یعنی بدون اوسکی نماز فاسد ہی اور ابو حنیفہ اور
ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہی یعنی تحریمی اور مستحسن ہی بنظر احتیاط
کے جیکہ روایت ہی محمد سے یعنی قرارت فاتحہ خلف الامام نماز ہی
مین اور پانی مستعمل نجاست غلیظ ہی نزدیک حضرت امام ابو حنیفہ کے ۱۶۸
اور نجاست خفیفہ ہے نزدیک امام ابو یوسف کی اور پاک ہے
نزدیک امام محمد کے نہ پاک کرنیوالا اور امام مالک کی نزدیک پاک
کرنیوالا بھی ہی اور بموجب ایک روایت کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک
بھی پاک ہی **ف** جبکہ باوجود اختلاف کی بیچ فرض اور حرام کی
اور بیچ پاک اور ناپاک کی آپس مین عناد اور بغض نہ تھا پھر بیچ اختلاف
مستحب اور مکروہ تنزیہی کی کہ اس زمانہ مین اکثر ایسا ہی اختلاف
مروج ہے عداوت اور دشمنی رکھنا نہایت ہی تعجب اور افسوس کی
بات ہی مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ تیمم کی دو ضربہ قول
ہے ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور مالک کا اور مختار مذہب
شافعی کا اور بعض حنبلیون کا اور یہی قول ہے حضرت علی و ابن عمر

اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور اکثر علما کا اور
ایک ضرب ہی مشہور مذہب امام احمد کا اور قول قدیم شافعی کا اور منقول ہے
عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہم سے اور دونو جانب میں حدیثین بہے
واقع ہوئی ہین اور میزان الشعرانی مین صـ ۱۲۴ اگر کتا پلید ہی بقول
شافعی کے بال مردار کی سوای آدمی کی پلید ہین اور نزدیک ابو حنیفہ
اور مالک اور احمد کی پاک ہین اور امام اوزاعی کی نزدیک بال وغیرہ
پلید ہین دہونی سی پاک ہوتی ہین ایضاً آدمی مردہ بقول ایمہ ثلاثہ
کی پاک اور بقول ابو حنیفہ کی ناپاک لیکن بعد غسل کی پاک ہے ایضاً
پاخانہ پیشاب ہر جانذار کا شافعی کے نزدیک ناپاک اور مالک اور
احمد کی نزدیک حلال حیوانون کا پاک اور نخعی کی نزدیک بول حیوان
پاک کا پاک اور ابو حنیفہ کی نزدیک بیٹہ جانوران حلال کی پاک اور
بعض کتب فقہ ہین ہی کہ گوبر اور پیشاب حیوان حلال کو محمد نی حکم
پاکی کا دیا اور بعضون نی بیٹہ جانوران پرندہ حرام کو بہی اور میزان
مین ہی صـ ۱۳۵ اگر وضو اور غسل اور تیمم کے لیے نیت شرط ہے بقول
جمہور علما کی اور بقول حضرت ابو حنیفہ کی تیمم کیو سطی شرط ہے نہ واسطی
وضو اور غسل کے ایضاً صـ ۱۳۸ مسح تمام سر کا فرض ہے بقول مالک کے
اور بقول احمد کی اظہر روایت ہے اور چوتہائی سر کا بقول ابحنیفہ کی اور
بقول شافعی کے اسقدر جسپر مسح کا نام درست ہو ایضاً صـ ۱۳۹ کانونکا
مسح مستحب ہے ساتہ سر کے ایمہ ثلاثہ کی نزدیک اور جدا پانی لیکر شافعی
کے نزدیک اور زہری کی نزدیک غسل ہے ظاہر و باطن دونون
کانونکا ساتہ منہ کی اور مسح گردن کا مسنون نہین یعنی بدعت ہی نزدیک مالک

اور شافعی کی اور مستحب ہے نزدیک ابوحنیفہ اور احمد اور بعض علماء شافعیہ کے
ایضًا ص ۱۴۱ چارون امامون کی نزدیک غسل واجب ہے اتقاء ختانین
سی یعنی دخول ختنہ سی اگرچہ انزال نہو اور داؤد اور ایک جماعت صحابہ
کی نزدیک غسل واجب نہین بدون انزال کے اور اس دخول مین برابر ہے
فرج آدمی اور بہایم کی نزدیک احمد اور شافعی اور مالک کے اور ابوحنیفہ
کی نزدیک وطی بہیمہ مین غسل نہین بدون انزال کی ایضًا ص ۱۴۱
جنبی نے بول کرکے غسل کیا پہر بلا شہوۃ منی نکلی تو ابوحنیفہ اور احمد کے
نزدیک اوسپر غسل واجب نہین اور بدون بول کرنیکی غسل کیا تہا تو
غسل واجب ہے اور شافعی کی نزدیک بہر صورت غسل واجب ہوا بول
کیا ہو یا نکیا ہو اور مالک کے نزدیک کسی صورت مین واجب نہین اور بعض
کتب مین ہی کہ ابویوسف کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور ائمہ ثلاثہ ۱۷۰
کی نزدیک غسل واجب ہے ساتھہ نکلنی منی کی سر ذکر سی اور احمد کے
نزدیک واجب ہے ساتھہ انتقال منی کی پیٹھہ سی طرف ذکر کے ایضًا
ص ۱۵۴ نماز فرض ہے ائمہ ثلاثہ کی نزدیک جبتک عقل باقی رہے
اور ابوحنیفہ کی نزدیک اگر موت نظر آوی اور سر ہل نہ سکی اوسوقت
فرض نہین رہتی اور اسی پر عمل ہے پہلون اور پچہلونکا ایضًا ص ۱۵۵
تارک الصلوۃ کی سزا باوجود اعتقاد فرضیت کے ابوحنیفہ کی نزدیک حبس ہے
جبتک توبہ نکری اور مالک اور شافعی کی نزدیک بروایت مختار قتل
ہے ساتھہ سیف کے بہ سزای ارتداد اور جاری کرنا اوسپر احکام مرتد کا
یعنی اوسکا جنازہ نہ پڑہنا اور مال اوسکا ضبط کرکے بیت المال مین
داخل کرنا ف اس مسئلہ کو دیکھہ کر مبادا کوئی بیوقوف کسی بے نماز کو

قتل کرڈالی ایسے احکام کا جاری کرنا سلطان کو پہنچتا ہی ایضا اذان و اقامت
واسطی صلوۃ خمسہ اور جمعہ کی ائمہ ثلاثہ کی نزدیک سنت ہی اور احمد کی نزدیک
فرض کفایہ اور داؤد کی نزدیک واجب اور بقول اوزاعی کی اگر اذان بہول
جاوی اور نماز پڑہ لی اور وقت باقی ہو اذان کہی اور نماز کو پہیری
اور بقول عطا کی اگر اقامت بہولی اور نماز پڑہ لی اقامت کہی اور پہر
نماز پڑہی ایضًا صہ ۱۶۲ رفع یدین نزدیک تکبیر رکوع اور سر اوٹہانیکی
ائمہ ثلاثہ کی نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کی نزدیک سنت نہیں ہے ایضًا
صہ ۱۹۹ نماز وتر شافعی اور احمد کی نزدیک اقل ایک رکعت اور اکثر
گیارہ رکعت اور ادنی کمال کا تین رکعت اور ابو حنیفہ کی نزدیک تین
رکعت ایک سلام سی اور مالک کے نزدیک ایک رکعت کہ پہلی اوس سے
171 شفعہ جدی سلام سی ہو اور اقل شفعہ دو رکعت اور زیادہ کتنی ہی ہون
جماعت صلوۃ خمسہ بقول ابو حنیفہ اور اصح مذہب شافعی کی فرض کفایہ
اور بقول مالک و سایک جماعت حنفیہ اور شافعیہ کی سنت اور بقول
احمد کی فرض عین ہی انتہی اور اسیطرح صدہا مسائل عبادات اور
معاملات مین اختلاف ہے لیکن علماء ربانی کو باوجود اسقدر اختلاف
کے باہم بغض اور بیر نہین ہوتا اور یہ بہی منظور نہین ہوتا کہ لوگ
میری ہی قول پر عمل کرین چنانچہ مولانا مدظلہ نی فرمایا اس مسئلہ کے
جواب مین بلکہ فتوی دینی مین بہت متامل اور متوقف ہوتی ہین
اور حتی المقدور جب تلک دوسرا متقی فقیہ صالح معلوم ہوتا ہی فتوی
دینی کو اپنی سی اوپر ٹال دیتی ہین اور اپنے لاعلمی بیان کرنیکو
موجب نجات سمجہتے ہین مظاہر حق کے باب الاعتصام مین لکہا ہے

بیچ بیان خصلت صحابہ کرام رض کی کہ نہ کلام کرتی اوسمین مگر جو ضرور ہوتا
اونکو اور جو مسئلہ نجانتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ تکلف
کرکے تقریرین نہ گہرتی تہی اور دفع کرتے فتوی لفسون اپنی سی
یعنے اپنی سی زیادہ علم والیکا حوالہ کردیتی کہ اوس سی پوچہہ لو اور
جاتی اوس پاس کہ اوسکی زیادہ علم رکہتا الخ اور فرمایا حضرت محمد
غزالی رح نی بیچ بیان علامات علماء آخرت کی احیاء العلوم مین ومنہا
ان لایکون مسارعا الی الفتیی بل یکون متوقفا ومحترزا ما وجد الی
الخلاص سبیلا فان سئل عما یعلمہ تحقیقا بنص کتاب اللہ او بنص حدیث
او اجماع او قیاس جلی افتی وان سئل عما یشک فیہ قال لا ادری
وان سئل عما یظنہ باجتہاد وتخمین احتاط ودفع عن نفسہ واحال
علی غیرہ ان کان فی غیرہ غنیۃ ہذا ہو الحزم لان تقلد خطر الاجتہاد
عظیم وفی الخبر العلم ثلاثۃ کتاب ناطق وسنۃ قایمۃ ولا ادری
وقال الشعبی لا ادری نصف العلم ومن سکت من حیث لا یدری
للہ تعالی فلیس باقل اجرا ممن نطق لان الاعتراف بالجہل اشد
علی النفس وہکذا کانت عادۃ الصحابۃ والسلف رضی اللہ تعالی
عنہم کان ابن عمر رض اذا سئل عن الفتیا قال اذہب الی ہذا الامیر الذی
تقلد امور الناس فضعہا فی عنقہ وقال ابن مسعود رض ان الذی یفتی
الناس فی کل ما یستفتونہ لمجنون وقال جنۃ العالم لا ادری فان
اخطاہا فقد اصیب مقالتہ وقال ابراہیم ابن ادہم لیس شیٔ
اشد علی الشیطان من عالم یتکلم بعلم ویسکت بعلم یقول انظروا الی ہذا
سکوتہ اشد علی من کلامہ ووصف بعضہم الابدال فقال اکلہم فاقۃ

وكلامهم ضرورة اى لا يتكلمون حتے يسألوا واذا سئلوا ووجدوا من يكفيهم
سكتوا فان اضطروا اجابوا وكانوا يعدون الابتداء قبل السوال من
الشهوة الخفية للكلام ومر علی عبد الله رضہ برجل يتكلم على الناس فقال
هذا يقول اعرفونى وقال بعضهم انما العالم الذى اذا سئل عن المسئلة
فكانما يقلع ضرسه وكان ابن عمر رضہ يقول تريدون ان تجعلونا جسرا
تعبرون علينا الى جهنم وقال ابو حفص النيسابورى العالم هو الذى
يخاف عن السوال ان يقال له يوم القيامة من اين اجبت وكان
ابراهيم التيمى اذا سئل عن مسئلة يبكى ويقول لم تجدوا غيرى
حتے احتجتم الى وكان ابو العالية الرياحى وابراهيم ابن ادهم والثورى
يتكلمون على الاثنين والثلاثة والنفر اليسير فاذا كثروا انصرفوا وقال
صلى الله عليه وسلم ما ادرى اعزير نبى ام لا وما ادرى اتبع ملعون ام
لا وما ادرى ذو القرنين نبى ام لا ولما سئل رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن خير البقاع فى الارض وشرها قال لا ادرى حتى نزل عليه جبرئيل
عليه السلام فسأله فقال لا ادرى الى ان اعلمه الله عز وجل ان خير
البقاع المساجد وشرها السوق وكان ابن عمر رضہ يسئل عن عشر
مسائل فيجيب عن واحدة ويسكت عن تسع وكان ابن عباس رضہ
يجيب عن تسع ويسكت عن واحدة وكان فى الفقهاء من يقول لا ادرى
اكثر من ان يقول ادرى منهم سفيان الثورى ومالك بن انس و
احمد بن حنبل والفضيل ابن عياض وبشر ابن الحارث وقال عبد الرحمن
ابن ابى ليلى ادركت فى هذه المسجد مائة وعشرين من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما منهم احد يسئل عن حديث او فتيا الا ود ان

١٧١

اخاہ کفاہ ذلک وفی لفظ اخر کانت المسئلۃ تعرض علی احدہم فیردہا
الی الآخر ویردہا الآخر الی الاخر حتے تعود الی الاول وقال بعضہم
کانت الصحابۃ یتدافعون اربعۃ اشیاء الامانۃ والوصیۃ والودیعۃ
والفتیا وقال بعضہم کان اسرعہم الی الفتیا اقلہم علما واشدہم دفعا لہا
اورعہم وکان شغل الصحابۃ والتابعین رض فی خمسۃ اشیاء قراءۃ القراٰن
وعمارۃ المساجد وذکر اللہ تعالیٰ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر و
قال ابن حصین ان احدہم لیفتی فی المسئلۃ لو وردت علی عمر بن
الخطاب رض لجمع لہا اہل بدر وکان انس اذا سئل یقول سلوا مولانا الحسن
وکان ابن عباس اذا سئل یقول سلوا جابر ابن زید وکان ابن عمر
یقول سلوا سعید ابن المسیب انتہے آدرنا وسی مین ہی وقال ابراہیم
النخعی کان ابو حنیفۃ طویل الصمت دائم الفکر قلیل المحادثۃ للناس انتہی
اورسی مین ہی صـ ۲۹۳ وقال کعب یکون فی آخر الزمان علماء یزہدون
الناس فی الدنیا ولا یزہدون ویخوفون الناس ولا یخافون و
ینہون عن غشیان الولاۃ ویاتونہم ویؤثرون الدنیا علی الآخرۃ و
یاکلون بالسنتہم ولیقربون الاغنیاء دون الفقراء ویتغایرون علی
العلم کما تتغایر النساء علی الرجال یغضب احدہم علی جلیسہ اذا جالس
غیرہ اولئک الجبارون اعداء الرحمن انتہی اس زمانہ مین چند
مسائل ہین کہ جنمین لوگون کو اختلاف ہے اور اصل اونکی کل
تین مسئلے ہین چنانچہ آغاز کتاب مین بیان ہوا ہی سو مسلمانونکو
چاہیے کہ حضرات سلف کی حال پر نظر کر کے اختلافی مسئلہ مین جو
عالم اپنی تحقیق سے اور جو عامی عالم کے فتوی سے جسطور پر عمل کرے

ترجمہ لامذہب

اوسکو برا جانتی ہین اور انسےمین محبت رکھین نہ بغض اور ایک دوسرے
کو بہ مذہب یا لامذہب یا تارک سنت یا مذہب حنفی سے خارج کہین
تارک سنت وہ ہے کہ ایک امر کو سنت جانی اور ترک کری اور جسکی
نزدیک ایک امر سنت ہونا ثابت نہین وہ اوسکی عمل نکرنی مین تارک
سنت نہین ہوتا اور لامذہبی وہ ہی جو کسی مذہب کی کسی مسئلہ کو نا
حدیث شریف پر عمل کرنیوالا اور ساری مذہب اہل سنت کو حق
جانتی والا لامذہبی اور مذہب حنفی سی خارج نہین ہوتا بلکہ حدیث
پر عمل کرنا عین مذہب حضرت ابو حنیفہ رض کا ہی اور اگر فرضا کوئی
کسی مسئلہ مین خارج بہی ہوا تو کیا ڈر ہے دین محمدی سی تو خارج نہین
ہوا آخر کہہ مسلمان شافعی مالکی وغیرہ جو مذہب حنفی نہین رکھتے
وہ بہی تو مسلمان اور سنی ہی ہین اور اگر کسی مذہب سے خارج ہونا موجب
١٧٥ لامذہبی اور ضلالت کا ہوتا ہو تو ایک مذہب کے تقلید معین کو واجب جانتی
والی کہ سوای ایک مذہب کے ساری مذہبون سی خارج ہین سب ضال
اور لامذہب ہوتی اور تعجب ہے کہ حدیث پر یا امام شافعی وغیرہ ایمہ
الہدی کی قول عمل پر کرنیوالا تو مذہب حنفی سی خارج اور لامذہب
شمار کیا جاوی اور رسوم کے پابند ناچ باجی آتش بازی بہاجی ساجی چوسر
وغیرہ تحریک کامون کے مرتکب اور مزامیر اور ڈہولک اور ستار وغیرہ
کے بنانیوالی بجانیوالی ستی والی قبرونکا چڑہاوا چڑہانیوالی کہانیوالی
پہول والون کی سیر مین جانیوالی سود کی لینی دینی والی رہن سے
منفعت اوٹہانیوالی مونچہین بڑہانیوالی ڈاڑہی کتروانیوالی شطرنج
گنجفہ نرد کہیلنی والی اور بیچنے والی ہنڈوی کی بیچنے خریدنی والے

پاجامہ نیچا رکھنی والی افیون بہنگ حقہ پینی والی غیبت چغلی حسد بغض تکبر
ریا رعونت وغیرہ کے مرتکب جماعت اور جمعہ کی تارک رشوت خوار گانا
حق و باہر کہنی والی اور سوای اسکی کئی طرح کی فاسق اور بدعتی یہ سب کے
سب خاصی حنفی اور سنتی بنی رہین یعنی بعضے مسلمان متعصب کو جیسا
کہ غصہ عاملان حدیث پر آتا ہی ایسا اِن فاسقون پر نہین آتا اور بعضی
مدعیان عمل حدیث کا یہ حال ہی کہ اونکو جیسے کہ حنفیون کے اتباع اصل کی
توجہ ہی ایسا اور طرف نہین بعضی صاحب تو رفع یدین اور آمین
جہر اور ایسی مستحبات پر نہایت ہی زور لگا دین حتی کہ مصلحت و مفسد
کا لحاظ ہی نہ رکہین اور بعضی ظالم ایسی کا مون سے ایسا گہبراوین کہ انکی
عمل کرنیوالیکو مسجد سی نکال دین اور بعزت کرین اور جو لوگ کہ رفع
یدین اور عدم رفع اور آمین سر اور جہر دونون سی جواب صاف دی ۱۶۷
ہین یعنی نماز ہی نہین پڑہتی اونکا کوئی مزاحم ہنو آٹہہ رکعت تراویح
پڑہنی والا بیس رکعت والی پر اعتراض کری اور بیس رکعت والا
آٹہہ رکعت والی کا گوشت کہا دی یعنی غیبت کری اور جو کوئی تراویح
کو اول شب رمضان ہی رخصت کر دی بلکہ رمضان کے روزی ہی نہ رکہ
وہ چین سی رہی امام کے پیچھے الحمد پڑہنی یا نہ پڑہنی پر انکار ہو اور
جو کوئی امام سی سروکار ہی نہ رکہی یعنی تارک الجماعت بلکہ تارک الصلوٰۃ
ہو ایسی خبیث کی کوئی پیچہی نہ لگی علے ہذا القیاس اور کامون کو
سمجہ لینا چاہیی لحظہ بلحظہ عمر کٹتی چلی جاتی ہی موت اور قبر نہایت نزدیک
ہے نہین معلوم کہ قبر مین کتنی سو یا کتنی ہزار برس رہنا ہوگا اعمال
ساتہہ جائینگا یا نعوذ باللہ بی ایمان ہوکر مرین کی قبر باغ جنت کا ہو جائیگا

یا گڑہا دوزخ کا قبر مین نسیم جنت پہنچیگے یا بہاپ دوزخ کی فرش
جنت نصیب ہوگا یا فرش نار قیامت مین عرش کا سایہ نصیب
ہوگا یا جلنا بہنا حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ کی ہاتہہ مبارک
سے جام کوثر ملیگا یا غسلین قسمت مین ہے پل صراط سی گذرنا
آسان ہوگا یا مخدوش ہونا پڑیگا جنت الفردوس مین قرب حبیب
رب العالمین نصیب ہو یا ابدی مقام دوزخ ہوگا حال تو یہ اور
ہم لوگون کو سوای غفلت اور ہوای نفس اور اطاعت شیطان
اور ارتکاب معاصی اور ترک طاعات اور نزاع باہم اور باہم بخل
اور تعصب اور جانب داری وغیرہ ایسی امور کی اور کام نہین اقترب
للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون اب اسکی بعد گذارش ہے
بیچ خدمت اون صاحبون کے کہ عمل بالحدیث کو ہر کسیکے قول پر
مقدم رکہتی ہین اور میرا بہی یہی مذہب ہے کہ آیا حدیث پر عمل کرنا ١٧٧
مخض رفع یدین اور آمین جہر وغیرہ چند مسائل مین ضروری یا ہر
حدیث حضرت کی واجب العمل ہے انشاء اللہ تعالی یہی کہوگی کہ ہر
آیت اور حدیث واجب العمل ہے تو پہر مین کہتا ہون کہ اگر زیادہ
نہین تو ایک ترجمہ قرآن مجید اور ترجمہ مشکوٰۃ اور مشارق الانوار
اتنا تو ضرور پڑہ لیجیے اور اسپر عمل کیجیے اور چند آیات اور احادیث
واسطے یاد دلانیکے اس رسالہ مین لکہتا ہون اور کچہہ لکہہ چکا ہون
انکو بہی پیش نظر رکہیی اور عمل فرمایی اور ایسی ہی گذارش خدمت
اون صاحبون کی ہے کہ وقت معارضہ فقہ اور حدیث کے بعضے
عذرون کی ساتہہ جنکا جواب ہوچکا ہی فقہ پر عمل کرنیکو مقدم رکہتی ہین

اور وقت نہونی حدیث کی میرا یہی یہی عمل ہے کہ آیا فقہ کی انہین جید
مسائل متقابل طرف ثانی پر عمل ضرور ہے یا ہر مسئلہ پر انشاء اللہ تعالے
یہی فرماوگی کہ ہر روایت معتبر مفتی علیہ فقہ کی لایق عمل کی ہی سو
آپ بہی اگر زیادہ نہین ایک شرح وقایہ فارسی اور کنز اور رسالا علم
اور ایک کیمیای سعادت کہ یہ بہی حقیقت مین فقہ ہی ضرور پڑہا کیجے
اور انہی مسائل معتبرہ پر عمل کیجیے اور واسطے یاد دہی کی چند
مسائل فقہ کے لکہتا ہون اور کچہہ مسائل فقہ اور اصول فقہ کے
لکہہ چکا ہون اونکو بہی پیش نظر اور معمول فرمائیی قال اللہ
تعالی ان الذین امنو وعملو الصالحات واقاموا الصلوة واتو
الزکوة لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ف
دار آخرت مین بی خوف ولی غم ہونا ہی قسمت یا عباد لا خوف
علیکم الیوم ولا انتم تحزنون الذین آمنوا بایاتنا وکانوا مسلمین
ادخلو الجنۃ انتم وازواجکم تحبرون وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ
عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین ف جنت پرہیزگارون
کیو اسطی بنی ہی نزلا من عند اللہ ف جنت متقیون کی مہمانی ہے
ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ قال
انما یتقبل اللہ من المتقین واتقوا اللہ ان کنتم مومنین ولباس التقوی
ذلک خیر فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم ورحمتی وسعت کل شئی فساکتبہا
للذین یتقون الایۃ یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا
ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ف جنی بہت
گناہ کیے ہون اور عذاب سے ڈرتا ہو تو توبہ اور تقوی اختیار کرے ان

يحسبا المتقين ولدار الاخرة خير ولنعم دار المتقين لهم فيها ما يشاؤن بمثلہ
ان اللہ مع الذين اتقوا والذين هم محسنون تلك الجنة التي نورث
من عبادنا من كان تقيا ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها
جثيا يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا ونسوق المجرمين الى جهنم وردا
لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى منكم ان المتقين
في جنات ونهر في مقعد صدق عند مليك مقتدر ان المتقين في ظلال
وعيون وفواكه مما يشتهون كلوا واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون انا
كذلك نجزي المحسنين ف تقوی کی باب مین بہت آیات ہین
ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب ف پس
مردود ہوا یہ قول اون شخصون کا کہ کہتی ہین کہ اگر پرہیزگاری کرین
اور سنت اور شریعت پر عمل کرین اور جہوٹ نہ بولین اور قوت حلال
پر قناعت کرین اور خرید فروخت مین شریعت کا لحاظ رکہین اور
رشوت نہ لین تو گذران کیونکر ہو اور لوگون کی ایذا اور برادری کے
طعنہ سی کیونکر بچین اور دوکان کا کام کس طور چلے کیونکہ تقوی پر اللہ
نے وعدہ فرمایا مشکلون سی نکال دینی کا اور رزق دینی کا جہان سی
گمان نہو ان وعد اللہ حق ومن اصدق من اللہ حدیثا اتامرون الناس
بالبر وتنسون انفسکم الایۃ س مشکلی دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند یا ایہا الذین امنوا لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون فمن زحزح عن
النار وادخل الجنة فقد فاز قل متاع الدنيا قليل والاخرة خير لمن
اتقى ولا تظلمون فتيلا اينما تكونوا يدرككم الموت ولو كنتم في بروج مشيدة

تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ ط ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ
ج فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل ہ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا
والاخرۃ خیر وابقی وذروا ظاہر الاثم وباطنہ ان الذین یکسبون الاثم
...... سیجزون بما کانوا یقترفون وویل للکافرین من عذاب شدید
الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی الآخرۃ الآیۃ ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون ط انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار ہ سیذکر من
یخشی ویتجنبہا الاشقی الذی یصلی النار الکبری ثم لا یموت فیہا ولا
یحیی ہ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی
القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب
بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ط ان اللہ لا یحب کل مختال
فخورا ہ انما یتذکر اولوا الالباب الذین یوفون بعہد اللہ ولا ینقضون
المیثاق لا والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم
ویخافون سوء الحساب ہ والذین صبروا ابتغاء وجہ ربہم واقاموا الصلوۃ
وانفقوا مما رزقناہم سرا وعلانیۃ ویدرءون بالحسنۃ السیئۃ اولئک
لہم عقبی الدار جنات عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم
وذریاتہم والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب ط سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ہ والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون
ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک لہم اللعنۃ ولہم
سوء الدار ہ قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم ہ علمہ
شدید القوی ف اگرچہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت کی
معلم ہیں لیکن حضرت افضل ہیں حضرت جبریل علم میں اور سر رسول

اور فرشتہ مقرب سے مگر خادم ہونا جبریل علیہ السلام کا کسی حدیث سے ثابت
نہین اور سب ملائکہ واجب التعظیم ہین خصوص ملائکہ مقربین اور حضرت
جبریل علیہ السلام کی یہ شان ہی انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش
مکین مطاع ثم امین ٥ اور بعضی شاعر کہ ملائکہ کو سبکی سے یاد کرتی ہین
نہایت برا کرتے ہین ولا تقف ما لیس لک بہ علم ط ف بموجب
اس آیۃ کی جس آیت اور حدیث یا عبارت فقہ کی صحت اور
معنی محقق جبتک معلوم نہون اوس پر عمل کرنا اور فتوی دینا نچاہیے
بلکہ رجوع کرنا چاہیے طرف علماء دیندار واقف تفسیر اور حدیث
اور فقہ کے اور بے تحقیق خبر کی گواہی دینا نچاہیے آج کل بہت
جہوٹے گواہ اور معلم واعظ اور مفتی بن رہی ہین اور اپنی عاقبت
خراب کر رہی ہین مظاہر حق کی باب التیمم مین ہے کہ جابر رض نے
کہا سفر مین لگا ایک شخص کے پتھر پس زخم ڈالا بیچ سر اوسکے پس
حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو پوچھا اوسنے یارون سے رخصت بیچ
تیمم کے کہا نہین پاتی ہم رخصت تو قادر ہی پانی پر پس نہایا وہ پہر
مر گیا جب پہر آئی ہم حضرت کے پاس خبر دی گئی ساتھ اس امر کے
فرمایا قتلوہ قتلہم اللہ الا سألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال
انما کان یکفیہ ان یتیمم ویعصب علی جرحہ خرقۃ ثم یمسح علیہا ویغسل
سائر جسدہ انتہی مختصرا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم ف
اس آیۃ کریمہ کے معنی محفوظ رکہنا حالت مصیبت اور نعمت اور رنج
اور راحت ہر حال مین کار آمد ہے اور موجب دفع جزع اور غم اور فرح
اور تنعم کا ہے یا بنی آدم لا یفتننکم الشیطان کما اخرج ابویکم من الجنۃ

ينزع عنهما لباسهما ليريهما سوآتهما انه يراكم هو وقبيله من حيث لا ترونهم
انا جعلنا الشياطين اولياء للذين لا يؤمنون يا بني آدم اما يأتينكم
رسل منكم يقصون عليكم آياتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم
يحزنون ـــ يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله ورسوله ولا تولوا عنه وانتم
تسمعون ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا وهم لا يسمعون ان شر الدواب
عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون ويوم يعض الظالم على يديه
يقول يا ليتني اتخذت مع الرسول سبيلا يا ويلتى ليتني لم اتخذ فلانا
خليلا لقد اضلني عن الذكر اذ جاءني وكان الشيطان للانسان
خذولا وقال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا
ف بیضاوی میں ہی جسنے قرآن سیکھا اور مصحف کو لٹکا رکھا نہ
اوسکا خبرگیران ہوا نہ نگران حال تو قیامت کے دن قرآن اوس ۱۸۲
لٹکتا آویگا اور کہیگا ای رب میری تیری اس بندہ نی کردیا مجکو
متروک حکم کر بیچ میں اور اوسمیں ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى
من الله ف یہ آیت سب بدعتون کو رد کرتی ہی ام حسب الذين
اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء
محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي
جاءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا نصير ان الذين يكتمون
ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بيناه للناس في الكتاب اولئك
يلعنهم الله ويلعنهم اللاعنون فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بآياتي
ثمنا قليلا ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون واتل
عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها فاتبعه الشيطان فكان من الغاوين

ولو شئنا لرفعناه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع ہواه فمثله کمثل الکلب
الآیۃ ۔ ع مکن نفس امارہ را پیروی ❊ کہ تا گرفتار دوزخ نشوی
اذہبا الی فرعون انہ طغی ۰ فقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشی ف
بڑی شریعت کو لیسے بڑی خبیث کی پاس جانی کا اور نرم کلامی کا
حکم ہوا اور بعض موقع مین سخت کلامی کا بھی حکم ہی لیکن ہر موقع کی
سمجھ کو نظر باریک اور فکر سلیم اور نفسانیت سی خالی اور نیت خالص
ہونا چاہیی اور لپنے نفس سی غصہ ہونا اور لڑنا اور اوسکو تابع
شریعت کے کرنا بڑی جوان مردی ہی حضرت نی اوسکو جہاد اکبر
فرمایا ہے ع عنان باز پیچان نفس از حرام ❊ بمردی ز رستم گذشتند
وسام ❊ افرأیت من اتخذ الہہ ہواه واضلہ اللہ علی علم وختم علی
سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ ط فمن یہدیہ من بعد اللہ ط افلا ❊
تذکرون ۔ ف اللہ کا مطیع اللہ کا بندہ اور ہوای نفس کا مطیع ہوا
نفس کا بندہ نفس ظالم جب کامرانی پہ آتا ہے اللہ اور رسول کے
بہی نہین سنتا بالکل بہرا گونگا اندھا بن جاتا ہے کان اور دل پہ
مہر لگے اور آنکھون پہ پردہ پڑگیا یہ نفس لذت اور خواہش اور حرص
اور شہوت اور حرام خوری کیوقت ڈنگر اور سور ہے اور غصہ اور ظلم
اور انتقام اور حق تلفی اور فخر اور مباہات اور کبر اور رعونت کیوقت
بہیڑیا اور کتا اور فرعون اور مکر اور حیلہ سازی اور دغا بازی کیوقت
شیطان ع این نجاست پیش تو رسوا بود ❊ پیش خوکان شکر و
حلوا بود ع گفتم اہل ستم چہ طائفہ اند ❊ گفت گرگ و سگ و شغال
چند ❊ ع نفس سرکش کمتر از فرعون نیست ❊ لیک آنرا عون این را عون نیست ❊

۱۸۴

پس اس بیماری کا علاج کچھ نہیں سوای اسکی کہ اسکو تا دم مرگ شریعت
کی قید مین دایم محبس رکھے اور اسکو اسکا حق دیتا رہی نہ مراد چنانچہ
اس امرکی اشارت بلکہ بشارت حدیث شریف مین بھی پائی جاتی
ہے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یعنی دنیا مومن کا بندیخانہ
اور کافر کا جنت ہے اور اللہ سے مددمانگتا رہی مثل الذین حملوا
التوراۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا ف یہ مثال ہے عالم
بیعمل کے قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لا یتخذ
المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین قل لا اتبع اہواءکم
الایۃ وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ الایۃ
خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاہلین ذلک بان اللہ لم
یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم الایۃ واصبر
نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الایۃ
ف یعنے غریب مسلمان ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا
منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ط ورزق ربک خیر وابقی ہ
وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا الایۃ قد افلح المومنون
الذین ہم فی صلاتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو
معرضون ہ والذین ہم للزکوۃ فاعلون ہ والذین ہم لفروجہم
حافظون فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر واما
بنعمۃ ربک فحدث ان الابرار لفی نعیم ہ وان الفجار لفی جحیم
الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ وما نزل من الحق الایۃ ما اصاب
من مصیبۃ الا باذن اللہ الایۃ فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا

۱۸۴

خیر الفسکم ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ۰ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما الاعمال بالنیات الحدیث
ق کذا فی المشکوۃ ف یہ حدیث اصل عظیم ہے اصول دین سے
ایضاً کتاب الایمان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ
والمہاجر من ہجر مانہی اللہ عنہ خ لا یومن احدکم حتے اکون احب الیہ
من والدہ وولدہ والناس اجمعین ق قال اللہ تعالی یوذینی ابن
آدم یسب الدہر الحدیث ق الصوم جنۃ والصدقۃ تطفی الخطیئۃ
کما یطفی الماء النار وصلوۃ الرجل فی جوف اللیل الحدیث ات جہ
افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ و لا ایمان لمن لا
امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ ایۃ المنافق ثلاث اذا حدث
کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان ق یا مقلب القلوب ثبت
قلبی علی دینک ت جہ مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبہا
الریاح ظہر البطن ا ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من
خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ ا یسلط علی الکافر فی
قبرہ تسعۃ وتسعون تنینا تنہشہ وتلدغہ حتے یقوم الساعۃ لو ان
تنینا منہا نفخ بالارض ما انبتت خضراء ا اما بعد فان خیر الحدیث
کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ
ضلالۃ م ف وضو مسواک نماز فرض سنت تہجد اشراق تلاوت
وظائف اور ہر موقع کی دعائیں وغیرہ عبادات اور ستی اور
صدق اور والدین اور اقربا اور زوجین اور ہمسایہ وغیرہ کے
حقوق اور لباس اور سر کی بال اور ڈاڑھی اور موچھین اور باطن

اخلاق مثل تواضع اور حلم اور صفائی باطن اور اخلاص عمرہ اور
بیاہ شادی فرزند کا پیدا ہونا کسیکا مرجانا ایسی امور اور تمام امور
مین حضرت کی خصلت کہ سب خصلتون سی بہتر ہے اختیار کرنا اور
بدعات سی بچنا چاہیے نہ بالمرد کہ بان بحدیث لکل امیع من دعا
الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجر من تبعہ لا ینقص ذلک من
اجرہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثم
من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا من اکل طیبا وعمل
فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ ما ضل قوم بعد
ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل الحدیث انما الامر ثلثۃ امر بین
رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ
عزوجل ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنت
رسولہ من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللہ من الضلالۃ
فی الدنیا ووقاہ یوم القیامۃ سوء الحساب رزین کتاب العلم
بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب
علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار خ **ف** جہوٹہ باندہنا آنحضرت
پر یہ کہ اپنے طرف سی بنا کر کہنا کہ حضرت نی یون فرمایا چنانچہ
حدیثین موضوع اور جیسا یہ شعر **ع** اکثر محمد مصطفی محبوب مطلوب
خدا نکفتی مدینا حسرتا ای ماہ رمضان الوداع ؛ اور ایسا ہی آخر
چارشنبہ ماہ صفر کے فضیلت بنا کر کہنا کہ حضرت نی فلان کام کیا
یا فلان مقام مین تشریف لیگئی چنانچہ یہ قول کہ حضرت نی امیر حمزہ
کا سیوم چہلم ششماہی سالیانہ شام مین کیا ہی اور حضرت امین مین

تشریف لیگئے اور فلان معجزہ ظاہر ہوا یا بناکر یون کہنا کہ حضرت
کی سامنی کسینی یون کیا اور حضرت ہی کسے نی یون کہا چنانچہ
یہ روایت کہ وجد کی حالت مین چادر شریف دوش مبارک سی
گر پڑی صوفیون نی اوسکی ٹکڑی کرکی تبرکا تقسیم کرلیا اور
چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی کہ جبرئیل عم اور ادریس عم نی حضرت سے
یون کہا کہ ف گر بسر و چشم من نشینی ؛ نازت بکشم کہ نازنینی
اور ایسا ہی نوری نامہ اور سوای اوسکی کسی امر کو بی سند اپنی
طرف سی کسی طرح حضرت کیطرف نسبت کرنا سب جہوٹ باندہنی مین
داخل ہے ہرچند کہ بعضے شخصون نی ایسی مضامین ثواب کیواسطے
یا حضرت کی مدح کی لیئی باندہی ہین لیکن بموجب ظاہر ارشاد حضرت
کے ایسی بچنا ہی چاہیی اور محدثین نی اس حدیث کو متواتر لکہا ہے
۱۸۷ اور بعض علمانی حضرت پر جہوٹ باندہنی کو کفر کہا ہی کذا فی مظاہر حق
من نفس عن مومن کربة من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربة من
کرب یوم القیامة ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرة و
من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرة واللہ فی عون العبد ما
کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ
لہ بہ طریقا الی الجنة وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ
یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینة و
غشیتہم الرحمة وحفتہم الملائکة وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن
بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم
یوم القیامة بلجام من نار ادت جہ فضل العالم علی العابد کفضلی

علی ادنا کم الحدیث شامی فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد

جہ لن یشبع المومن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ ت من قال

فی القرآن برایہ وفی روایۃ بغیر علم فلیتبوء مقعدہ من النار ت

نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی

نفسہ رز فر انما بعثت معلما می من جعل الہموم ہما واحدا ہم آخرتہ

کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبت بہ الہموم احوال الدنیا لم یبال اللہ

فی ای اودیتہا ہلک جہ ت ان اناسا من امتی سیتفقہون

فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب

من دنیاہم ونعتزلہم بدیننا ولا یکون ذلک کما لا یجتنی من القتاد

الا الشوک کذلک لا یجتنی من قربہم الا یعنی الخطایا جہ الا ان

شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء می تعوذوا باللہ من

جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی

جہنم تتعوذ منہ جہنم کل یوم اربعمائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن

یدخلہا قال القراء المراؤن باعمالہم وان من ابغض القراء الی اللہ

الذین یزورون الامراء جہ مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق

منہ فی سبیل اللہ **کتاب الطہارۃ** مفتاح الجنۃ الصلوۃ ومفتاح

الصلوۃ الطہور السواک مطہرۃ للفم مرضات للرب فی امی سح

لقد اکثرت علیکم فی السواک خ لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ ت

وغیرہ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب د ن

لا یمس القرآن الا طاہر ط **کتاب الصلوۃ** العہد الذی بیننا و

بینہم الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر ا ت ن جہ لا تشرک باللہ شیئا

۱۸۸

وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوة مکتوبة متعمدا فمن ترکها
متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح کل شر ج
من ترک صلوة العصر فقد حبط عمله خ المؤذنون اطول الناس
اعناقا یوم القیامة م لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة د ت
من غدا الی المسجد اوراح اعد الله له نزلته من الجنة کلما غدا او راح
ق سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب
نشأ فی عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود
الیه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه ورجل ذکر
الله خالیا ففاضت عیناه ورجل دعته امرأة ذات حسب و
جمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها
حتی لا تعلم شماله ما ینفق یمینه ق اذا دخل احدکم المسجد فلیقل
اللهم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللهم انی اسالک
من فضلک م اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان
یجلس ق اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک م علیک
بکثرة السجود لله فانک لا تسجد لله سجدة الا رفعک الله بها درجة
وحط عنک بها خطیئة م لا ینظر الله عز وجل الی صلوة عبد لا یقیم
فیها صلبه بین خشوعها وسجودها ا من صلی علی واحدة صلی الله علیه
عشرا م اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلوة ت
سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف من اقامة الصلوة خ م
استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم الحدیث م رصوا صفوفکم
وقاربوا بینها وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیده انی لاری

يدخل من خلل الصف كأنها الحذف وان الله وملائكته يصلون
على ميامن الصفوف ٭ خياركم ألينكم مناكب في الصلوة وان الله
وملائكته يصلون على الصف الاول الحديث ٭ توسطوا الامام و
سدوا الخلل ولا يزال قوم يتأخرون عن الصف الاول حتى يؤخرهم
الله في النار ٭ ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا
يجدون اماما يصلي بهم ٭ من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل
منهم ٭ اما يخشى الذي يرفع رأسه قبل الامام ان يحول
الله رأسه رأس حمار ٭ ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى
السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فاستجيب
له من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له ثم يبسط يديه و
يقول من يقرض غير عدوم ولا ظلوم ٭ عليكم بقيام الليل فانه
دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة
عن الاثم ٭ رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته و
فصلت فان ابت نضح في وجهها الماء ٭ يا عبد الله لا تكن
مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل ٭ افضل
الصلوة بعد المفروضة صلوة في جوف الليل ٭ احب الاعمال الى
الله ادومها ٭ اشراف امتي حملة القرآن واصحاب الليل ٭
صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب ٭ من قام
رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ٭ من حافظ على
شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر ٭
من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل

190

من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكّر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من
الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها
وقيامها ت د س جه ما من ايام العمل الصالح فيهن احب الى الله
من هذه الايام العشر الحديث خ كتاب الجنائز اطعموا الجائع وعودوا
المريض وفكوا العاني خ ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب
ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله
بها من خطاياه ق لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما
يذهب الكير خبث الحديد م ما من مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى
عليه سبعون الف ملك حتى يمسي وان عاد عشية الا صلى عليه سبعون
الف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ت د ما من مسلم
يعود مسلما فيقول سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الا شفي الا ان يكون قد حضر اجله د ت اذا اراد الله
بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك
عنه بذنبه حتى يوافيه به يوم القيامة ت ان عظم الجزاء مع عظم
البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضى
ومن سخط فله السخط ت جه ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة
لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على
ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله د ان المؤمن
اذا اصابه السقم ثم اعفاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من
ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي
كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال

یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا
من عاد مریضا نادی مناد من السماء طبت وطاب ممشاک وتبوأت
من الجنة منزلا جہ اّن اللہ عزوجل یقول انا اذا ابتلیت عبدا من
عبادی مومنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک کیوم
ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی
وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح اذا کثرت ذنوب العبد
ولم یکن لہ ما یکفرھا من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ لا یتمنی
احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان
یستعتب خ من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء
اللہ کرہ اللہ لقاءہ ق ف موت کی آرزو نکریں اور کراہت
بھی نکریں کہ موت سبب ہے اللہ کی ملاقات کا اس حدیث کا مضمون
موجب سان ہونی موت کا اور محبت اللہ تعالی کا ہی کن فی
الدنیا کانک غریب او عابر سبیل خ موت غربۃ شہادۃ جہ لا
یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ م اکثروا ذکر ہاذم اللذات
الموت ت س جہ تحفۃ المومن الموت ب ایما مسلم شہد لہ اربعۃ
بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلاثۃ قال وثلاثۃ قلنا واثنان
قال واثنان ثم لم نسالہ عن الواحد خ لا تسبوا الاموات فانہم
قد افضوا الی ما قدموا خ اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویہم
د ت انا بری ممن حلق وصلق وخرق م یقول اللہ تعالی
ما لعبدی المومن اذا قبضت صفیہ من اہل الدنیا ثم احتسبہ
الا الجنۃ خ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

ومن عزى مصابا فله مثل اجره ت جه من نيح عليه فانه يعذب بما
نيح عليه يوم القيامة ق من آتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له
ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة
ثم ياخذ بلهزمتيه يعني شدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم
تلا ولا يحسبن الذين يبخلون الآية خ صاع من بر او قمح
عن كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم
فيزكيه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اعطاه د لو دعيت
الى كراع لاجبت ولو اهدي الي ذراع لقبلت خ من
سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر م
من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار ومن يكفل
لي ان لا يسأل الناس شيئا فاتكفل له بالجنة د س لو كان
لي مثل احد ذهبا يسرني ان لا يمر علي ثلث ليال وعندي
منه شيء الا شيء ارصده لدين خ ما من يوم يصبح فيه العباد
الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول
الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا ق انفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك
ولا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت ق قال الله
تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك ق يا ابن آدم ان
تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف
وابدأ بمن تعول م هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك
ابي وامي من هم قال هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا
وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم ق

194

السخی قریب من الله قریب من الجنة قریب من الناس
بعید من النار والبخیل بعید من الله بعید من الجنة بعید من
الناس قریب من النار ولجاهل سخی احب الی الله من
عابد بخیل ت خصلتان لا تجتمعان فی مؤمن البخل وسوء الخلق
ت لا یدخل الجنة خب ولا بخیل ولا منان ت ادفعه فی
یده ولو ظلفا محرقا ادت ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله
عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله م یا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة ق کل
معروف صدقة ق لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی
اخاک بوجه طلیق م علی کل مسلم صدقة قالوا فان لم یجد قال
فلیعمل بیدیه فینفع نفسه ویتصدق قالوا فان لم یستطع او لم یفعل
قال فیعین ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم یفعل قال فیامر بالخیر
قالوا فان لم یفعل قال فیمسک عن الشر فانه له صدقة ق کل
سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس یعدل
بین الاثنین صدقة ویعین الرجل علی دابته فیحمل علیها او
یرفع علیها متاعه صدقة والکلمة الطیبة صدقة وکل خطوة
یخطوها الی الصلوة صدقة ویمیط الاذی عن الطریق صدقة
خ نعم الصدقة اللقحة الصفی منحة والشاة الصفی منحة تغدو
باناء وتروح باخر ق عذبت امراة فی هرة امسکتها حتی ماتت
من الجوع فلم تکن تطعمها ولا ترسلها فتاکل من خشاش الارض
ق اعزل الاذی عن طریق المسلمین م لقد رایت رجلا یتقلب

195

فی الجنة فی شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذی الناس
م يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام و
صلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام ت جه مي ان
الصدقة لتطفی غضب الرب وتدفع ميتة السوء ت ف الله کا
غصہ اور رحم اور سننا اور دیکھنا وغیرہ صفات کو اپنے صفات
جیسا نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ جیسا وہ بیمثال ہے اوسکی صفات بھی
بیمثال ہیں اور الله تغیرات سے پاک ہے کل معروف صدقة
وان من المعروف ان تلقی اخاک بوجه طلق وان تفرغ من
دلوک فی اناء اخيک ت ايما مسلم كسا مسلما ثوبا على عرى
كساه الله من خضر الجنة وايما مسلم اطعم مسلما على جوع اطعمه الله
من ثمار الجنة وايما مسلم سقى مسلما على ظما سقاه الله من الرحيق
المختوم د ت ان فی المال لحقا سوی الزكوة الحديث ت جه ما
من مسلم كسا مسلما ثوبا الا كان فی حفظ من الله ما دام عليه منه
خرقة ت ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقة من وسع
على عياله فی النفقة يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته
رزين افضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه على دابته فی سبيل
الله ودينار ينفقه على اصحابه فی سبيل الله م اذا طبخت مرقة
فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك م الصدقة على المسكين صدقة وهی
على ذی الرحم ثنتان صدقة وصلة ت س جه مي ردوا السائل
ولو بظلف محرق مالك س ت وافضل الصدقة ان تشبع كبدا جائعا كتاب
كتاب الصوم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله

١٩٦

حاجة في ان يدع طعامه وشرابه خ من مات وعليه صوم صام
عنه وليه ق افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل
الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل م من صام يوما في سبيل الله
بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا ق من صام يوما في سبيل الله
جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض ت لكل شيء
زكوة وزكوة الجسد الصوم جه ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله
لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا حب ان الصائم
اذا اكل عنده صلت عليه الملائكة حتى يفرغوا ت فضائل
القرآن ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين م
لا تجعلوا بيوتكم مقابر ان الشيطان ينفر من البيت الذي يقرأ
فيه سورة البقرة م الآيتان من آخر سورة البقرة من قرأهما في
ليلة كفتاه ق ايعجز احدكم ان يقرأ في ليلة ثلث القرآن
قالوا وكيف يقرأ ثلث القرآن قال قل هو الله احد يعدل
ثلث القرآن ق من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم
حرامه ادخله الله الجنة وشفعه في عشرة من اهل بيته كلهم قد
وجبت له النار ت جه مي اذا زلزلت تعدل نصف القرآن
وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا ايها الكافرون
تعدل ربع القرآن ت يا عقبة تعوذ بهما . . . فما تعوذ متعوذ
بمثلهما د ب اقرأوا سورة هود يوم الجمعة مي من قرأ سورة الكهف
في يوم الجمعة اضاء له النور ما بين الجمعتين د عو ب بئس ما لاحدهم
ان يقول نسيت آية كيت وكيت بل نسي واستذكروا القرآن

فانہ اشد تفصیا من صدور الرجال من النعم ق لیس منا من
لم یتغن بالقرآن خ زینوا القرآن باصواتکم اوجہ ی من
قرء القرآن یتاکل بہ الناس جاء یوم القیامۃ ووجہہ عظم
لیس علیہ لحم ب

کتاب الدعوات

لا تدعوا علی انفسکم ولا
تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ
یسأل فیہا عطاء فیستجیب لکم م الدعاء مخ العبادۃ ت لا یرد
القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر ت من لم یسأل اللہ
یغضب علیہ ت ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا
ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ ت ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا ت د سرع
الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب ت د ثلث دعوات مستجابۃ
لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم ت
دجہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ
ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ م مثل الذی یذکر
ربہ والذی لا یذکر مثل الحی والمیت ق ما جلس قوم مجلسا
لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم الا کان علیہم ترۃ فان
شاء عذبہم وان شاء غفر لہم ت لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ
فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ
قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی ت
الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ خنس واذا
غفل وسوس خ تعلیقا ان اللہ تعالی یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی

ويحرك لي شفتاه خ ان لله تعالى تسعة وتسعين اسما مائة
الا واحدة من احصاها دخل الجنة ق لان اقول سبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب لي مما طلعت عليه الشمس م
من قال سبحان الله وبحمده في يوم مائة مرة حطت خطاياه وان
كانت مثل زبد البحر ق كلمتان خفيفتان على اللسان
ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم ق والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب
الله بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون الله فيغفر لهم م
ان الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار
ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها م ان العبد
اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه ق ما اصر من استغفر وان
عاد في اليوم سبعين مرة ت د من لزم الاستغفار جعل الله
له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا
يحتسب د حه ان الله يحب العبد المؤمن المفتن التواب ا
لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا الا برحمة
الله م عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف ت اللهم
اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة
نقمتك وجميع سخطك م اللهم اني اعوذ بك من الاربع من
علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا
يسمع د حه ت من سال الله الجنة ثلاث مرات قالت الجنة
اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلاث مرات قالت النار

۱۹۸

اقاله الله عثرته يوم القيامة وجب من سره ان ينجيه الله من
كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او ليضع عنه من انظر معسرا
او وضع عنه اظله الله في ظله مطل الغني ظلم فاذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع ق نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضي عنه
فرات حب من مات وهو بري من الكبر والغلول و
الدين دخل الجنة ت حب ق ان الله عز وجل يقول انا
ثالث الشريكين ما لم يخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت
من بينهما وجاء الشيطان رز د ادّ الامانة الى من ائتمنك ولا
تخن من خانك ت د مي من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه
يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين ق قال الله تعالى
ثلثة انا خصمهم يوم القيامة رجل اعطى بي ثم غدر ورجل باع ۲۰۰
حرا فاكل ثمنه ورجل استاجر اجيرا فاستوفى منه ولم يعطه
اجره خ اعطوا الاجير اجره قبل ان يجف عرقه جه للسائل
حق وان جاء على فرس د لا حمى الا لله ورسوله خ لا تمنعوا
فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلاء ق المسلمون شركاء في
ثلاث في الماء والكلاء والنار د جه العائد في هبته كالكلب
يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء خ فاتقوا الله واعدلوا بين
اولادكم ق من لم يشكر الناس لم يشكر الله ت من صنع
اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في الثناء
ت تهادوا فان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن
جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة ت ثلث لا ترد الوسائد

٢٠١

والدهن واللبن ت اذا اعطى احدكم الريحان فلا يرده فانه
خرج من الجنة ت كتاب النكاح الدنيا كلها متاع
وخير متاع الدنيا المرأة الصالحة م ما تركت بعدي فتنة
اضر على الرجال من النساء ق اياكم والدخول على النساء
الحديث ق اما علمت ان الفخذ عورة ت د لا يخلون رجل
بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان ت لعن الله الناظر و
المنظور اليه ب نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة
طعام الفاسقين ب المتباريان لا يجابان ولا يؤكل
طعامهما ب لا يفرك مومن مومنة ان كره منها خلقا رضي منها
آخر م لا يجلد احدكم امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم
لم يضحك احدكم مما يفعل ق خيركم خيركم لاهله وانا خيركم لاهلي و
اذا مات صاحبكم فدعوه ت مي ايما امرأة ماتت وزوجها عنها
راض دخلت الجنة ت لا تضربوا اماء الله الحديث وجه
ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله ت
ابغض الحلال الى الله الطلاق د يا معاذ ما خلق الله شيئا
على وجه الارض احب اليه من العتاق ولا خلق الله شيئا
على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق قط ان الله تعالى
يغار وان المومن يغار وغيرة الله ان لا ياتي المومن ما
حرم الله ق من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه
حرام ق لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن ابيه فقد كفر ق
لا تحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت

فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ق
اخوانكم خولكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله اخاه تحت يديه فليطعمه
مما يأكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه
فليعنه عليه ق انتم ابا مسعود لله اقدر عليك منك عليه م الصلوة
وما ملكت ايمانكم ب لا يدخل الجنة سيء الملكة ت اعفوا عنه
كل يوم سبعين مرة د ت اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها
صالحة واتركوها صالحة ولعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
من فرق بين الوالد وولده وبين الاخ وبين اخيه جه قط
باب الايمان والنذور من حلف بغير الله فقد اشرك
ت لا تنذروا فان النذر لا يغني من القدر شيئا وانما يستخرج
به من البخيل ق كفارة النذر كفارة اليمين م باب القسامة
لا يحل لمسلم ان يروع مسلما د كتاب الحدود ان اخوف ما
اخاف على امتي عمل قوم لوط ت جه ملعون من عمل عمل قوم لوط
وفي رواية ان عليا احرقهما وابا بكر هدم عليهما حائطا رز لا ينظر
الله عز وجل الى رجل اتى رجلا او امرأة في دبرها ت
ما اسكر كثيره فقليله حرام ت د جه لا يدخل الجنة عاق ولا قمار
ولا منان ولا مدمن خمر مي ثلثة قد حرم الله عليهم الجنة مدمن
الخمر والعاق والديوث الذي يقر في اهله الخبث ا س
مدمن الخمر ان مات لقي الله تعالى كعابد وثن احمد كتاب
الامارة الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته الحديث
ق ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحفظها بنصيحة الا لم يجد

رائحة الجنة ق لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق شرح السنة
یسروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا ق ان الغادر ینصب له
لواء یوم القیامة فیقال هذه غدرة فلان بن فلان ق
لکل غادر لواء عند استه یوم القیامة م الحدیث من شفع
لاحد شفاعة فاهدی له هدیة علیها فقبلها فقد اتی بابا عظیما
من ابواب الربا د ان ابغض الرجال الی الله الالد الخصم ق
من ادعی ما لیس له فلیس منا ولیتبوء مقعده من النار م باب
اداب السفر لو یعلم الناس ما فی الوحدة ما اعلم ما سار راکب
بلیل وحده خ لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس م
الجرس مزامیر الشیطان م السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم
نومه وطعامه وشرابه فاذا قضی نهمته من وجهه فلیعجل الی
اهله ق ادخل المسجد فصل فیه رکعتین ق یه جابر کو فرمایا
جب وه حضرت کے ساتھ سفر سے مدینہ میں آئے خ اللهم بارک
لامتی فی بکورها ت د می علیکم بالدلجة فان الارض تطوی
باللیل د الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلثة
رکب مالک ت د س ان تفرقکم فی هذه الشعاب والاودیة انما
ذلکم من الشیطان الحدیث د لا تتخذوا ظهور دوابکم منابر
فان الله تعالی انما سخرها لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیه
الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیها فاقضوا حاجاتکم د
سید القوم فی السفر خادمهم الحدیث ب باب التصید لا
تتخذوا شیئا فیه روح غرضا م ان الله تبارک وتعالی کتب الاحسان

علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا
الذبح ولیحد احدکم شفرته ولیرح ذبیحته م من قتل عصفورا
فما فوقها بغیر حقها سأله الله عن قتله قیل یا رسول الله وما
حقها قال ان یذبحها ویاکلها ولا یقطع راسها فیرمی بها ن لا
تسبوا الدیک فانه یوقظ للصلوة د کتاب الاطعمة اذا اکل
احدکم فلا یمسح یده حتی یلعقها او یلعقها ق ان المؤمن یاکل
فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعة امعاء خ طعام الاثنین
کافی الثلاثة وطعام الثلاثة کافی الاربعة ق طعام الواحد
یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعة وطعام الاربعة یکفی
.... الثمانیة م نعم الادام الخل نعم الادام الخل م
الطاعم الشاکر کالصائم الصابر ت جه برکة الطعام الوضوء
قبله والوضوء بعده ت د ان کثرة الاکل شؤم ب سید ادامکم
الملح جه من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه
ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یؤذ جاره ومن کان
یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایة
بدل الجار ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیصل رحمه
ق والذی نفسی بیده لتسألن عن هذا النعیم یوم القیامة
م مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی آخیته یجول
ثم یرجع الی آخیته وان المؤمن یسهو ثم یرجع الی الایمان
فاطعموا طعامکم الاتقیاء وولوا معروفکم المؤمنین حب حلیه
نعم الامین ثلث خرقة لف بها الرجل عورته او کسرة یسد بها

٢٠٤

او حجر يدخل فيه من الحر والقراب كلوا جميعا ولا تفرقوا فان
البركة مع الجماعة حه الذي يشرب في آنية الفضة انما يجر
جر في بطنه نار جهنم ق اذا اكل احدكم طعاما فليقل اللهم بارك
لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك
لنا فيه وزدنا منه فانه ليس شئ يجزئ من الطعام و
الشراب الا اللبن ت د فراش للرجل وفراش لامرأته
والثالث للضيف والرابع للشيطان م ما اسفل من الكعبين
من الازار في النار خ انما يلبس الحرير في الدنيا من لاخلاق
له في الآخرة ق احل الذهب والحرير للاناث من امتي
وحرم على ذكورها ت س من اكل طعاما ثم قال الحمد لله
الذي اطعمني هذا الطعام ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة
غفر له ما تقدم من ذنبه ومن لبس ثوبا فقال الحمد لله الذي
كساني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له ما
تقدم من ذنبه وما تاخر ومن لبس ثوب شهرة في الدنيا
البسه الله ثوب مذلة يوم القيامة د حه من تشبه بقوم فهو
منهم د من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه وفي رواية
تواضعا كساه الله حلة الكرامة الحديث ت ان الله يحب
ان يرى اثر نعمته على عبده ت مع كل جرس شيطان خالفوا
المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب ق من كان له
شعر فليكرمه د من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا
يوم القيامة ت س باب الكهانة من اتى عرافا فساله

عن شئ لم یقبل له صلوة اربعین لیلة م کتاب الرویا
الرویا الصالحة من الله والحلم من الشیطان فاذا رای
احدکم ما یحب . . . . . فلا یحدث به الا من یحب واذا
رای ما یکره فلیتعوذ بالله من شرها ومن شر الشیطان
ولیتفل ثلاثا ولا یحدث به احدا فانها لن تضره ق اذا
رای احدکم الرویا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلاثا ولیستعذ
بالله من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه
م کتاب الاداب یا بنی اذا دخلت علی اهلک فسلم یکون
برکة علیک وعلی اهل بیتک ت البادی بالسلام بری
من الکبر ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما
قبل ان یتفرقا ت حبه من بات علی ظهر بیت لیس علیه حجاب
فقد برئت منه الذمة د قال حذیفة رضه ملعون علی لسان محمد
صلی الله علیه وسلم من قعد وسط الحلقة ت وخیر المجالس اوسعها
ق واذا تثاوب احدکم فلیمسک بیده علی فمه فان الشیطان
یدخل م تسموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی الحدیث ق ان احب اسمائکم
الی الله عبد الله وعبد الرحمن م اخنی الاسماء یوم القیامة
عند الله رجل یسمی ملک الاملاک خ لا یسب احدکم الدهر فان
الله هو الدهر م لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل
لقست نفسی ق لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یک سیدا
فقد اسخطتم ربکم وان من الشعر حکمة خ لان یمتلئ جوف رجل
قیحا یریه خیر من ان یمتلئ شعرا ق هو کلام فحسنه حسن وقبیحه قبیح

۲۰۶

من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة ح
المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم م اذا
قال الرجل هلك الناس فهو اهلكهم م تجدون شر الناس
يوم القيامة ذا الوجهين الذي ياتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه
ق لا يدخل الجنة قتات ق ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس
ويقول خيرا وينمي خيرا ق اذا رايتم المداحين فاحثوا في وجوههم
التراب م من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة
ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسط الجنة ومن
حسن خلقه بني له في اعلاها ت اتدرون ما اكثر ما يدخل
الناس الجنة تقوى الله وحسن الخلق اتدرون ما اكثر ما
يدخل الناس النار الاجوفان الفم والفرج ت حب من
صمت نجا ت مي ب اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء
كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانا نحن بك فان
استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا ت من حسن اسلام
المرء تركه ما لا يعنيه ما حب ت ب اذا كذب العبد تباعد عنه
الملك ميلا من نتن ما جاء به ت من كان ذا وجهين في الدنيا
كان له يوم القيامة لسان من نار ليس المؤمن بالطعان
ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي ت ب لا يبلغني
احد من اصحابي عن احد شيئا فاني احب ان اخرج
اليكم وانا سليم الصدر د اذا مدح الفاسق غضب الرب
تعالى واهتز له العرش ب مقام الرجل بالصمت افضل

من عبادة ستين سنة الغيبة اشد من الزنا الحديث
ب ان من كفارة الغيبة ان تستغفر لمن اغتبته تقول اللهم
اغفر لنا وله دعوات الكبير ضعيف الاسناد لينتهين اقوام
يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعل الذي يدهده الخراء بانفه ان
الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو
مومن تقي او فاجر شقي الناس كلهم بنو آدم وآدم من
تراب ت د حبك الشيء يعمي ويصم د لا يدخل الجنة قاطع
ق ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذي اذا
قطعت رحمه وصلها خ رضى الرب في رضى الوالد و
سخط الرب في سخط الوالد ت هما جنتك ونارك جه ان العبد
ليموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو
لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارا لا يرحم الله من لا يرحم الناس
ق من ابتلي من هذه البنات بشيء فاحسن اليهن كن له
سترا من النار ق من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيمة
انا وهو هكذا وضم اصابعه م الساعي على الارملة والمسكين
كالساعي في سبيل الله الحديث ق انا وكافل اليتيم له ولغيره
في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا
خ ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن ت
من رأى عورة فسترها كان كمن احيى موؤدة ات
المومن مرآة المومن والمومن اخو المومن يكف عنه ضيعته ويحوطه

من وراء شقٍ واتقوا النار لا يسلمهم ويساولهم وليس المؤمن بالذي
يشبع وجاره جائع الى جنبه ـ خيركم من يُرجى خيره
ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره
ـ اول خصمين يوم القيامة جاران ـ ان الله يقول
يوم القيامة اين المتحابون بجلالي اليوم اظلهم في
ظلي يوم لا ظل الا ظلي ـ المرء مع من احب ـ اذا احب
الرجل اخاه فليخبره انه يحبه ـ لا تصاحب الا مؤمنا
ولا يأكل طعامك الا تقي ـ لا يحل الكذب الا
في ثلث كذب الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب
والكذب ليصلح بين الناس ـ لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه
فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار ـ
اياكم والحسد فان الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب
ـ من اعتذر الى اخيه فلم يعذره او لم يقبل عذره كان
عليه مثل خطيئة صاحب مكس ـ التؤدة في كل شيء
خير الا في عمل الآخرة ـ ان الهدي الصالح والسمت
الصالح والاقتصاد جزء من خمس وعشرين جزء من النبوة
ـ ان الله تعالى رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق
ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه ـ الحياء لا يأتي
الا بخير وفي رواية الحياء خير كله ـ من يحرم الرفق
يحرم الخير ـ ان من احبكم الي احسنكم اخلاقا ـ لا يدخل
الجنة الجواظ ولا الجعظري ـ الجواظ ـ ان المؤمن ليدرك بحسن

خلقه ودرجة قائم الليل وصائم النهار د المسلم الذي
يخالط الناس ويصبر على اذاهم افضل من الذي لا يخالطهم
ولا يصبر على اذاهم ت خه ليس الشديد بالصرعة انما
الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ق لا يدخل النار احد
في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان لا يدخل الجنة احد
في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر م يقول الله تعالى
الكبرياء ردائي والعظمة ازاري فمن نازعني واحدا منهما اوخلته
النار م ما تجرع عبد افضل عند الله عزوجل من جرعة غيظ
يكظمها ابتغاء وجه الله تعالى ا ان الغضب ليفسد الايمان
كما يفسد الصبر العسل ب من خزن لسانه ستر الله عورته
ومن كف غضبه كف الله عنه عذابه يوم القيامة ومن
اعتذر الى الله قبل الله عذره ب ثلاث منجيات وثلث
مهلكات فاما المنجيات فتقوى الله في السر والعلانية
والقول بالحق في الرضا والسخط والقصد في الغنى والفقر
واما المهلكات فهوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء
بنفسه وهي اشدهن ب ف آج کل عجب کی ہوا بہت چل
رہی عوام الناس اجتہاد کا دم بھرتی اور خواص بہت
کو بے سمجھ جانتی ہیں ذرا اپنی نفسوں کا مطالعہ کرنا چاہیے
نعوذ بالله من شرور انفسنا ان الله ليملي الظالم حتى
اذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ
القرى وهي ظالمة الاية ق من التمس رضى الله بسخط الناس

کفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضى الناس بسخط
الله وكله الله الى الناس ت من مشى مع ظالم ليقويه
وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام ب ما من رجل
يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على ان يغيروا
عليه ولا يغيرون الا اصابهم الله منه بعقاب قبل ان يموتوا

كتاب الرقاق

الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر
حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره خ تعس
عبد الدينار وعبد الدرهم وعبد الخميصة ان اعطى رضي وان
لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش الحديث
خ اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا ق قد افلح من اسلم و
رزق كفافا وقنعه الله بما آتاه م ليس الغنى عن كثرة
العرض ولكن الغنى غنى النفس ق ان الله يقول يا ابن
آدم تفرغ لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان
لا تفعل ملأت يدك شغلا ولم اسد فقرك اغتنم خمسا
قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك
قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك ت
من احب دنياه اضر بآخرته ومن احب آخرته اضر بدنياه
فآثروا ما يبقى على ما يفنى اب لو كانت الدنيا تعدل
عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ت ما ملأ
آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات
يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعام وثلث لشراب

211

وتلك لتقدمت ج اذا رأيت الله عز وجل يعطي العبد
من الدنيا على معاصيه ما يحب فانما هو استدراج الحديث
ان امامكم عقبة كؤودة لا يجوزها المثقلون ب ان اخوف
ما اتخوف على امتي الهوى وطول الامل فاما الهوى
فيصد عن الحق واما طول الامل فينسي الآخرة الحديث
ب ان اولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا
ا هل تنصرون وترزقون الا بضعفائكم ح اطلعت في
الجنة فرأيت اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار
فرأيت اكثر اهلها النساء ق اذا نظر احدكم الى من فضل
عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه ق
يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمس مائة عام نصف
يوم ت اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في
زمرة المساكين فقالت عائشة لم يا رسول الله قال
انهم يدخلون الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا يا عائشة
لا تردي المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة احبي المساكين
وقربيهم فان الله يقربك يوم القيامة ت ب ابغوني
في ضعفائكم فانما ترزقون او تنصرون بضعفائكم ت
اذا احب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل احدكم يحمي سقيمه الماء
ات اثنان يكرههما ابن آدم يكره الموت والموت
خير للمؤمن من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال
اقل للحساب ا اياك والتنعم فان عباد الله ليسوا بالمتنعمين

۲۱۳

من جاع او احتاج فكتمه الناس كان حقا على الله عز وجل
ان يرزقه رزق سنة من حلال ب ان الله يحب عبده
المومن الفقير المتعفف ابا العيال حه من رضي
من الله باليسير من الرزق رضي الله منه بالقليل من
العمل ب يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الحرص
على المال والحرص على العمر حه اعذر الله الى امرئ
اخر اجله حتى بلغه ستين سنة خ كن في الدنيا كانك
غريب او عابر سبيل وعد نفسك في اهل القبور خ
اول صلاح هذه الامة اليقين والزهد واول فسادها
البخل والامل ب الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله
ت جه ان الرزق ليطلب العبد كما يطلبه اجله النعيم من
سمع سمع الله به ومن يرائي يرائي الله به ق من كانت
نيته طلب الآخرة جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله
واتته الدنيا وهي راغمة ذليلة ومن كانت نيته طلب
الدنيا جعل الله الفقر بين عينيه وشتت عليه امره ولا
ياتيه منها الا ما كتب له ت ابي ان يسير الرياء شرك
ومن عادى لله وليا فقد بارز الله بالمحاربة الحديث
ب من صلى يرائي فقد اشرك ومن صام يرائي فقد اشرك
ومن تصدق يرائي فقد اشرك ا والذي نفسي بيده لو تعلمون
ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا خ ما رايت مثل النار نام هاربها

ولا تسئل الجنة تام طالبهات انما القصور وخيمة من رياض
الجنة او حفرة من حفر النار ت ف ما قبل تکا حدیث
طویل ہی عجیب مضمون کی یا عائشة ایاک ومحقرات
الذنوب فان لها من الله طالبا حیمی ب کتاب لحقن
العبادة فی الهرج ... کهجرة الی م یطوی الله السموات یوم
القيامة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا الملک این
الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارضین بشماله ثم یقول
انا الملک این الجبارون این المتکبرون م کیف انعم
وصاحب الصور قد التقمه واصغی سمعه وحنی جبهته ینتظر متے
یومر بالنفخ فقالوا یا رسول الله وما تامرنا قال قولوا حسبنا
الله ونعم الوکیل ت یحشر الناس یوم القیامة حفاة
عراة غرلا قلت یا رسول الله الرجال والنساء جمیعا
ینظر بعضهم الی بعض فقال یا عائشة الامر اشد من ان
ینظر بعضهم الی بعض ق یعرق الناس یوم القیامة حتی
یذهب عرقهم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمهم حتی یبلغ
آذانهم ق حوضی مسیرة شهر وزوایاه سواء ماؤه ابیض
من اللبن وریحه اطیب من المسک وکیزانه کنجوم السماء
من یشرب منها فلا یظمأ ابدا ق وترسل الامانة والرحم
فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا م موضع سوط فی الجنة
خیر من الدنیا وما فیها ق غدوة فی سبیل الله او روحة
خیر من الدنیا وما فیها ولو ان امراة من نساء اهل الجنة

215

اطلعت على الارض لاضاءت ما بينهما ولملأت ما بينهما
ريحا ولنصيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها ح ان
اهل الجنة ياكلون فيها ويشربون ولا يتفلون ولا يبولون ولا
يتغوطون ولا يتمخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح
كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما يلهمون النفس م
ينادي مناد ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم
ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا
وان لكم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا م ان الحجر يلقى من شفة
جهنم فيهوي فيها سبعين خريفا لا يدرك لها قعرا والله
لتملان الحديث م ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم
ق يقول الله لاهون اهل النار عذابا يوم القيامة لو ان
لك ما في الارض من شيء اكنت تفتدي به فيقول نعم
فيقول اردت منك اهون من هذا وانت في صلب آدم
ان لا تشرك بي فابيت ان لا تشرك بي ق منهم من تاخذه
النار الى كعبيه ومنهم من تاخذه النار الى ركبتيه ومنهم من
تاخذه النار الى حجزته ومنهم من تاخذه النار الى ترقوته
م ضرس الكافر يوم القيامة مثل احد وفخذه مثل البيضاء
ومقعده من النار مسيرة ثلث مثل الربذة ت الصعود جبل
من نار يتصعد فيه سبعين خريفا ويهوي به كذلك فيه ابدا
ت ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ الحميم حتى يخلص الى
جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه وهو الصهر

ثم لیاد کما کان ت لوان ولوامن غساق یہراق فی
الدنیا لانتن اہل الدنیا ت الخ فی النار حیات کامثال
البخت تلسع احداہن اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا وان
فی النار عقارب کامثال البغال الموکفۃ تلسع احداہن
اللسعۃ فیجد حموتہا اربعین خریفا ا باب بدر الخلق کان
زکریا نجارا م ف کسی پیشہ حلال کو حقیر نجا ننا چاہیے
المومن اکرم الے اللہ من بعض ملائکتہ جب ف یہ بزرگے
ایمان کی نہ قومیت کی انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا
علی اللہ تعالی ت جیسے قال ابوحنیفۃ رض اذا اعجز عن
القعود صلی مستلقیا ورجلاہ الی الکعبۃ فان لم یستطع ان
یصلی مستلقیا صلی علی جنبہ تفسیر مظہری صـ ۵۰۴ فصل قال
فان لم یستطع فقاعدا وان لم یستطع فعلی جنب بخاری و
سنن اربعہ مظہری صـ ۵۰۳ العاری اذا کان بحضرتہ
من کسوۃ فانہ لیس لہ فان لم یعطہ صلی عریانا ولو وجد
فی خلال صلوتہ ثوبا یستقبل عالمگیریہ صـ ۱۲۱ صـ ۲۱۲
صاحب فراش لا یمکنہ ان یحول وجہہ ولیس بحضرتہ احد
یوجہہ یجزئہ صلوتہ الی حیثما شاء ف بعضے شخص باوجود
طاقت قیام کے اور نہ ضرر کرنی وضو کی مرض کے بہانہ سے
بیٹھ کر نماز پڑھتے اور تیمم کرتے ہیں ایسا ہرگز نچاہیے اور
مرض میں نماز چھوڑ دینی والو نکو بیماری کیا آئی حیض آیا
صـ ۱۹۱ ویجبر المولد الموسر علی نفقۃ الابوین المعسرین

۲۱۷

مساکین کانا او زمنیین قدرا علی الکسب و لم تقدرا الخ "
والنفقۃ لکل ذی رحم محرم اذا کان صغیرا فقیرا وکانت
امرأۃ بالغۃ فقیرۃ او کان ذکرا فقیرا زمنا او اعمی تجب
ذلک علی قدر المیراث ویجبر علیہ کذا فی الہدایۃ ویعتبر اہلیۃ
الارث لا حقیقتہ الخ " کتاب الکراہیۃ ص ۱۲۰ قراءۃ الکافرون
الی الآخر مع الجمع مکروہۃ لانہا بدعۃ لم تنقل عن الصحابۃ و
التابعین رض کذا فی المحیط اس سے معلوم ہوا کہ سوئم اور
چہلم وغیرہ ایام کو مقرر کرنا اور طعام وغیرہ پر ختم پڑہنا اور
عرس اور مولد شریف کی محفل کرنا جیسا کہ اس زمانہ مین مروج
ہے اور سوای اسکے اور جو امر کہ صحابہ اور تابعین رض سے
منقول نہو اور لوگ اوسکو دین کا کام جانین وہ بدعت ہے
اور یہ بڑا عمدہ اصول ہے مذہب حنفی کا اور اعتقاد واجب
ہونی تقلید مذہب معین کا بہی صحابہ اور تابعین سے منقول
نہین " کتاب الاکراہ ص ۱۵ السلطان اذا اخذ رجلا و
قال لاقتلنک او لتشربن ہذا الخمر او تاکلن ہذہ المیتۃ
او تاکلن لحم ہذا الخنزیر کان فی سعۃ من تناولہ بل یفترض
علیہ التناول اذا کان فی غالب رأیہ لو لم یتناول لقتل
الخ ولو اکرہ الرجل علی ان یقتل فلانا المسلم او یتلف مال
الغیر کان لہ ان لا یاخذ مال الغیر ولا یتلفہ اور مالا بد منہ
درحالت مخمصہ اگر ماکول حلال نیابد میتہ ومانند آن از
محرمات حلال شود بلکہ فرض شود خوردن آن نزد امام اعظم رح

ودرچنین حالت اگر مال غیر مقدار سدرمق خورد به نیت
ادای قیمت آن روا باشد لیکن اگر احتیاط کرد معرف
ماجور شود آثم نشود انتهی مختصرا ۔ خوردن انواع فواکہ
واطعمہ لذیذہ جائز ہست لیکن اسراف دران وافراط
ممنوع ہست ۔ معصفر ومزعفر مردان را حرام ہست وپوشیدن
رنگ سرخ مردان رامطلق مکروہ ہست مگر مخلوط مثل سوسی
۔ پارچہ کہ تار وپود آن ابریشم باشد مردان را حرام ہست
مگر مقدار چہار انگشت چون علم الخ ۔ زیور زر ونقرہ مردان را
جائز نیست مگر انگشتری نقرہ کم از مثقال وکندن زر گر ونگینہ ۔ طفل را
مردرا پوشانیدن حریر وزر حرام ہست ۔ مردرا از مرد ودیدن
از زن از ناف تا زانو دیدن جائز نیست الخ از زن محرم
سر وروی وساق وباز و دیدن ومس کردن جائز ہست اگر
از شہوت مامون باشد ۔ تفصیل مسائل بیع باطل وفاسد
در کتب فقہ ہست ازین بیوع اجتناب واجب ست ۔ اگر
گندم را عوض گندم یا نخود را عوض نخود یا جو را عوض جو یا
زر را عوض زر یا آہن را عوض آہن فروختہ شود فضل
ونسیہ ہر دو حرام باشد واگر گندم را عوض نخود یا زر را عوض
سیم یا آہن را عوض مس فروختہ شود فضل حلال باشد
لیکن نسیہ حرام واگر پارچہ گزی را بپارچہ گزی یا اسپ را
عوض اسپ فروختہ شود نیز فضل حلال ہست ونسیہ حرام
ف ان مسائل سی معلوم ہوا کہ سنار وغیرہ سی لوگ جاندی کا لیکر

و غیرہ نقود سیم کے

بعوض روپیون . اور سونی کا بعوض اشرفیون وغیرہ نقود
زرکی جب جائز ہے کہ سودا دست بدست اور زیور اور نقود
وزن مین برابر ہون یا جسطرح بھی وزن کم ہو اوسطرف کے
کچھ پیسی وغیرہ ملاکر دئی جاوین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
سودا زیورات کا اور گوٹہ کناری ٹیپک زری اور ٹوپی
اور پگڑی اور دوپٹہ زری دار یا گوٹہ دار اور کمخواب
اور جوتہ کامدار اور ہتیار جن پر سونی یا چاندی کا کام ہو
اور چار جامہ اور زین پوش زری دار وغیرہ ایسی چیزونکا
جنمین سونی یا چاندی کا میل ہی بعوض نقود سونی اور
چاندی کی دست بدست جائز ہے اور ادھار پر حرام ہے
۲۱۹ ہنڈوی برای خطرہ راہ مکروہ ہست اگر ہنڈاون درمیان
نباشد و اگر باشد حرام است در بیان از اجارہ فاسد احتراز
واجب است چنانچہ یک من بخراسیان دہد تا از آرد
آن ربعہ در اجارہ شائید گے دہد و شتی آثار سیدہ بگیرد
یا ریسمان خام بسفید باف داد باین شرط کہ سیوم حصہ
پارچہ در اجرت بافتن بدہد یا یک من گندم بر شتر بار
کرد تا دہلی باین شرط کہ ازان غلہ چہارم حصہ در دہلی
در اجورہ حمالی بدہد این اجارہ فاسد ہست در اجارہ
فاسد اجورہ مثل واجب شود لیکن زیادہ از مسمی مقرر داد
نشود کم کردن بایع در وزن مبیع یا مشتری در ثمن حرام است
و در ادا کردن ثمن قیمت مبیع وغیرہ دیون معجلہ و مزدوری مزدور

بیعد تا خیر کردن حرام است زیاده دادن بی شرط مستحب است
غدر و فریب و کذب کسب حلال را حرام سازد از حق خود در گذر
کردن در بیع و شرا و ادای دین و تقاضای آن مستحب است
تابع بخاطر مشتری اقاله بیع کند حق تعالی گناهان بایع را
بیامرزد مدح فاسق حرام است بر بجی زنان صبر باید نمود
صغیره را سهل انگاشتن و بران اصرار کردن کبیره است
کسی که متقی نباشد ولی نباشد انتهی مختصرا کذا فی مالا بد
مسئله در مرقاة ہست ولا یجوز نحو عبد الحارث ولا عبد النبی
ولا غیره فیما شاع بین الناس مسئلہ والانکحة التی تنعقد
فی مجالس الملاهی والمزامیر یکون مختلفا فیها الخ ؛ حمادیہ ؛
خلوة ساتھ اجنبیہ کے حرام ہی اشباہ ؛ خلوت ساتھ محرمہ
کے مباح ہے مگر ساتھ دودہ شریک بہن اور ساس جوان کے
نہیں مباح ف مولف کہتا ہی چچی تائی ممانی اور چچا تایا
ماموں خالہ کی بیٹی اور بہابی اور بہتیجے اور بہانجے کی بیوی
اور سالی اور بیوی کی خالہ اور بیوی کی بہانجی اور سالی کی
بیٹی یہ سب عورتیں نامحرم ہیں مرد کو انکی ساتھ ایک مکان میں
ہونا یا انکی سر اور کان اور سینہ اور ساعد اور ساق پر نظر
ڈالنا حرام ہے منع کیا جاوی عورتوں کو پہننے جہانجن اور
گہنگرو کے سی سننے کہ چہوٹی لڑکی کو بہی مکروہ ہی ؛ اگر واسطے
فخر اور سنانی کے بجا دیں تو دعوت اونکے نہ قبول کیجاوی
ف مولف کہتا ہی چنانچہ بہاجی اور نکاح سی اول کہانا برادری کا

۲۲۰

اور کسی کی مرنی کی رنڈی وغیرہ فخر کے کام ہلونڈی وغلام عرفی
حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین ہین بعد وفات زوج کی چار
مہینے دس دن سوگ ہے اوزا اور قرابتی مری تو بعد تین دن کے
درست نہین ذخیرہ مین ہے واذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع
فی ہذہ الحادثۃ کذا فقال ذلک الغیر من برسم کار نمیکنیم الشرع
فی کفر عند بعض المشایخ انتہی مختصرا کذا فی تحفۃ الزوجین مسئلہ
کسی بستی مین مسلمان سنی ذبح کراکے کفار گوشت کو بیچتے ہین
اور خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا سوائی قول کافر کے یا عادت کے
معلوم نہین حکم اوسکا کیا ہے جواب حکم قرینہ وغیرہ نہین
ہوتا جبتک دلیل شرعی قائم نہو پس اس گوشت کا کہانا جائز
نہین در مختار مین ہے قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات
لا فی الدیانات اور موطا مین ہے فان اتاہ بذلک مجوسی
وذکر ان مسلما ذبحہ لم یصدق ولم یوکل واللہ اعلم بالصواب
انتہی مختصرا سید محمد نذیر حسین جواب صحیح ہے اور قرینہ
قاطعہ سے ثبوت حکم کا حلت اور حرمت مین نہین ہوسکتا
مختصرا محمد صدر الدین محمد قطب الدین نوازش علی رحمۃ اللہ
علیہ محمد کریم اللہ احمد علی کل حال فقیر احمد سعید احمدی حسبنا
اللہ بس حفیظ اللہ ایضا کہٹلیک وغیرہ نی گوسفند وغیرہ کو
مسلمان سے ذبح کرایا پہر وہ ذبیحہ مسلمان کی نظر سے ایک لحظہ
غایب ہوا اوسکا خریدنا درست ہے یا نہین جواب جب تلک مسلمان کے
سامنے رہے خریدنا اور کہانا درست ہے جب نظر سے غایب ہوا تو

کافر کا قول اس باب مین معتبر نہین لم تصدق فیما ذکرہ ولم توکل
لقوله لانه لیس من اہل الدیانات بل من ارباب الخلاع انتہی
مختصراً شرح قاری بزمولانا سجاد وتعلی محمد روشن علی نوازش علی
مشتاق احمد ظہور حسن محمد عبد اللہ فقیر محمد حسین جبل پور
مسئلہ مین یہ ہے کہ بعد ذبح کے مسلمان کی نظر سے اگر گوشت
ایک لحظہ بھی غایب ہو جاوی اوسکا لینا اور کھانا اور خریدنا
ہرگز درست نہین اور یہ گوشت حرام اور ناپاک ہوگا اگرچہ
مسلمان کے مکان مین ذبح ہوا ہو چاہیے کہ محافظ مسلمان دیندار
اوسکے پاس رہے اور غافل نہ رہے اور نظر سے غایب ہونے
نہ دی یہان گوشت سے صبر کرنا آسان ہے بہشت کے نعمتون سے
محروم رہنا اور دوزخ کی آگ پر صبر کرنا مشکل پڑیگا انتہی
مختصراً مطبوعہ مطبع ہاشمی سنہ ۱۲۷۳ ایضاً گوشت کہ از دست ترسا
خریدہ شود حرام است لا بد منہ ایضاً خبر الواحد یقبل فی الدیانات
کالحل والحرمة والطہارة والنجاسة اذا کان مسلما عدلا الخ
ولا یقبل قول المستور فی الدیانات فی ظاہر الروایات وہو
الصحیح ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الخ کذا فی عالمگیریہ
کتاب الکراہیة مسئلہ ۱۱ ان سائل سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
مسلمان صالح خبر دے کہ یہ پانی یا کپڑا پاک یا ناپاک ہے اور
یہ گوشت میرے سامنے مسلمان نے ذبح کیا اور ابتک میرے
نظر سے غایب نہین ہوا تو اس قول کا اعتبار کیا جاوے اور اگر
کوئی مسلمان فاسق یا جسکا فاسق اور صالح ہونا معلوم نہو یا کوئی

کافر ایسی خبر دی اوسکا اعتبار نکیا جاوی اور وہ گوشت نکہایا جاویگا پانی کی نجاست کے خبر مین تحری جایز ہے بیچ قول مستور الحال اور فاسق کے نہ کافر کے اور ایک عادل خبر دی پانی کے نجاست کے اور دوسرا عادل طہارت کے تو حکم طہارت کا ہے اور ذبیحہ کے امر مین اگر دو عدل خبر مختلف دین تو حکم حرمت کا ہے کذا فی معدن الجواہر تصنیف مولانا قطب الدین رحمہ الله

الضا

ما قولکم رحمکم الله تعالی فی ہذہ المسئلة ان فی بلاد الہند اقوام من المجوس و عبدة الاصنام یبیعون لحم الذبیحة ولا سبیل للمشتری المسلم علی الذابح ہل ہو مسلم ام کافر الا قول المجوس البایع بان مسلم ذبحہا فقول المجوس فی ہذا الامر الذی ہو من الدیانات یصدق ویشترام لا واللحم المذکور یحل ویطہر ام لا بینوا لکم الثواب یا اولی الالباب الحمد لله تعالی حامدا لکون استمد التوفیق والعون لا یقبل قول المجوس فی ذلک ولا یلتفت الیہ ولا یحل الاکل والحال ما ذکر قال فی الدر المختار قول الکافر مقبول بالاجماع فی المعاملات لا فی الدیانات انتہی وقال الامام محمد بن الحسن الشیبانی فی الموطا فان اتی بذلک مجوسی ای عابد نار و فی معناہ الوثنی وہو عابد الصنم او المرتد وذکر ان مسلما ذبحہ او رجل من اہل الکتاب ذبحہ لم یصدق فیما ذکرہ ولم یوکل بقولہ لانہ لیس من اہل الدیانات بل من ارباب الخداع والخیانة انتہی والله تعالی اعلم رقمہ خادم الشریعة والمنہاج عبد الرحمن بن عبد الله

۲۲۳

سراج الحنفی مفتی مکہ المکرمۃ حالا کان اللہ لہما حامدا ومصلیا
میلا لبعضے عذر اس گوشت کی شائقون کے قولہ کہ جہٹکہ
کہ ہندو مین اونکو کیا غرض کہ ہمارا دین بگاڑینکو گوشت مردار
ہماری ہاتہ بیچین جواب برخلاف قول حضرات مجتہدین
اور فتوی مفتیون کے یہ قیاس تمہارا قبول نہین بعد مطلع
ہوجانی نواب محمد علیخان صاحب کے ریاست ٹونک سے کہ جہٹکہ
اجازت بیچنی گوشت کی ہوئی اونہین کے گہر گدہونکی ہڈیکو
گہرون سے نکلے جنکا گوشت بیچتی رہی تہی اور ہماری بستیون مین بہی
کئی دفعہ ایسا معاملہ ہوا ہی قولہ ہندؤن کے دین مین جاندار
کا مارنا اور گوشت کہانا درست نہین تو وہ کہان سی حرام گوشت
لاکر ہماری ہاتہ فروخت کرینگے جواب ہندؤن کی دین مین بہی
گوشت کا کہانا یقیناً جائز ہے اور تفصیل اسکی تحفۃ الہند مین ہے
اور جہٹکہ تو خود ہے کہانیوالی گوشت کے ہین اور کہین بہی کتنی
مردار کیا دنیا مین تہوڑی ہین کہ اونکو میسر نہین آتی قولہ ہم تو
رشوت کا مال بہی کہا لیتی ہین جہٹکہ کا گوشت کہا لیا تو کیا ہوا
جواب کان کٹے کو ضرور نہین کہ ناک بہی کاٹ ڈالی اور جو گوشت
کہاؤگے تو تم بہی مستحق جہنم کے ہوگے اور یہ گوشت جس برتن مین
پکیگا اور جس کپڑے اور برتن کو لگیگا اسکو ناپاک کریگا قولہ
کیا کرین ہمکو دال موافق نہین آتی جواب بڑی ناموافق غذا
زقوم اور ضریع اور غساق اور غسلین ہے اوس سے بچو اکثر ہمارے دو
ساری عمر گوشت نہین کہاتی تم ہمت مین اون سی کم تو مت ہو

٢٢٥

قولہم تحصیلدار کا آدمی اپنی سامنی ذبح کراتا ہی ہمارا آدمی
اوسمین سے خرید لاتا ہی **جواب** وہ آدمی ذبح کراکے کہیںتک
کو کہہ کر چلا جاتا ہی کہ تو اسکا گوشت نکال مین ہی آتا ہون پہر سامنی
کہان رہا اور تمہارا آدمی جو جاتا ہی وہ بی نماز اور فاسق ہے
اوسکی قول کا کیا اعتبار **قولہم** فلانی شخص نے ذبح کیا اور
پاس بیٹہا رہا **جواب** فلانا شخص ذبح کرکے کبہی کپڑا سینی لگا
اور طرف دہیان لگا یا یا ٹول کیا تو نظر مین کہان رہا **قولہ**
جب ہماری مکان مین ذبح ہو تو پہر کیا حاجت سامنی کی ؛
جواب شریعت مین اپنی بیگانی مکان کا ذکر نہین بلکہ سامنے
ہونا شرط ہے **مسئلہ** پارچہ بدہ درم فروخت وقیمت وصول
نشدہ بود کہ اورا بایع از مشتری بہ پنج درم خرید یا آن پارچہ را
یا پارچہ دیگر بدہ درم خرید بیع صحیح نباشد حکم ربو دارد حرام است
کہ کسی بدون قصد خرید خود را خریدار نمودہ قیمت مبیع زیادہ گفت
تا کسی دیگر مشتری فریب خوردہ مسلمانی چیزی بخرد یا پیغام زنی
دادہ دیگر کس بران پیغام خود داد بکردہ است تا کہ معاملہ خریدار
اول درست یا موقوف نشود ؛ بیع وقت اذان جمعہ مکروہ است
غیبت اگرچہ موافق نفس الامر باشد حرام است خواہ عیب در
دین او گوید یا در صورت یا در نسب یا لغیران الخ ؛ نمیمہ
نیز حرام است ؛ دشنام بزبان یا باشارہ چشم یا سر یا دست و
مانند آن یا خندیدن بہ دی بہ نہجی کہ موجب ہتک حرمت او
باشد حرام است ؛ دروغ حرام است مگر برای عیب جو حرام است

رشوت دهنده وخورنده در دوزخ باشند دادن رشوت برای
دفع ظلم جائز است ۞ هر که حکم نکند مطابق کتاب الله حق تعالی
آنها را کافر گفته ۞ قضیه که درمیان افتد واجب است که بشرع
رجوع کنند وانچه شرع وزان حکم کند بطیب خاطر قبول کنند کروه
داشتن آن کفر است ۞ عجب وتکبر کردن ونفس خود را از دیگران
بهتر دانستن وغیر را حقیر دانستن حرام است ۞ خاتمه معلوم نیست
گرچه خواهد بود ۞ تفاخر بانساب وتکاثر بمال وجاه حرام است
کریم نزد خدا متقی است ۞ بازی بشطرنج وچوپڑ ومانند آن حرام
است واگر دران مال مشروط باشد قمار و حرام قطعی است ولعب
به پرانیدن کبوتر وجنگانیدن مرغ حرام است ۞ حره را سفر بغیر
محرم یا شوهر جائز نیست ۞ تراشیدن ریش پیش از قبضه حرام ۲۲۶
است وچیدن موی سفید مکروه ۞ امر معروف ونهی منکر واجب است
حسب مقدور الخ ۞ خالی بودن از مجلس ذکر درود مکروه است
مرد را تشبه بزنان وزن را بمردان ومسلم را بکفار وفساق
حرام است ۞ دوست دارد برای مسلمانان آنچه برای نفس خود
دوست دارد ومکروه دارد درحق آنها آنچه برای خود نه پسند رد
سلام واجب است ۞ حقوق مسلمان بر مسلمان عیادت حضور
جنازه قبول دعوت تشمیت عاطس خیر خواهی حاضر وغایب
انتهی مختصرا سالاید فلا یجوز الوظیفة بلفظة یا محمد یا محمد یا محمود
انتهی مختصر ارشاد الناقصین تائید الکاملین مسئله یا رسول الله
کهنا اور یا ولی الله کهنا حاضر اور ناظر سمجھ کر درست نهین اور

اللہ کو چھوڑ کر اوروں سے مدد مانگنا درست ہے یا نہیں اور مسائل شرعیہ
کا جواب یہ مثنوی مولانا روم اور زلیخا اور اشعار حیہ تصنیف بعض
بزرگوں سے دینا درست ہے یا نہیں جواب سوائے اللہ کے اور کسیکو
حاضر ناظر اور عالم الغیب سمجھنا کفر اور شرک ہے ولی ہوں یا نبی
یا بزرگ کوئی یہ اللہ ہی کی شان ہے وہو بکل شیٔ علیم وان اللہ
قد احاط بکل شیٔ علما اور اوروں کی حق میں یوں فرمایا ولا یحیطون
بشیٔ من علمہ الا بما شاء وما اوتیتم من العلم الا قلیلا تفسیر بیضاوی
میں ہے کہ جب حضرت نے یہ آیت پڑہی لوگوں نے کہا کہ یہ
خطاب خاص ہمیں کو ہے آپ نے فرمایا بل نحن وانتم یعنی
ہم بہی اور تم بہی اور فرمایا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر تفسیر ۲۴۷
کبیر میں تحت میں اس آیت کے لکہا ہے المسئلۃ الثانیۃ اعلم
ان القوم لما طلبوہ بالاخبار بالغیب وطلبوہ باعطاء الاموال
الکثیرۃ والدولۃ العظیمۃ ذکر ان قدرتہ قاصرۃ وعلمہ قلیل
والقدرۃ الکاملۃ والعلم المحیط لیس الا للہ یعنی لوگوں نے جب
طلب کیا حضرت سے خبر دینا غیب کا اور طلب کی بخشش اموال
کثیر اور دولت عظیم کے تو فرما دیا کہ قدرت حضرت کے قاصر ہے
اور علم آپکا قلیل ہے اور قدرت کاملہ اور علم محیط خاص اللہ
سیکو ہے اور شرح فقہ اکبر میں ہے اعلم ان الانبیاء لم یعلموا
المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ
تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعلم الغیب

یعنی انبیاء علیہم السلام نہیں جانتے تھے غیب چیزوں کو مگر وہ کہ بتلا دے
انکو اللہ جب کبھی اور ذکر کیا ہے علمائے حنفیہ نے تصریحاً تکفیر
اوس شخص کی کہ اعتقاد کرے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے ہیں غیب کو اور بعضی بزرگوں سے جو کبھی ندائے غیر اللہ
صادر ہوا ہے تو یہ کلام عشقیہ ہے بدون اعتقاد حاضر ناظر ہونیکے
چنانچہ یہ مصرع ز مہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
ز خاک ای لالہ سیراب برخیز برون آور سر از برد یمانی ادیم طائفی
نعلین پا کن فرود آویز از سر گیسوان را ز سجدہ پای در صحن
حرم نہ چنانچہ مصنف ان اشعار کا خوب جانتا ہے کہ حضرت
قیامت سے پہلے ہرگز قبر شریف سے نہ اوٹھینگے اور نہ نعلین پہنینگے
اور نہ صحن مسجد میں تشریف لاوینگے اور اسطرح کا کلام عشقیہ
اشعار میں بہت ہوتا ہے بدون اعتقاد سماع مخاطب کے چنانچہ
ای نسیم سحر آرامگہ یار کجاست ۞ ان نلت یا ریح الصبا یوما الی
بیت الحرم اور مدد مانگنا غیر اللہ سے اگر زندوں سے ہے ایسی کاموں
کہ فعل اختیاری بندوں کے ہیں جیسے پانی مانگ لینا دوا پوچھنا
دعا کروانا اور یہ استمداد نزدیک سب کے ہے تو جائز ہے اور اگر وہ کام
غیر اختیاری میں ہے جیسے اولاد اور رزق مانگنا وغیرہ جیسے صحت
مریض و نرینہ اور دفع بلا و قحط و وبا طلب کرنا تو یہ مطلقاً
جائز نہیں اور موتی سے یوں کہنا کہ تم میری واسطے دعا کرو اگر
دوری سے ہے باعتقاد حاضر ناظر اور عالم الغیب ہونیکے ہے تو کفر
اور شرک ہے اور بدون اس اعتقاد کے لغو بلکہ موہم بالشرک ہے ہرگز نچاہیے

اور اگر قبر کے پاس ہے فقہاء نے اسپر بھی انکار کیا ہے اور سنت سے ثابت نہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین اس استمداد کا رواج نہ تہا مسلمان کو چاہیے کہ قول فعل رسول کریم صلعم اور صحابہ کرام پر اکتفا کرے اور جواب مسائل شرعیہ کا کتاب اور سنت اور اجماع مجتہدین اور قیاس صحیح مجتہد سے دیا جائے کہ دلیلین شرعی یہی چار ہین اور اشعار خواہ کسیکے تصنیف ہون داخل حجت شرعیہ نہین ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبر سے شعر کو شریعت مین داخل نہین کیا یعنی صاحب شریعت علیہ السلام کو شعر کہنا نہین سکہایا چنانچہ فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور جو کوئی مسئلہ شرعیہ مین ایسے اشعار کی دلیل لاتا ہے اون لوگون مین داخل ہے جنکے حق مین حضرت نے فرمایا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا واللہ اعلم بالصواب کتبہ فقیر محمد عبد اللہ

۲۲۵

مسئلہ رجل تزوج امرأۃ ولم یحضر الشہود وقال خدایرا و رسول را گواہ کردم او قال خدایرا و فرشتگان را گواہ کردم کفر ولو قال فرشتہ دست راست را گواہ کردم و فرشتہ دست چپ را گواہ کردم لا یکفر انتہی عالمگیریہ ف اسطرح کے الفاظ بولنا کہ خدا و رسول گواہ ہین خدا و رسول جانتے ہین مین جانون میرا رسول جانے میرا پیر جانے خدا و رسول تجہپر فضل کرے تیری مشکل آسان کرے تجکو بیٹا دے تیرے بیمار کو شفا بخشے حضرت پیر تیری مشکل آسان کرے الحمد للہ پیرون نے یہ کام کر دیا حضرت رسول نے بلا اور وبا کو دفع کر دیا یا حضرت مشکل آسان کیجئے یاران کو

حکم دیجیے اور سوای اسکی جسمین شرک یا شرک کا وہم ہو مگر
بخدا ہی ایسی قدرت کہ جو چاہے کر ڈالی اور ایسا علم کہ ہر چیز
کے ہر وقت خبر رکھے سوای اللہ کے اور کسی کی شان نہیں
مسئلہ نکاح مطلق خواہ باکرہ خواہ بیوہ خواہ مطلقہ کا مشروع اور
سنت تعبدی ہی بحر الرائق   مین ہی وہو سنۃ وحمل التزوار
واجب فالمراد بہ السنۃ الموکدۃ علی الاصح وصرح فی المحیط
ایضا بانہا موکدۃ الخ اور درمختار مین ہے لیس لنا عبادۃ
شرعت من عہد آدم علیہ السلام الی الآن ثم تستمر فی الجنۃ
الا النکاح والایمان اور جس کسیکو یہ سنت خوش نہ آوی بلکہ
اوسکی کرنیوالیسے بیزار ہو ایسا شخص کافر ہوتا ہے بسبب
جاننی سنت کے سب فقہا کے نزدیک اور بیوی اوسکی اوسکے نکاح
سی نکل جاتی ہی عالمگیری مین ہے او لم یرض السنۃ من سنن
المرسلین فقد کفر اور ایسا ہی ہے فصول عمادیہ اور بحر الرائق
مین کہا شیخ ابن ہمام نی بیچ حاشیہ ہدایہ کے فیقول ہذا فعل
النبی وانا لا افعلہ فحینئذ یکفر اور عالمگیری اور بحر الرائق مین ہے
ویکفر بتحسین امر الکفار اتفاقا الخ انتہی مختصرا عروس المومنین
کتبہ احمد علی السہارنپوری حنفی عنہ علماء دہلی اور لکھنو اور
سہارنپور وغیرہ کے تیس مہرین اور دستخط اس فتوی پر ہیں
اور ایک فتوی مکہ معظمہ کا رسالہ رانڈونکی شادی مین منقول
ہے اوسپر ایک سو پچیس علماء اور اشرافت مکہ معظمہ کے مہرین ہیں
باین مضمون کہ جو کوئی بیوہ کی نکاح کرنیوالی کو حقیر جانیں فرا اتہ

نکالین یا نکاح کرنیوالون کو روک دین نکرنی دین یا ایسی فساد کے
بات اوٹھا دین جن سی حکم خدا اور سنت رسول جاری نہو جاوے
کہنے سنّنی سی خدا اور رسول کا حکم قبول نکرین سو یہ سب قسم کے
لوگ کافر ہوتی ہین عورتین اونکے نکاح سے باہر ہو جاتی ہین
نماز و روزہ قبول نہین جب تلک توبہ نکرین اونکے ساتھہ ایسا
معاملہ کرنا چاہیے جیسا مرتدون کی ساتھہ نعوذ باللہ منہا ف
بعضے دل کے روگی سنت نبوی کے مخالف سنت ابوی کے
قیدی رسول مقبول کے عاصی ابلیس لعین کے مطیع بموجب تلقین
اپنے مرشد ابلیس کے بعضے امور کو مانع رواج سنت کا جانتے ہین
از انجملہ یہ کہ بیوہ کا نکاح کو دل نہین چاہتا ج جب کنواری
تھی دل چاہتا تھا اب نہین چاہتا اسکا کیا سبب پیغمبر اور دیوان ۲۳۱
کے دل چاہتی تھے اسکا نہین چاہتا تم تو نوی برس کے عمر تک
جورو کی خواہش رکھو اور اسکا دل نہین چاہتا اور چونکہ یہ امر عبادت
موکدہ اور احیای سنت ہے دل چاہی یا نچاہے بجالانا چاہیے
یہ ہم کیا کرین بیوہ خود نکاح کو قبول نہین کرتی ج اگر کنواری قبول
نکرتی تو کیا کرتے ،، اگر بیوہ کہے تو ہم اوسکا نکاح کردین ج
آیا کنواری کا نکاح ہے اوسکے کہنے ہی کیا تھا ،، ایک عورت کے
کئی خاوند ہونا ڈنگرو نکا کام ہے ج سنت کو عیب لگانا مرتدون کا
کام ہے ،، عزت نہین رہتی ج من کان یرید العزۃ فللہ العزۃ جمیعا
اور جہنم کے بھیڑئے اور ذلت کے مار کھانا کیون گوارا کرتے ہو ،،
اشرافون مین نہین ہوتا ج حضرت کے اہل بیت اور صحابہ رض کے سب

زیادہ اشراف تھی اونمین ہوتا تہا بی بی ام کلثوم رض حسن رض اور حسین رض کی ہمشیرہ
علی رض اور فاطمہ رض کی بیٹی عمر رض کی بیوی دختر سید الانبیا کی نواسی انکا
چار مرتبہ نکاح ہوا وہ تو زیادہ کون اشراف ہے " رسم نہین ج زناکار
اور شراب خوار ایسا مقابلہ سنت کا نہین کرتا جیسا یہ کم بخت رسم کی
پابند مقابلہ سنت کا بلکہ ایمان کا کرتا ہے وہ عین زنا کی وقت مین
زنا کو برا جانتا ہے اور رسم کو برا نہین جانتا فرمایا ہے بعض مشائخ
صوفیہ رح فی الایمان ترک از رسوم و العادات انبیاء اولو العزم
کی شریعتون کے اکثر احکام اس شریعت کے ساتھ منسوخ ہوگئی لیکن
تمہاری باپ دادا اور قوم کی رسمین منسوخ نہوی موسی علیہ السلام
کہ جنکے شریعت پر قریب چار ہزار پیغمبرونکا عمل رہا اگر زندہ ہوتے
تو اپنے شریعت کو چھوڑکر سنت اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ۲۳۴
اتباع کرتے یہ بی بی نصیب رسمون کی پابند رسمونکو چھوڑکر سنت کی
تابع نہین ہوتی ہے رسم کرخوب ہو ویا ہو بری پہیر دونوںکو
تو گلے پہ چھری ہے " نکاح کرنے سے نماز روزہ مین مشغول ہونا بہتر ہے
ج فقہ مین ہی الاشتغال بالنکاح اولی من الاشتغال بالنوافل
اور خاوند والی عورتین کیا نماز روزہ نہین کرسکتین اور جو عورت
اس سنت کو ناپسند کرکے بیوہ بیٹھی رہے اوسکا نماز روزہ قبول
کب ہوتا ہے " اس بیوہ یا تارک کا شوہر تو قرآن مجید ہی دیدینا
اور بوریا ج اگران چیزون سے نکاح ہوا ہے تو وکیل ور گواہ سب کا قرض
اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو توبہ کرو اور بدبختی اور ابو ابدی سے شہوت
کیونکر دفع ہوگی ہم اس سنت کو برا نہین جانتی ج اگر برا نہین جانتی ہو

توکیون نہین ہوتی دیتی ہو اور کیون چاہتی ہو کہ ہوتی نباوی اور
ہوجاتی مین سے کیون نہین کرتے ہو بیہات بیہات حضرت کے سنت
کو رد کو اور آپ کے شفاعت اور جام کوثر کے امید بہی رکہو سے ربط
غیر دن سے رکہو ہمسی وفا چاہتی ہو ولمین سوچو یہ کیا کرتے ہو کیا
چاہتی ہو ،، آدمی نہین ملتا ج کنواری کو کیونکر ملتا ہا تلاش کرو
انشاء اللہ تعالی مل جائیگا کنواری اور بیوہ اور مطلقہ کے نکاح مین
فرق ایسی فرق کری اوتنا او سکے دین مین خلل ہے ،، رانڈون کے
تنخواہ مقرر کردو تاکہ نکاح نکرین ج بڑی حاجت کی واسطے کیا
مقرر کردگی اور اگر کرتے ہو تو ابتدا آسی کنواریون کی تنخواہ مقرر
کردیا کرو تاکہ پورا ثواب سنت کے مٹانی کا تمکو حاصل ہو بقول
شیطان کے سہ گر گناہی بکنی ورشب اندیشہ بکن تا کہ از صدر
نشینان جہنم باشی ،، لوگون کی ملامت اور طعن کا خوف ہے ج ۲۳۳
ہر وقت ہر امر مین ہمارا بال بال اللہ جلشانہ کا محتاج اور او سکے
بیشمار احسانو نکا ممنون ہے اور ہزارون مسائل دینی او سکی رسول
مقبول سے حاصل کیے اور اللہ نے ہماری بال بال کو رسول مقبول
کی متابعت مین باندہ دیا اور قیامت مین کہ ہزارہا سال اور
ہزارہا خوف وخطر کا دن ہی اور بفحوای یوم یفر المرء کی بڑی
پیاری اپنی پیارون سی بہاگین گے اوسدن مین اللہ بخشنے والا
اور رسول بخشوانی والا اور بموجب حدیث من احب سنتی کی سنت
کے طفیل سے انشاء اللہ تعالی جنت مین حضرت کے ساتہ ہونگے اتنی
مدت تک کہ اگر ہزار در ہزار سال گذر جاوین او نمین سے ایک لحظ

کم ہو جملو تو ہزارون اوقات مین اول ہمتکی پہر اوسکی سعل ہی مراد
کام مین ملامت کرون سی مجہے کام اور ہنین ــه ہر سر موئی مرا
با تو ہزاران کارست ۰ با کیا تم و ملامت گر بیکار کجاست ۰ ــه
عرفی تو میندیش ز غوغای رقیبان ۰ آواز سگان کم نکند رزق گدا را
ع اونہین جیسی مرضی ہے ہمین اپنی کام سی کام ہے ۰ مسئلہ
ایک شخص نے اپنی بیٹی یا بہن بیوہ کا نکاح کردیا اور ایک شخص نے
اپنے بیٹے یا بہن کا رشتہ اپنی قوم مین کردیا اور اس قوم مین ہمیشہ
رشتہ ہونیکا رواج نتہا اور چند اشخاص نے واسطے رواج دینے
سنت اور شادی رسوم غیر مسنون کے باہم عہد کیا کہ بہاجی مروجہ
ہند کہ قبل نکاح ہوتی ہے موقوف کیجاوی اور طعام ولیمہ اور
عقیقہ اور شکریہ ختم سورہ قرآن شریف کا بہائیون اور دوستون
اور مسکینون کو کہلایا جاوی چنانچہ بسبب ظہور ان امور کے ان اشخاص
مذکورہ سی انکی برادری کے لوگ بیزار ہوئی اور بدرتوارا موقوف کیا
اور بعضون نی ان امور کو برا تو نہین جانا الا ان برا جاننی والون
کے خاطر اور موافقت سی اشخاص مذکورہ متبعان سنت سی برتاو
موقوف کیا ایا یہ لوگ رسوم کو موقوف کرنیوالی اور سنت کے رواج
دینی والی کیسے ہین اور انکو ترک اور علیحدہ کردینی والی کیسی
جواب علمای نودریا نہ کا رسوم کفار کو موقوف کرکے سنت نبوی
کو جاری کرنا الله کے محبوب اور رسول کے مقبول مین قال الله تعالی
قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله الآیة ومن یطع الله
ورسوله ویخش الله ویتقه فاولئک ہم الفائزون قال النبی صلی الله

علیہ وسلم من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ
من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید اور اس باب میں
بہت آیات اور احادیث وارد ہیں اور ان لوگوں سے بیزار
اور الگ ہو جانیوالے دائرہ اسلام سے خارج ہوئے بسبب
تحقیر سنت کے قال اللہ تعالی ومن یشاقق الرسول الآیۃ قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی ابغض
الناس الی اللہ ثلاثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ
الجاہلیۃ الحدیث عالمگیریہ میں ہے ویکفر بتحسین امر الکفار اتفاقا
الخ اور روایات فقہی اس امر میں بیشمار ہیں اور جو لوگ کہ اجرائے
سنت کو برا نہیں جانتے لیکن بخاطر مد حبیون منافقون کی وفکر
رسوم قبیحہ میں شامل اور مستعان سنت سے انقطاع رکھتے ہیں
اندیشہ کفر سے وہ لوگ بھی خالی نہیں ہیں قال اللہ تعالی لا تجد
قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ
ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم الآیۃ وقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام
اور عالمگیریہ وغیرہ میں ہے یکفر بوضع قلنسوۃ المجوس علی رأسہ
الی قولہ وبخروجہ الی نیروز المجوس لموافقتہ معہم الخ انتہی مختصر
اقل عباد اللہ محمد شاہ فقیر نور الدین عبد اللہ ولد مولانا عبد القادر
عبد العزیز ولد مولانا عبد القادر فقیر اسماعیل جواب علمائے لاہور
وامرتسر وغیرہ کا تجاہی کر نیوالا ایسی سنتوں کا مصداق ہے
حدیث کا من احیا سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ

من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا
الحدیث من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید اور تارک
اس سنت کا نفرت ہی سے ذائق ہے اس حدیث کا مضمون رغب
عن سنتی فلیس منی ایسا ہی جو لوگ اس امر پر طعن کریں یا خفیف
و قبیح سمجھ کر عمل نکریں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں عالمگیریہ
وغیرہ میں ہے من لم یرض بسنۃ من سنن المرسلین علیہم السلام
فقد کفر ایضا بکفر تحسین امر الکفار اتفاقا ایسا ہی ان لوگوں کو جو
اس سنت کی طعن کرنیوالوں کی موافقت اور خاطرداری کی راہ
اون کی اس فعل پر راضی رہی وہ بھی انہیں کے شامل دائرہ اسلام
سی خارج ہیں شرح فقہ اکبر میں ہی ان الرضا بکفر غیرہ انما یکون
کفرا الخ اور یہ کہانا عرفی بہاجی کا بجز فخر اور ریا اور سوا اس خیال
کے کہ لوگوں میں بدنامی ہو نیک نامی حاصل ہووے نہیں کیا جاتا
اور حدیث شریف میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی
من طعام المتباریین ان یوکل اور مرقاۃ میں ہے کہ حضرت عمر
اور حضرت عثمان رض دعوت میں بلائی گئے جب نکلے
تو حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ
نجاؤں اسلئے کہ خوف کرتا ہوں کہیں یہ کہانا فخر کیواسطے ہو پس
بلا شبہ یہ کہانا بہاجی کا ریا اور فخر میں داخل ہے مرتکب ایسے
گنہگار اور معاون اور رضامند اوسکے معاون معصیت میں بحکم روایات
فقہ و احادیث صحیحہ کے ہیں فقط ابو سعید ذی الحجہ ۱۲۸۲ محمد بن ... عبد
اللہ حسام الدین احمد اللہ طالب علی محی الدین رسوم جاہلیت

پابندی اور رسوم مسنون شرایعہ سے احتراز نہایت محل خطر ہے
عبدہ محمد علی الہی بخش فقیر ابو عبد اللہ المشہور بغلام العلی قصوری
لقد اصاب المجیب للہ درہ من ترکہ سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فہو کافر ویجب علی جمیع المسلمین ان یترکوا رسوم الکفار بأسرنا ویعملوا
بسنتہ علیہ السلام حررہ الفقیر سعد الدین لاہوری موطنا وحنفی مذہبا
فقیر اللہ لا اختلاف فی النکاح الثانی لاحد من العلماء وترک رسوم بجا لانیکو
محمد مخدوم جنجانوی اہانت سنت اور اکرام بدعت بیشک کفر ہے اور شخص
معین پر جب تک تاویل صحیح ہو سکے حکم کفر کا نکرنا چاہیے نرمی سے سمجھانا چاہیے
شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ چیز ہے کہ جسکے
آگے شریعت حضرت موسی وعیسی علیہما السلام کی بھی منسوخ ہو گئے بعضے
شخص باوجود دعوے مسلمانی اپنے جہالت کے رسموں کو شریعت کے آگے منسوخ
نہیں کرتے قیامت میں حضرت کو منہ کیا دکھا مینگے اللہم اہدنا الصراط
المستقیم فقیر محمد حسین بنت والد اگر جہنم سے بچنا اور جنت میں حضرت کا
ساتھ منظور ہے تو اپنے جمیع حالات میں جو کام کہ سنت سے ثابت نہیں
بلکہ رسوم کفر میں سب کو ترک اور طیامیٹ اور سنت نبوی پر جا عمل
کرے فتوح الغیب میں ہے السلامۃ مع الکتاب والسنۃ والہلاک مع
غیرہما فقیر محمد علیہ اللہ عفی اللہ عنہ انتہی مختصرا مسئلہ ان ذکر حرفا
مکان حرف ولم یغیر المعنے بان قرء ان المسلمون وان الظالمون
وما اشبہ ذلک لم تفسد وان غیر المعنے فان امکن الفصل بین الحرفین
من غیر مشقۃ کالظاء مع الضاد فقرء الطالحات مکان الصالحات
تفسد صلوتہ عند الکل وان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقۃ

كالظاء مع الضاد والصاد مع السين والطاء مع التاء اختلف المشائخ
قال اكثرهم لا تفسد صلوته هكذا في فتاوى قاضيخان وكثير من المشائخ
افتوا به قال القاضي الامام ابو الحسن والقاضي الامام ابو عاصم ان
تعمد فسدت وان جرى على لسانه اوكان لا يعرف التميز لا تفسد
وهو اعدل الاقاويل الخ عالمگیریہ صـ ۲۹ ف چونکہ اس زمانہ میں قرأت
ضاد معجمہ میں اختلاف ہے لہذا بعضے عبارتیں بعض کتب اور
رسائل سے مختصر کرکے یہاں منقول ہوتی ہیں امید کہ بنظر انصاف
بے رعایت کسی جانب کے اسمیں غور اور تامل اور حقتعالی سے استمداد
کرکے جو امر حق معلوم ہو اوسپر عمل کریں اور اپنی مخالف سے تعصب
اور نزاع اور جدال نکریں احیاء العلوم کی ربع اول میں ہے صـ ۹۵
ويجتهد في الفرق بين الضاد والظاء الخ کیمیا سعادت میں ہے فرق
بیان ضاد وظاء بجا آرد اگر نتواند روا باشد احیاء ربع ۳ صـ ۲۹۵
وفرقة اخرى تغلب عليهم الوسوسة في اخراج حروف الفاتحة
وسائر الاذكار من مخارجها فلا يزال يحتاط في التشديدات والفرق
بين الضاد والظاء وتصحيح مخارج الحروف في جميع صلوته لا يهمه غيره
ولا يتفكر فيما سواه ذاهلا عن معنى القرآن والاتعاظ به وصرف الفهم
الى اسراره وهذا من اقبح انواع الغرور فانه لم يكلف الخلق في تلاوة
القرآن من تحقيق مخارج الحروف الا بما جرت به عادتهم في الكلام
الخ اور رسالہ تحقيق المحققين تصنيف مولوی محمد یوسف صاحب میں
ہے منقول مفصل ہے صـ والبواقي مستهجنة وهي الكاف كالجيم
والجيم كالكاف والجيم كالشين والضاد الضعيفة وهي التي تقرب بالظاء

۲۳۸

اور الذال الخ اور کفایہ شرح شافیہ سے والضاد الضعیفۃ وہی التی
بین الضاد والظاء اور جاربردی سی فکان بینہما انتہی یعنی الضاد
الضعیفۃ ہے التی بین الضاد والظاء اور رضی سے قولہ والضاد
الضعیفۃ قال السیرافی انہا لغۃ قوم لیس فی لغتہم ضاد فاذا احتاجوا
الی التکلم بہا فی العربیۃ فربما اخرجوہا ظاء معجمۃ وربما تکلفوا فلم
یتاتی لہم فخرجت بین الضاد والظاء انتہی اور نہایات تامیان
اور قواعد القرآن میں ض دشوار ترین حروف بر زبانست باید
کہ نیک رعایت کند تا مشابہ بظاء یا ذال یا زای نشود وجدا مخرج سے
ادا کرنا چاہیے نہ دال کے مخرج سے نہ ظا کے مخرج سے الخ ایضا شرح
والضاد انفرد بالاستطالۃ ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان
مثلہ فالسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ الخ ایضا فتوا کے
لوگ سے نہ یہ حرف ضاد مائل بدال معجمہ ہے اور نہ یہ مائل خاص بظاء
معجمہ الخ ص ۱۳ جامع الصرف میں واما الکاف کالجیم والجیم کالکاف
والجیم کالشین والضاد الضعیفۃ ای کالظاء والصاد کالسین والطاء
کالتاء والفاء کالباء فمستہجنۃ ص ۱۴ مفتاح الرحمن سے لولا الاطباق
لصارت الصاد سینا والطاء تاء والظاء ذالا والضاد دالا
خرجت من جنسہا اور رسالہ شعلہ تصنیف مولوی حبیب اللہ صاحب میں
ہے وقول ور الضاد دال المخفف غلط است بچند وجوہ مخالف کلام امام سیبویہ
و رضی است قال سیبویہ لولا الاطباق فی الصاد لکان الصاد سینا وفی
الظاء لکان ذالا وفی الطاء لکان دالا ولخرجت الضاد من الکلام لانہ
لیس شیء من الحروف من موضعہا غیرہا ۱۲ ہنگام رفتن اطباق شد

۲۳۹

وبتطالت نیز و دلیش شکلش عین دال مہملہ کرشد پس ہر و قصیریست کی صورتش بنود
مثل اینکہ ضاد و دال تتشابہ الصوت فی السمع اند مخالف کتب معتبرہ تجوید و صرف
است بلکہ مصرح اند مشابہت دال با ظاء و تاء الخ ۴ این ہنگام تفسیر خواہد
شد شکل دال مع طعن التش متفق علیہا ست ۵ شدید خواہد شد تا نند دال و
رجا و لیس اتفاق ست الخ ۶ مہمل لا وا خواہد بود حتی کہ ہمگان در کتب
قا فرشوند و مفسر ادای واجماع علمای فن است ۷ این ہنگام از حروف
قرآنی نخواہد ماند کسی از علمای معتبر تجوید اشتراک و ابدال مہملہ ذکر نکردہ حالانچہ
بظاء و ذال ذکر کردہ اند ف فقیر مولف کتاب ہے کہ شاید مفتاح عین الضاد
فالا ہو ساتہ ذال معجمہ کذا فی المیزان ایضا در مجموعہ سلطانیہ سوال
اگر قل ہو اللہ احد بکاف و بجای فلا تقہر فلا تکہر و بجای نصر اللہ نسر اللہ و بجای
الصمد السمد و بجای صراط سراط بخوانند و لا الضالین بظاء یا بدال یا بزاء
و در غیر المغضوب بجای ضاد ظاء میخوانند نمازش تباہ شود یا نی جواب
چون بکوشش زبانش راست نشود کذا فی السراجیۃ و التجنیس المزید انتہی
مختصرا ایضا و فی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرا الظاء المعجمۃ مکان الضاد
المعجمۃ الخ و تفصیل امام مذکور حکم کفر بہ تعمد قرارت ظا بجای ضاد و بالعکس بسبب
تخصیص سوال سائل است از ان و رنہ این حکم عام است در ہر حرفی باشد
لوجود علۃ وہی الاستہزاء بالقرآن العظیم تغیر ما انزل من الحروف ایضا و جید
منقول است نقلا از رعایہ ان ہذہ الثلث یعنی الضاد و الظاء و الذال تتشابہ
فی السمع و الضاد لا تفترق عن الظاء الا باختلاف المخرج و زیادۃ الاستطالۃ
فی الضاد و لولاہما لکانت احداہما عین الاخری و لا تفترق عن الذال الا بہما
و بالاطباق و ملازمیہ اعنی الاستعلاء و التفخیم و لولا ہذہ الامور لکانت احداہما عین

۲۴۱

فالضاد اصعب الحروف تكلفا في المخرج واشدها صعوبة على اللافظ فلا بد للقارئ
من التحفظ بلفظ الضاد حيث وقعت فهو امر يقصر فيه اكثر من رايت من القراء والائمة
لصعوبته على من لم يدرب به اي ما اعتاده فلا بد للقارئ المجود ان يلفظ
بالضاد مفخمة مستعلية مطبقة مستطيلة ويظهر خروج صوت الريح عند ضغط
حافة اللسان بما يليه من الاضراس عند التلفظ بها ومتى فرط في ذلك اتى
بلفظ الظاء او الدال اي المعجمتين ايضا و در منهيه جهد بر قول و فهو امر
يقصر الخ سنه اقول ذلك التقصير في تاريخ اربعمائة وعشرين وهو تاريخ
اتمام مكي كتاب الرعاية على ما صرح به في ذلك الكتاب فلو فرضنا ان حق
اداء الضاد المعجمة ما هو كالطاء المهملة كما هو الشائع بين الناس في زماننا
هذا لقدر عليه المبتدي في اول مدة بلا تكلف ولا تصعب على احد فما بعد
زماننا بعد زمان صاحب الرعاية بسبع مائة سنة انتهى وانا اقول لو كان
حق اداء الضاد المعجمة كالدال المهملة المطبقة او الدال الخالصة كما هو
الذائع بين اكثر الناس من الخواص والعوام في زماننا هذا لقدر عليه الشارع
في اول الشروع ولا تعسر على احد فما بعد زماننا عن زمان صاحب الرعاية
بثمان مائة وستين سنة ايضا و در رعايه هست الضاد حرف يشبه لفظه في
السمع بلفظ الظاء و در اتقان هست نوع ٥٨ بدائع القرآن ومنها اي من
انواع الجناس وهو تشابه اللفظين في اللفظ بان يختلفا بحرف مناسب
الآخر مناسبة لفظية كالضاد والظاء كقوله تعالى وجوه يومئذ ناضرة
الى ربها ناظرة ايضا جهد مقل سي فان تلفظت بالضاد بان جعلت مخرجها
من حافة اللسان مع ما يليها من الاضراس بدون كمال حصر الصوت واعطيت
لها الاطباق والتفخيم المتوسطين والرخاوة والجهر والاستطالة والتفشي القليل

فهذا هو الحق المؤيد بكلمات الائمة الى في التجويد انتهى وشريف في تقسيم رسالت بعو منهاج رسوم
الظاء المعجمة بالضرورة وماذا بعد الحق الا الضلال انتهى ايضا ودر فرسنا ومنهم من يقرءه
بالدال ومنهم من يقرءه بينه وبين الدال المعجمة ومنهم من يشمه الزاي ايحلبيه وبين الزاء ايضا
ودر تمهيدست وقد حكى ابن جني في كتاب التنبيه وغيره ان من العرب من يجعل الضاد
ظاء مطلقا في جميع كلامهم وهذا غريب فيه توسعة للعامة انتهى ايضا ودر بعضى
كتب فقه گفته که ان ثمر فند است که ضم را ادا کردن تمام و کما حقه نمی آید بس که ازیا
وعی وا گند از ادال یا ظا ریا زا ر انتهی مختصرا ودر ترغیب الصلوة محمد ابن احمد زاهد است
که در محیط میگوید آنچه بلوی وعامه شده است نمازش فاسد نباشد چنانچه در ضاد اگر دال
یا زای یا ظا خواند نمازش تباه نشود چنانکه بجای حا الحمد ها خواند یا بجای ظا ضاد خواند تباه
نشود انتهى مختصرا اور تحفه نذیریه اور نذریه تصنیف مولوی عبدالرحمن صاحب میں ہے کہ
کسی ضاد را دال مفخمه فهمید و کسی ظا ز معجمه انتها مطلب همه و درد از هر دو مختصر است چنانچه ضاد
دال مفخمه نیست ظا معجمه هم مفهوم نمیشود و مسئله اہل علم دہلی ہے کہ من براه انصاف
اتفاق براین امر کردند که تلفظ لفظ ضاد از مخرج حقیقی که کناره زبان است طور احسن آید
و بجای ضاد دال مفخمه ادا کردن غلط است چنانچه ظاء معجمه ادا کردن هم غلط است انتهى ايضا
ض دشوار ترین حروف است الخ بعض مردم دال مفخمه میگویند و بعض ظا و بعض لام مفخم
و بعض مخلوط بزا و بعضى مخلوط بدال و بعضى طا و همه اینها غلط و غیر جائز است انتهی مختصرا
ص ۳۵ ونهاية ما يمكن ان يقال ان الضاد وشابهت بالظاء المعجمة في التلفظ وشاركها في صفاتها
الا المخرج والاستطالة الخ اور میزان حروف الهجا تصنیف مولوی امام الدین صاحب میں ہے ضاد
ضاد ضعیفه مثل ظا صحیحه کے ہے مخرج ضاد صحیحه سے ہے مع اوسکی جمیع صفات کے مگر
بغیر امیر مخرج ظا کی مگر اوسکے استطالت مخرج میں کمی ہی ہنوز او سی واسطے
نو میں کا ضعیف الجسم پیدا ہو مخرج صحیحه کا مقدار چھ ماہ مانت ہے اور ضعیفه کا چار ماہ انته

۲۴۴

خدا تعالی فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون لقوله
علیہ السلام لا تجتمع امتی علی الضلالۃ تفسیر عزیزی میں نیچے وما ہو علی الغیب
بضنین کے لکھا ہے بدانکہ فرق میان مخرج ضاد و ظا بسیار مشکل است اکثر
خوانندگان این دیار ہر دو را یکسان می برآرند الخ شرح جزریہ اور نشر
او دتمہید میں لکھا والضاد انفرد باستطالتہ ولیس فی الحروف ما یعسر علی
اللسان مثلہ والسنۃ الناس فیہ مختلفۃ وقل من یحسنہ فمنہم من یخرجہ ظاء
معجمۃ وہم اکثر الشامیین ومنہم من یخرجہ دالا مہملۃ او معجمۃ ومنہم من
یخرجہ طاء کالمصریین ومنہم من یجعلہ لاما مفخمۃ وہم الزیالعۃ ومن ضاہاہم
انتہی ملخصا حاشیہ وما ہو علی الغیب بضنین بیضاوی مطبوعہ دہلی پر
التابعۃ علی ہذہ الاشارۃ ان اکثر الناس خصوصا العجم کانوا فی الزمان
الاول لا یعلمون الفرق بینہما انتہی مختصرا ایضا لکھا شرح منار اور نور الانوار
میں اہل الاجماع من کان مجتہدا صالحا الا فیما یستغنی عن الرای فانہ لا
یشترط فیہ اہل الاجتہاد بل لا بد فیہ من اتفاق الکل من الخواص والعوام
حتی لو خالف واحد منہم لم یکن اجماعا ۔ منار میں واشترط اجماع
الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر اور اسیطرح تنقیح اور توضیح میں
ف فقیر مولف کہتا ہے بموجب ان روایات گذشتہ وآئندہ کے حق کسیطرح
پڑنے جانے پر اجماع ثابت نہیں ہوتا واللہ اعلم لکھا رضی میں
وبعض الحروف اذا وقفت علیہا خرج معہا مثل النفخۃ ولم یضغط ضغط
الاول وہے الظاء والذال والضاد والزاء الخ ۔ شرح جزریہ میں
قولہ مستطیل والمراد منہ الامتداد من اول حافۃ اللسان الی آخرہا پس
معلوم ہوا کہ ضاد قرآنی مستطیلہ ہے اور وہ دواد کہ جسکو تم اخ شدیدہ قلقلہ

٢٤٣

منفتحة قصیرة انیہ غیر منفتحة الخ ۃ رخود ساکنہ منفوخہ مطبقہ مستطیلیہ جہا
قرآن مخرج ضاد معجمہ سے الخ ص‌۱۵ ۔ لکہا تفسیر کبیر میں المختار عندنا ان
اشتباہ الضاد بالظاء لایبطل الصلوٰۃ ویدل علیہ ان المشابہۃ بینہما حاصلۃ
جدا والتمیز عسیر فوجب ان یسقط التکلیف بالفرق الی ان قال وبہذا
السبب یقرب مخرجہ من مخرج الظاء فثبت بما ذکرنا ان المشابہۃ بین الضاد
والظاء شدیدۃ وان التمیز عسیر واذا ثبت ہذا فنقول لو کان ہذا الفرق
معتبرا لوقع السوال عنہ فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او فی ازمنۃ
الصحابۃ لاسیما عند دخول العجم فی الاسلام فلما لم ینقل وقوع السوال عن
ہذہ المسئلۃ البتۃ علمنا ان التمیز بین ہذین الحرفین لیس فی محل التکلیف ص‌۲۹
لکہا قاضیخان میں اما عند ابی حنیفۃ رح فانہ یجوز قراءۃ القرآن بای
لفظ کان و محمد یجوز بلفظ العربیۃ ولا یجوز بغیرہا ص‌۷۰ ۔ جمیع اکابر
اہل سنت قراء وفقہاء مفسرین قائل مشابہت ضاد با ظاء اوس
مرتبہ میں ہیں کہ ان میں فصل ہی ممکن نہیں مگر بمشقت ص‌۵۶
اور تم عبارات ائمہ کوئی دلیل رد کرتی جاتی ہو ، جہد المقل میں
والضاد والظاء والذال المعجمات الکل متشارکۃ فی الجہر والرخاوۃ
ومتشابہۃ فی السمع ص‌۲۰ ۔ اور اسی طرح فتح القدیر اور رد مختار وغیرہ
میں ص‌۹ ۔ حدیث اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا سے
مراد عرب سابقین ہیں نہ لاحقین ص‌۱۰۷ ، تمہید سے ومن العرب
من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم ہذا قریب فیہ توسع للعامۃ
الخ ص‌۳۹ جار بردی میں ہے ان الحروف المستہجنۃ انما نشات
لمخالطۃ العرب غیرہم وذلک حین جاء الاسلام واتسع الجوا

٢٤٥

من غیر طبیعتہم وبا ینہم الاولاد فاخذوا حروفا من لغۃ امہاتہم وغلطوا
بلغۃ العرب ف مولف کہتا ہے ساری حدیث شریف یون ہے مشکوۃ
مین ص ١٩١ اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم ولحون اہل العشق
ولحون اہل الکتابین وسیجیی بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغنا
والنوح لایجاوز حناجرہم مفتونۃ قلوبہم وقلوب الذین یعجبہم شانہم
ب نزد ص ٩٤ پس بمقتضای انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
کے قائم ہوی جہابذہ امت اور لکہا واسطے تمیز حق اور باطل کے جو کچہہ
پہنچا تہا اونکو حضرت نبویہ سے بنقل تواتر جیسا کہ لکہا اتقان کے نوع
٢٠ معرفت حفاظ مین ثم لما اتسع الخرق وکاد الباطل یلتبس بالحق قام
جہابذۃ الامۃ وبالغوا فی الاجتہاد وجمعوا الحروف والقراات وعزوا الوجوہ
والروایات ومیزوا الصحیح والمشہور والشاذ باصول اصلوہا وارکان
فصلوہا الخ پس تصحیح حروف اون مخارج اور صفات پر واجب ہے
جو ائمہ قراءت کو حضرت نبویہ سے بطور تواتر پہنچے ہین اور انہون نے
اپنے کتب مین لکہے ہین ص ٩٥ اتقان مین ہے من المہمات تجوید
القرآن وقد افردہ جماعات کثیرون بالتصنیف الخ ص ١٠٣
نشر مین فلیحذر من قلبہ الی الظا ر لیعنے ہرگاہ ضاد اور ظا مین
بسبب مشابہت سخت کے اور اشکال تمیز کے ایسا اشتباہ واقع
ہے کہ کسے مین نہین تو امر کیا کہ پرہیز کرے قاری قلب ضاد سے
طرف ظا کے ص ١٠٧ تمہید مین فلولا الاستطالت واختلاف المخرج
لکانت ظاء ہم گر ہ مثال الذی یجعل الضاد ظاء کالذی یبدل السین
صادا الخ ملخصا ص ١٠٨ لکہا ملا علی قاری نے اس بیت کے شرح

والضاد بالاستطالة ومخرج يتميز من الظاء ولکنها یحتجی الکون لما
کان تمیزه عن الظاء مشکلا بالنسبة الی غیره امر الائمة بتمییزه
عند نطقها الخ صـ ۱۱ لکہا فتاوی تاتارخانی مین زلۃ القاری کی بحث لو
قرء الظالین بالظاء مکان الضاد او بالذال لا تفسد صلوته
ولو قرء الدالین بالدال او بالضاد مکان الظاء فالقیاس ان تفسد
صلوته وهو قول عامة المشائخ الخ اور رسالہ البیان الجمیل
للترتیل تصنیف مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم مین ہے ادا کرنا
ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض اور ظ مین ایسے بہت مشکل ہے
اسلیئے جزری وغیرہ قرارت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین
تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام تمام بیان کیا ہے اگر آدمے دہیان
کرکے سیکہہ لے تو آسان ہے مگر ایک بلای عام اس زمانہ مین
یہ ہو گئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑہتے ہین مشتبہ الصوت
دال کا اوسی کر دیا ہے کہ دال پڑہین وہ برے سو یہ بات
جملہ کتب قرارت اور تفسیر اور فقہ کے خلاف ہے سب کتابون مین
ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہے نہ دال سے
شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت وما ہو علی
الغیب بضنین کی تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا مشتبہ
الصوت ہونا ظ کے ساتہہ لکہا ہے اور فتح القدیر اور فتاوی
قاضیخان اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کے عین اسی بات
کے تصریح کی ہے اور رسالہ محاسن العمل تصنیف مفتی مرحوم مین
ہے صـ ۲۲ ز ذ ظ ض مین فرق سیکہنا بہت ضرور ہے

الضا اکثر لوگ ض کو بصورت دال پرکے جو پڑہتے ہین غلط ہے ضاد دال سے مشتبہ الصوت نہین ہے بلکہ ظ سے ہے انتہی ؎

ف فقیر مولف کہتا ہے کہ حاصل مضمون عبارات کتب فقہ اور قرات اور تفاسیر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ ادا کرنا اس حرف کا سب حرفون سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے اور یہ حرف نہ دواو نہ ظا د بلکہ ضاد ہے لیکن ظا سے بہت مشابہ ہے اور دال سے بہت مخالف ضاد اور ظا مین ایک ہی صفت کا اختلاف ہے ضاد مستطیل ہے اور ظا قصیر اور ضاد اور دال مین سات صفتون کا اختلاف ہے ضاد رخوہ ساکنہ مطبقہ مستعلیہ مفخمہ مستطیلہ منفوخہ ہے اور دال شدیدہ قلقلہ منفتحہ مستفلہ مرققہ قصیرہ غیر منفوخہ ہے جتنی عمر ایسے نزاع اور تشنیع مین صرف ہوتی ہے اوسکو مشاقی حروف اور تصحیح الفاظ قرآنی مین اور دوسرے امور ضروریہ دین مین صرف کرنا چاہئیے واللہ اعلم بالصواب سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی الرسول خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین وعلی من تبعہم الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین ؎ ؎

۲۴۷

ابیات

چہ بسیارہا این نظم و ترتیب	زما ہر ذرہ خاک افتد بجائی
غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائی
اگر صاحبدلی روزی برحمت	کند در کار این مسکین دعائی

صورة ما حرره السايت المدقق المحقق العالم العامل مخدومنا مولانا احمد حسن الدہلوی سلمہ الله
قد رأیت ہذہ الرسالة الجامعة التے الفہا المخلص الذی لاینوی من تالیفہا الا
الاصلاح فی ما بین عباد الله اعنی مکرمی محترمی مولوی محمد عبید الله حصل الله
ما یتمناہ فوالله وجدت ما وجدت فیہا من الاعتدال المفضی الی الاصلاح
وفق الله لی ولساير المسلمین علی تلقیہ وما توفیقنا الا بالله ہذہ التواریخ
التے افادہا من ہو یحسن احسان العبادات والمعاملات ومن ہو تقی
حالہ وقالہ متوافق المرضیات اعنی طالب حسنات الحسنین مولوی محمد حسین
صاحب نبی المتخلص بفقیر سلمہ الله الکبیر

رأیت کل قرطیس تحفة الاخوان	وجدت فی کتب خیرہا واحوطہا
اذا تفکر فے عام طبعہ قلبے	فجاء روانی خیر الامور اوسطہا

ایضاً فارسیہ

این کتابی است جان و دل آرا	پئے ہر قلب مضمحل آرا
دیدنش چون نبات رویاند	اندرین جسم آب و گل آرا
چون ز مخدومنا عبید الله	شد بتحقیق منفصل آرا
شد بتقلید معتدل قائل	قول او قول منفصل آرا
بقبول ہدیة الاخوان	کاش باشند مشتمل آرا
انطباعش چو عالم آرا شد	شغل او گشت مشتغل آرا

ایضاً	بہر تاریخ انطباع فقیر گفت تقلید معتدل آرا	ہندیہ

کیا ہے انعام ذوالجلال ہوا	اہل دین کو یہ اشتغال ہوا
کہ مذمم تھے جو ایمہ کے	اوسکے توبیخ کا خیال ہوا

ذیل اغلاط تحفۃ الاخوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	سرنبلالی	شرنبلالی	۱۰۲	۱۴	رسول	رسولہ	۱۵۲	۱۹	تقلیدکی	تقلیدیہ
۱۵	۴	یکن	لم یکن	۱۰۶	۱۳	سچا	تجا	۱۵۳	۳۰	ابن حجر رحمہ اللہ	شرف الدین
″	۱۷	نی	سے	۱۰۷	۲۱	المجمود	المہجور	″	۴	فلایۃ العصیان	[illegible] والعصیان
۱۷	۱۱	قول	قول پہ	۱۰۹	۱۰	وسطے	نہ وسطے	۱۵۴	۱۸	الا	بالا
۱۸	۹	بجہہ	جوبچہ	۱۱۰	۶	لیتے ہیں	لیتے ہیں	″	۱۱	یعنی کثر	یعنی اکثر
۱۹	۱۱	تقضی	تقتضی	″	۷	مسلہ	مسئلہ	″	۲۱	بشہو	لتشہو
۴۹	۱۳	قولہم	اور [illegible] میں ہوں گے	۱۱۱	۱۸	الحنیفتہ	الحنیفیتہ	۱۵۵	۴	احنوثت	احنوثت علیہ
انتہا احمد ہم فیعطی کتابہ بیمینہ الحدیث ترمذی [illegible]				۱۱۲	۱۱	احدو	وحدہ	″	۹	محظو	فی محظو
۵۴	۳	یترب	یشرب	۱۲۱	۲۰	یت	بیت	۱۵۶	۳	ن	فی
۶۰	۳	سکی	نکی	۱۲۶	۱۵	بموجب اصول	فقہاء حنفی	″	۹	الشد	اشد
۶۲	۱۸	ذمۃ	ذمہ	مذہب حنفیہ بہ بات ضروری کہ			کے نزدیک	″	۱۱	برابر	برا
۶۲	۱۶	فیحکم	لیحکم	″	۱۷	مسائل کرینا	سند امام محمد	۱۵۷	۸	اختلاف ثنتین	اختلاف ثنتین
۶۵	۱۶	النقہار	القضاد	حضرت ابو حنیفہ [illegible]			[illegible]	۱۵۹	۴	یتسلمہ	یستلمہ
۹۱	۱۲	سجیکم	سجیکم	[illegible]			[illegible]	″	۵	اور	[illegible]
۹۴	۵	باصف	باکلف	۱۳۶	۲۱	اور	او	″	۶	سچقر	سچقرہ
″	۹	بعضہا	بعضہا	۱۳۷	۱۴	ہو	بیان ہو	۱۶۰	۹	مشعر	معشہ
″	۱۵	فنقیہ	بفقیہ	۱۳۸	۲	رجل	اجل	۱۶۱	۳	آمتو	ہم متوا
″	حاشیہ	نفی	بفنفی	۱۴۲	۱۷	مو	موں	″	۴	لیتا	لیتا
۹۷	۶	کیا	کہا	″	″	اہامہم	عن اہامہم	″	۷	کثر	اکثر وجاء الدعوۃ
۹۹	۶	کو	کو قولی	۱۴۳	۲۰	ہست	حست	″	۹۰	مسر	مسیر
۱۰۳	۹	الرجل	لرجل	۱۴۴	۱۸	مرجوع کو	مرجوع کو	″	″	تعدہ	تعد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۱	خدا	جلد	۱۵	۴۵	اورکتاب	ایکتاب	۸۶	۳۰	بہی	نہی
۱۶۵	۴	الیو	البولیو	۱۸	۱۱	کرا	کراگر	۸۴	۶	اکیہ	ایکدت
〃	۱۹	لیعلون	لیعملون	۱۹	۱۴	انگون	انگلیوں پر	۸۶	۳	خیرخیرات	[illegible]
۱۶۶	۲	لیسبو	یلبسوا	〃	۱۶	انا	فرمایا	۸۹	۱۹	[illegible]	[illegible]
۱۷۰	۱۸	غیر بستر حاشیہ	بر بستر	۲۰	۹	سوئے	روسنے	۹۰	۴	لا	لائو
۱۸۵	۵	احب الہد	احب الیہ	۲۵	۱۹	نظر	نذر	〃	۲۰	کو	[illegible]
〃	۷	لینب	لیکبت	۲۷	۵۱	فقیہ سے	فقیہ نے	۹۱	۵۴	لا	لے
〃	۱۱	وادأ	واذوااذ	۳۰	۳۶	کسان	کہان	۹۲	۱۳	بہنے آنکھو	بہنے
〃	۱۲	قدمی	قلبی	〃	۴۱	چہتا	چہنا	〃	۴۵	تیرے	میرے
۱۸۷	۱۹	غشیہم	غشیتہم	〃	۵۳	امام	امام کے	۹۳	۲۶	مابین	ہین
۱۹۱	۱	دمکیب وسا	دلم کیب ودنا	۴۲	۵۱	جو سمجھا لیا کر لیلے	جو کہلے	۹۸	۱۳	داوفطار کرے	افطار کر چکا
۲۰۱	۱۰	عشر	عشر	۳۳	۵۰	معین ہین	معین	〃	۱۵	[illegible]	[illegible]
۲۰۷	۲۱	الامیر	لامر	〃	۵۰	لیعنے لیعنون	لیعنون	۹۵	۳۱	رد کرتا	پڑہتا
۲۱۰	۱۱	غضعد	غضبہ	۴۰	۹	کیونکہ نہین لازم ہے	نالازم آدمی	〃	۳۷	کرنگا وہ خود ملامتی ہے	کری بڑاکری
۲۱۳	۱۲	لنعیم	ابونعیم	۴۲	۴۰	جاتی ہین	جانے مین	۱۰۰	۴۳	ہمارے	سارے
〃	۱۳	سمیع	سمع	۴۳	۳۱	جبیا	جیساہی	۱۰۱	۹	کی جہو مہتری	سسی درگذر
۲۲۸	۲۰	ہے تو	تو	۶۱	۰۲	یہ بہی	یہی	۱۰۲	۳۳	حدیث	حدیث سی
۲۳۹	۱۹	مخالف	بول مخالف	۷۰	۴۲	ایسی کیا بات ہی	مجکو معلوم نہین کر شرح کے [illegible] انکی نیت کی ہو	۱۰۳	۱۴	لڑکے	لڑکی
ضمیمہ اغلاط حواشی تحفۃ الاخوان				کرخود شرح جکی فرمواہی				۱۰۶	۱۶	کیسی	اوس
				۷۱	۱۶	بنا	بڑا	۱۰۷	۱۳	سوزش	[illegible]
				[illegible]	۲۴	کو	کی	۱۱۴	۳۶	ہے اہو	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۱۴	سے	سے کہا	//	۲۳	نیگنے	نیکی	//	۱۹	کاوش	کھوٹ
۱۱۷	۳۵	لع	نلع	//	۳۰	جہل	جبل	۱۶۴	۲۲	بعضے بعضی	بعضے
۱۳۴	۳۲	جہگڑا	قبول	//	۲۷	امر	امر جو	//	۲۸	امام	اماموں
۱۳۵	۶	لون	ل	۱۵۲	۱	چو	چھو	//	۳۳	فتوی دیا ہی	اونکو فتوی دیا تھا
۱۳۶	۱۹	امو	امور	۱۵۳	۴۷	۱۲	۱۲ ش	//	۳۴	سے	آتا
۱۳۷	۹	باب	باپ کے	//	۴۱	سوا	سوا ۱۱	۱۶۵	۱۵	نکال	نکلا
//	۱۰	روہیت	روہیتا سی	۱۵۵	۲۸	انکا خوف صحاب	اسکے خوف سے بہت اہل سنت	//	۱۸	سے	یہی
۱۳۸	۱۲	اونکی	اونکو	مذہب کیجانب سے اکثر ہے			پڑرہی ہین	//	۱۹	قضاء	فقہاء
۱۳۹	۱۰	بیچنا	حرام ہونا بیچنا	//	۳۵	قیامت کو قیام ہینگے	اور انکی معنے جاننے والے قیامت کو	//	۲۵	دو دفع	دو فقہاء ایک شخص
۱۴۰	۱۹	مشہور	کہ مشہور	اور انکی معنی یہی جانتے ہونگی اور				۱۶۶	۸	اور لوگ	ناخلف
//	۳۰	لقین	تین	//	۴۰	عیسیٰ ع	مہدی ع کے	۱۶۳	۲۸	تبع ہین	تبع
//	۳۶	ابعت	بدعت	۱۵۶	۲۳	حسد	کینہ	۱۶۴	۳۵	علم سے	علم پر
۱۴۳	۳۴	جلستے	جانتے	۱۵۹	۱۲	اوس سے تکبر	اوسکو نہ	//	۳۶	سی شرائق	پر غیرت کرتے
۱۴۹	۱۹	خضیوں	حنفیوں	کے طور پر سلام بجا سے			نہ پکڑو اوسی	۱۸۱	۲	کہنا	کہتا
//	۳۰	مستین	متبعین	//	۳۶	البتہ	اللہ	۱۸۴	۳۰	ندیا	نہ دیا
۱۵۰	۱۱۲	اونکو	اور ونکو	//	۳۴	دخل	نہین دخل	۱۹۰	۱۳	نتک	تک کہ
//	۳۳	مشغلہ	اقوال کے مشغلہ	۱۶۱	۱۴	جانا	جانا وقوت کا قبول کرنا	۱۹۱	۲۲	ہین	ہین اوسپر
//	۳۶	حرام کردیا بیچ	محروم ہوگئے	۱۶۳	۱	جو شخص الخ	ایک شخص	۱۹۲	۲۹	ڈھانپنوالی	قطع کرنیوالی
لوگون نے درجہ اجتہاد کو			لوگ درجہ اجتہاد سے	کے ہاتھی پر گذرا کہ راہ پر بھی لیس کہا کہ مین ابسی				۱۹۳	۳۷	البتہ	اللہ
۱۵۱	۶	سی	کی	کردی مسلمانون کو گمراہ سی تا اونکو ایذا دی				۱۹۹	۳۱	چیز	چیز
//	۱۳	او	اور	سو وہ داخل کیا گیا جنت مین -				۲۰۰	۲۷	مزدور	مزدور کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۲۹	نگاہ کا	ا گاہ	〃	۱۳	سوا	موت	۲۱۶	۲۰	تعجلیستہ	بچانے
۲۰۵	۲۵	لیسکے	اسکے	〃	۳۲	ہا	بیا	اٹھرچار دن سُنسن			
〃	۲۳	جووالی	ولسطے	۲۱۲	۱۵	ساتھہ	ساتھہ میرے	۲۱۳	۲۳	اہل بجو	مجو
۲۰۷	۲۳	ٹا	نا	〃	۲۲	اوسکے	طرفاوسکی	۲۱۴	۳۰	صنا	خماد
۲۰۸	۱۷	ساتھہ	ناتھ	۲۱۳	۱۸	سو	سنو	تمت			
۲۰۹	۲۵	اودسے	اوس نے	۲۱۵	۲	زمین این	زمین کے پاہین	بالخیر			
۲۱۱	۲	محنت	ایذا	〃	۳	انکین	انکی پاہین				
....				〃	۲۱	دبے	دیئے				

التماس

مشکوٰۃ شریف مین صحیح مسلم سی منقول ہے کہ فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مسلمان کی واسطے بھائی اپنی کے غیبت مین قبول کیجاتی ہے نزدیک ہر دعا کرنے والے کے ایک فرشتہ معین ہوتا ہے جب اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے آمین ولک بمثل بعد آمین کے دعا کرنے والے کے طرف خطاب کر کے کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو نظر براین بخدمت ناظرین اس رسالے کے گزارش ہے کہ درود شریف پڑھکر مصنف اور کاتب اور چھاپنے والے اور چھپوانے والے اور پڑھنے والے اور سننے والون اس رسالے کے لئے اور کل مومنین اور مومنات کے لئے دعائے خیر کرکے فرشتہ کی سچی زبان سے اپنے واسطے دعا کروائین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۔